فنّ عملیات پر ایک عظیم الشّان کتاب

تحفۃُ العامِلین

علماء اور طلباء کیلئے یکساں مفید

حسن الہاشمی

فنِّ عملیات پر ایک عظیم الشّان کتاب

تحفۃُ العاملین

علماء اور طلباء کیلئے یکساں مفید

حسن الہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفۃ العاملین

فنِّ عملیات کی ایک مستند کتاب

●

علماء اور طلباء کے لئے یکساں مفید

مرتب

مولانا حسن الہاشمی فاضلِ دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند، یوپی

پن کوڈ نمبر ٢٤٧٥٥٤

نام کتاب ـــــــ تحفۃ العاملین

نام مرتب ـــــــ مولانا حسن الہاشمی (ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا)

نام کاتب ـــــــ راشد قیصر

نام مصحح ـــــــ عمر فاروق عاصم عثمانی

باہتمام ـــــــ ابوسفیان عثمانی

صفحات ـــــــ تین سو چار ۳۰۴

قیمت ـــــــ

ناشر: مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی دیوبند

فہرست مضامین

عنوانات	صفحات	عنوانات	صفحات

عنوانات	صفحات	عنوانات	صفحات

انتساب

اپنے والدِ عالی جناب ولیٔ کامل ماسٹر محمد ہاشم صاحبؒ کے نام جن کی روحانی خدمات کے اثرات ابھی تک میرٹھ اور میرٹھ کے مضافات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان ہی کی دعاؤں اور روحانی توجہات کی بناء پر راقم الحروف کو معتبر عاملین کے زیرِ سایہ روحانی فن کی باریکیاں سیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ راقم الحروف آج بھی اپنے والدِ محترم کی روحانی توجہ کو کھل کر محسوس کرتا ہے۔ اور ان کی بلندیٔ درجات کی دعا کرتا ہے۔

اس کتاب کے پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ راقم الحروف کے والدین اور اساتذہ کیلئے مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

خادم
حسن الہاشمی

پیش لفظ

زیر نظر کتاب میری ۳۸ سالہ محنت اور لگن کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کیلئے میں نے دو سو سے زائد عملیات کی کتابوں کی ورق گردانی کی ہے اور اس کتاب کو مرتب کرتے ہوئے مجھے بار بار نظرِ ثانی کی زحمت اُٹھانی پڑی ہے۔ دراصل میں یہ چاہتا تھا کہ اس لائن کے طالب علموں کے لئے ایک مکمل اور آسان کتاب فراہم کر سکوں۔ اس کتاب کو اپنی صلاحیت واستعداد کے لحاظ سے میں نے مفید ترین بنانے کی کوشش کی ہے لیکن میں اب بھی مطمئن نہیں ہوں۔ میں اس کتاب کو اس سے بھی زیادہ مکمل آسان اور مفید بنانا چاہتا تھا۔ لیکن مصروفیات نے مجھے مزید مہلت نہیں دی۔ اس لئے اس کتاب کو موجودہ صورت میں ہی مجھے پریس کے حوالے کرنا پڑا۔ اپنے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو عام افادیت کا ذریعہ بنائے۔ اور اس کو مقبولیت عامّہ عطا کرے۔ (آمین)

میں جانتا ہوں کہ علم ایک ایسا سمندر ہے کہ اس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اس موضوع پر اتنا سب لکھنے کے بعد مجھے خود تشنگی کا احساس ہے۔ اگر پڑھنے والے بھی تشنہ رہیں تو کوئی حیرت کی بات نہیں۔ تاہم میں امید کرتا ہوں کہ قارئین میری اس کاوش کی حوصلہ افزائی کریں گے اور میری اُس محنت وریاضت کو سراہیں گے جو میں پچھلے ۳۸ برسوں سے کرتا رہا ہوں۔ بہر کیف "تحفۃ العاملین" قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

ناچیز حسن الھاشمی

جی ہاں

اگر آپ روحانی عملیات کے میدان میں قدم رکھنے کا ارادہ کر چکے ہیں تو پھر آپ کے لئے ضروری ہے کہ ان سطور کو جو آئندہ صفحات میں دی جا رہی ہیں غور و فکر کے ساتھ پڑھیں۔

یہ دراصل اس راستے کا "زادِ راہ" ہے۔ اس کے بغیر آپ میدانِ روحانیت میں زیادہ دیر تک اور زیادہ دور تک نہیں چل سکیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعور و لاشعور

شعور انسان کی حالتِ بیداری میں کام کرتا ہے اور جب انسان سو جاتا ہے اور بظاہر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے تب لاشعور اپنا کام کرنا شروع کرتا ہے۔ لاشعور ہی سے خوابوں کا سلسلہ جڑا ہوتا ہے۔ جنہیں نبوت کا ۴۶ واں حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شعور کے مقابلے میں لاشعور کی اہمیت زیادہ ہے۔۔۔ اور لاشعور کے ہاتھ پیر اس وقت پھیلتے ہیں جب انسان کی عقل اور فراست ایک خاص مرکز پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ اور وہ مسلسل سوچ و فکر کی وجہ سے ایک خاص مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔

قوتِ ادراک جس انسان کی قوتِ ادراک بڑھ جاتی ہے وہ انسان دوسروں سے ممتاز ہو جاتا ہے اور اس میں پیشین گوئیاں کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ قوتِ ادراک، قوتِ ارادی کی ماتحت ہے۔ قوتِ ادراک کی دولت اسی کو نصیب ہوتی ہے جس میں قوتِ اعتمادی ہو۔ اور قوتِ اعتمادی ترک لذات اور ترکِ معصیات سے پیدا ہوتی ہے۔ اور پرہیزگاری اور ذکرِ الٰہی سے اسمیں اضافہ ہوتا ہے۔

تزکیہ نفس عامل کو چاہیئے کہ وہ تزکیہ نفس کے مرحلوں سے خود کو گزارے۔ لالچ، غیبت، تہمت، چھچھورے پن، زنا، جھوٹ، شراب نوشی، لوٹ کھسوٹ، غرور تکبر، حسد اور بغض جیسے تمام امراض خبیثہ سے خود کو دور رکھے۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے نفس کا امتحان لیتا رہے۔

اللہ کی محبت عامل اگر اپنا مقام بلند رکھنا چاہتا ہے تو اللہ سے محبت

کرے اور اس کے صفاتی ناموں کو اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش کرے۔ اللہ سے محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ عامل اللہ کے رنگ میں رنگ جائے تب ہی اسماءِ حسنیٰ کی برکتوں سے وہ خود بھی مستفیض ہو سکتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

درود شریف درود شریف کا سلسلہ بھی عملیات سے جُڑا ہوا ہے۔ ہر عمل کا درود الگ ہے۔ اور درود شریف کے بغیر عمل میں کامیابی محض اتفاق ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیئے کہ وہ عزیمت پڑھنا تو چاہے بھول جائے لیکن درود شریف پڑھنا نہ بھولے۔

انشراحِ صدر جب ذکرِ خداوندی کرتے کرتے نورِ الٰہی سینے میں قرار پکڑ لیتا ہے تو پھر مشاہدات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ مُردہ دلی دور ہو جاتی ہے۔ اور شرحِ صدر کی دولتِ عظیم عامل کو حاصل ہوتی ہے۔ کشف و الہام کی بارشیں ہونے لگتی ہیں۔ اور نورِ بصیرت کی عظیم الشان دولت سے عامل بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ رازِ فطرت قلب پر عیاں ہونے لگتے ہیں۔ اور انوار و تجلّیات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان ہی صفاتِ عالیہ کے پیشِ نظر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ۔ مؤمن کی فراست سے ڈرو، بے شک وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

صبر و رضا حصولِ انعاماتِ خداوندی کے لئے صبر و رضا بے حد ضروری ہے یعنی نہ ملنے پر صبر۔ اور جو کچھ بھی ملے اس پر قناعت۔ جب بندے میں یہ دونوں صفتیں پیدا ہو جاتی ہیں تو وہ مستجاب الدعوات بن جاتا ہے اور اس کی دعائیں قبول ہونے لگتی ہیں۔

اللہ سے گفتگو کا شرف جب بندہ ذکر و فکر کے ساتھ زندگی گزارتا ہے اور اوامر و نواہی کو قدم قدم پر ملحوظ رکھتا ہے، حرام سے بچتا ہے، ممنوعات سے دور رہتا ہے تو پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ اس کے قلب پر انوارِ الٰہی اور تجلّیاتِ ربانی کا نزول ہونے لگتا ہے۔ اور بندے کو ربّ العلمین سے گفتگو کرنے کا شرف بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر عامل کو اپنے خالق کے حضور یہ دعا کرنی چاہیئے۔

- نیکی کی توفیق عطا ہو۔
- گناہوں سے پرہیز کرنے کی سعادت حاصل ہو۔
- جو کچھ بھی عطا ہو جائے دل اس پر قانع رہے۔
- جو کچھ نہ ملے یا مل کر چھن جائے اس پر صبر کی توفیق دے۔
- حرص اور لالچ سے حفاظت رہے۔
- خاتمہ بالخیر ہو۔
- مرنے کے بعد صالحین اور شہداء کے ساتھ حشر ہو۔ اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے۔

رُوحانی علاج کلام الٰہی سے یا اسماءِ حسنیٰ سے علاج کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ ان کا عقیدہ خالص اور پختہ ہو۔

- غفلت اور بے دلی سے دور ہوں۔
- حرام سے متنفّر ہوں۔
- ہر حال میں اللہ سے ڈرتے ہوں۔
- رُوحانی معالج میں یہ تین صفات لازمی ہونی چاہیئیں۔
- عالم باعمل ہو۔

- متقی ہو۔
- دنیا کی محبت سے محفوظ ہو۔

ایسے ہی لوگوں کی زبان وقلم میں تاثیر ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے کلمات ونقوش، تاثیرات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

جو عامل نیک نہیں ہوتے، دیندار نہیں ہوتے، اللہ سے ڈرنے والے نہیں ہوتے وہ بندوں کی گمراہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہیں۔

غصہ جو لوگ بات بات پر غصہ کرتے ہیں وہ روحانی عملیات میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ حتی الامکان عامل کو غصے سے بچنا چاہیئے۔

مسواک مسواک کرنے سے نہ صرف یہ کہ دانتوں کی صفائی ہوتی ہے بلکہ بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ قوتِ ایمان کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ روزی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اور مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

نماز نماز مومن کے لئے ضروری ہے۔ ایمان اور کفر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ یعنی نماز پڑھنے سے اللہ کا قرب عطا ہوتا ہے۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز میں کوتاہی نہ کرے اور ہر فرض نماز کے بعد اپنے وظائف جاری رکھے۔

استخارہ استخارہ کرنا یعنی زندگی کے اہم امور میں اللہ سے مشورہ کرنا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ کسی بھی عمل پر بیٹھنے سے پہلے استخارہ کرلے۔ اور اللہ سے مشورہ کرنے کے بعد عمل کا ارادہ کرے۔

دعوات بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک دعوت میں عامل ناکام ہوجاتا ہے یا کسی عمل میں پہلے چلے میں کامیابی نہیں ملتی۔ ایسی صورت میں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ اپنی کسی کوتاہی کی وجہ سے کامیابی نہیں مل رہی ہے۔ عمل کے بارے میں کسی طرح کا شبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ پھر عمر بھر کی محرومی ہاتھ آتی ہے۔

صبرورضا بندے کیلئے ضروری ہے کہ اگر وہ کسی بھی عمل میں کامیاب ہوجاتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ کسی عمل میں ناکام ہوجاتا ہے تو وہ صبروضبط سے کام لے۔ اور اپنی ناکامی میں کسی دوسرے کو قصوروار نہ ٹھہرائے۔ مثلاً یہ نہ سمجھے کہ بزرگوں نے عمل پورا نقل نہیں کیا۔ یا مثلاً دل سے کسی استاد نے اجازت نہیں دی، وغیرہ ناکامی کی صورت میں صرف خود کو قصوروار سمجھے۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آئندہ اس کو کامیابی عطا ہوجاتی ہے جو اپنی ناکامی کی صورت میں دوسروں کو دوشی ٹھہراتے ہیں۔ وہ کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتے۔

راز کو راز ہی رہنے دو اپنے عمل، اپنی کامیابی یا کسی نعمت کے حصول پر اس کا چرچا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ قوتِ ضبط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیئے۔ جو لوگ چھلک جاتے ہیں وہ مزید کامیابی حاصل نہیں کرپاتے۔

روحانی عملیات روحانی عملیات کا سلسلہ تقوے اور خدا ترسی سے وابستہ ہے۔ اگر اس لائن میں کامیابی حاصل کرنیکی آرزو ہو تو اپنے اندر دینداری اور خدا ترسی پیدا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ دورانِ علاج اور دورانِ عمل ہر طرح کی معصیت سے مجتنب رہیں۔

اللہ سے محبّت

اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ زندگی میں مصائب اور مشکلات پیش آجانے پر کھلی شکایتوں پر اُتر آتے ہیں۔ اور اپنی غربت اور مجبوریوں کا رونا اس طرح روتے ہیں کہ صاف طور پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں ہیں۔ عام زندگی میں عام بندوں کیلئے بھی یہ شکایات زہر کا کام کرتی ہیں اور اس سے انسان مقامِ عبدیت سے گرجاتا ہے لیکن اگر کسی بندے نے کوئی خاص راستہ تقوے پرہیزگاری کا یا روحانیت کا اختیار کر رکھا ہے تو اس کے لئے۔ اس طرح کی شکایات اس کو زبردست نقصان پہنچاتی ہیں۔ اور اس کی روحانیت کو تباہ و برباد کردیتی ہیں۔

محبت ایک جاودانی شئے ہے اور اس شئے کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے اور محبّت کی حفاظت اسی وقت ممکن ہیکہ جب بندے کی زندگی سے شکایات کا سلسلہ ختم ہوجائے اور بندہ اپنے مالک کی رضا میں راضی رہے۔ جو لوگ اچھے عامل بننے کے خواہشمند ہوں ان کیلئے ضروری ہیکہ اللہ سے محبّت کریں۔ اور محبت کا تقاضہ یہ ہیکہ اللہ کی تقسیم پر بھی راضی ہوں اور اس کے ہر فیصلے کو دل سے قبول کرنیوالے بھی ہوں۔ اگر بندہ اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں ہوتا اور اس کی بنائی ہوئی اچھی بُری تقدیر پر شاکر و صابر نہیں ہوتا۔ تو اسکو اللہ سے محبت کا دعویٰ کرنیکا کوئی حق نہیں ہوتا۔ محبّت کا مقام بندگی کے مقام سے بلند ہے۔ اور بات بات پر شکوے کرنا اور بات بات پر زمانہ اور تقدیر کو بُرا کہنا تو بندگی کے بھی خلاف ہے۔ محبّت تو پھر محبّت ہے ـــــ

عامل کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جب تک ہم بندگی کے مقام اعلیٰ پر فائز نہ ہوں جو مقام رضا اور مقام محبّت کا مقام ہوتا ہے۔ اس وقت تک ہم صحیح معنوں میں اللہ کی رحمتوں کے سزادار نہیں ہوسکتے۔ عبادت اور ریاضت کی راہوں سے گزر کر ہم عاملین کو اُس مقام تک پہنچنا چاہیئے کہ جہاں پہنچکر بقول شاعر ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

عملیات کے پوشیدہ راز

پہلا راز عمل ہمیشہ باوضو کرنا چاہیئے۔ بے وضو عمل بے اثر ہوتا ہے۔

دوسرا راز عمل کامل یکسوئی کے ساتھ اور مکمّل تنہائی میں کرنا چاہیئے۔ دورانِ عمل بے یقینی، وساوس شیطانی اور خیالات فاسدہ سے خود کو محفوظ رکھّے۔

تیسرا راز جس کمرے میں عمل کیا جائے وہاں سامان بالکل نہ ہو۔ کمرہ جس قدر خالی ہوگا عمل کی کامیابی کے اسی قدر امکانات ہوں گے۔ کمرے میں دورانِ چلّہ دوسرا کوئی شخص آمد و رفت نہ رکھّے۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ عمل سے فارغ ہونے کے بعد کمرے کو مقفّل کر دے۔

چوتھا راز جو بھی عمل کیا جائے اس میں تعداد کے ساتھ ساتھ صحیح تلفّظ کا خیال رکھے۔ اگر صحتِ الفاظی کو نظر انداز کر کے عمل کیا جائے گا تو کامیابی ہرگز ہرگز نہیں ہوگی۔

پانچواں راز عمل سے پہلے دو نفلیں زمین پر ادا کرے۔ کسی چٹائی یا جائے نماز پر نہیں۔ ورنہ پھر کھجور کی چٹائی پر ادا کرے۔ اور ربّ العٰلمین سے عمل کی کامیابی کی دعا کرے۔ عمل اور دعا کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

چھٹا راز عامل میں حبسِ دَم کی صلاحیت ہونی ضروری ہے۔ ایک سانس میں زیادہ سے زیادہ عبارتِ عمل پڑھنے سے کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔

ساتواں راز دورانِ عمل بے وجہ اپنے جسم میں حرکت نہ آنے دے۔ جس قدر

ساکت رہے گا اسی قدر فائدہ ہوگا۔

آٹھواں راز عمل کے دوران پرہیز جمالی یا جلالی ضرور کرے۔ کھانے پینے کی چیزیں اپنا اثر ضرور دکھاتی ہیں۔ اس لئے کھانے پینے کی چیزوں میں خاص طور پر پرہیز ضروری ہے۔ بدبودار چیزوں سے مثلاً پیاز، لہسن، تمباکو وغیرہ سے مکمّل اجتناب برتے۔

نواں راز عمل کوئی ایک وقت مقرر کر کے شروع کرے اور آخیر تک وقت کی پابندی رکھّے۔ اختلافِ وقت عمل کے اندر کمزوری پیدا کرتا ہے۔

دسواں راز عمل میں جگہ کا تعیّن بھی ضروری ہے۔ کسی دن کسی جگہ اور کسی دن کسی جگہ عمل کرنے سے عمل کی تاثیر ختم ہوجاتی ہے۔

گیارہواں راز جب عمل کے لئے بیٹھے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع، آیت الکرسی، سورۂ بقرہ کا آخری رکوع اور چاروں قل کی تلاوت کرے، اپنا حصار کر کے عمل شروع کرے۔ اور دورانِ چلہ عمل کی شروعات اسی طرح کرے۔

بارھواں راز عمل کے لوازمات پہلے ہی سے اکٹھے کر لے۔ مثلاً بغیر سلا لباس، کھجور کی چٹائی، مٹی کا چراغ، تلوں کا تیل، عطریات وبخورات اور پانی پینے کے لئے مٹی کا لوٹا، مٹی کا ہی پیالہ۔ کوئلے کی انگیٹھی اور ماچس وغیرہ جیسی اشیاء پہلے ہی سے مہیّا کر لے۔ اور باپرہیز غذا بھی۔

تیرھواں راز جو اشیاء دورانِ چلّہ استعمال کرنی ہیں وہ بھی ایک ہی بار لے آئے۔ اور کوشش کرے کہ کسی مشرک یا بدعتی سے یہ چیزیں نہ خریدے۔

چودھواں راز دورانِ چلّہ روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرے۔ اور کچھ نہ کچھ اللہ

کے بندوں کی خدمت کرے۔ خدمت بذریعۂ مال بھی کرنی چاہیئے۔ اور بذریعۂ جان بھی۔

پندرھواں راز باموکل عمل میں کسی صاحبِ عمل یا کسی عاملِ کامل سے اجازت لینی ضروری ہے۔ اجازت حاصل ہونے کے بعد ہی عملیات کا اہتمام کرے۔

سولھواں راز چلّے کے دوران روزانہ روزہ رکھّے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھّے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہر جمعرات کا روزہ ضرور رکھّے۔ ہفتے میں ایک روزہ ضروری ہے۔

سترھواں راز روزانہ غسل کرنا بھی ضروری ہے۔ موسم سرما ہو تو گرم پانی سے غسل کرے۔ افضل یہ ہے کہ غسل کر کے ہی روزانہ عمل شروع کرے۔

اٹھارھواں راز دورانِ چلّہ کم عمر لڑکوں سے اور عورتوں سے اختلاط نہ کرے۔ ورنہ عمل کے ضائع ہوجانے کا خطرہ رہے گا۔ اور رجعت کا بھی امکان رہے گا۔

انیسواں راز عمل کرتے وقت قبلہ رو بیٹھ کر عمل شروع کرے۔ پھر فوراً ہی رجال الغیب کی سمت کا خیال کر کے اپنا رُخ بدل لے۔ اگر رجال الغیب کی سمتوں کا لحاظ نہیں کرے گا تو عمل خراب ہوجائے گا۔

بیسواں راز اکثر یہ ہوتا ہے کہ پہلے چلّے میں تاثیر ظاہر نہیں ہوتی خدانخواستہ اگر پہلے دوسرے چلّے میں ناکامی ملے تو تیسری بار پھر کرے تیسرے چلّے میں بالعموم کامیابی مل جاتی ہے۔

اکیسواں راز اپنے کھانے پینے کے برتنوں کو کسی کو ہاتھ نہ لگانے دے۔

خود ہی ان کو دھوئے۔ کسی عورت کے ہاتھ کا کھانا نہ کھائے۔ بہتر ہے کہ خود ہی کھانا پکائے۔

بائیسواں راز عمل عروجِ ماہ میں شروع کرے۔ نوچندی جمعرات کو شروع کرے تو بہتر ہے۔

تیئیسواں راز اس بات کا بھی لحاظ رکھے جس دن عمل شروع کر رہا ہو اُس دن چاند بُرجِ عقرب میں نہ ہو۔

چوبیسواں راز عمل سفید یا سبز رنگ کے بغیر سلے لباس میں کرنا چاہیئے۔

پچیسواں راز عمل کے دوران ہر ستارے سے متعلقہ بخور کی دھونی لینی چاہیئے۔ اور ستاروں کی ساعت کا چارٹ عامل کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح ستاروں کی بخورات کی شیشیاں بھی ہر وقت عامل کو کمرۂ عمل میں رکھنی چاہئیں۔

چھبیسواں راز حصار کے دائرے میں ایک پاک مٹی کی کچی اینٹ تیمّم کے لئے رکھنی چاہیئے۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو تیمّم بہ نیت عمل کر لینا چاہیئے۔

ستائیسواں راز کمرۂ عمل میں مٹی کے تیل کا چراغ ہرگز ہرگز نہ جلائیں۔ نائٹ بلب جلا سکتے ہیں۔ لیکن افضل یہ ہے کہ سرسوں یا تلوں کے تیل سے مٹی کا چراغ روشن کریں۔

اٹھائیسواں راز عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرانے کے لئے ۳ باتیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ کم کھانا۔ کم سونا۔ کم بولنا۔ لوگوں سے کم سے کم ملاقات کریں تاکہ کم سے کم زبان کھلنے کی نوبت آئے۔ زبان سے متعلق

جو گناہ ہوتے ہیں انہیں چھوڑ دینا لازمی ہے۔ ورنہ عمل بے اثر رہے گا۔ زبان سے متعلق گناہ یہ ہیں۔ جھوٹ، غیبت، طنز و تحقیر، لعن طعن وغیرہ۔ ان گناہوں میں اگر عامل کی زبان ملوّث رہے گی تو اس کا عمل کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوگا۔

انتیسواں راز لذّت آمیز چیزوں سے خود کو بچائیں۔ لذیذ چیزیں زیادہ مقدار میں کھائی جاتی ہیں۔ اور جب معدہ غذا سے بھر جاتا ہے تو پھر انسان پر غنودگی اور نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اعضاء سُست پڑ جاتے ہیں۔ نیز گیس بننے کے امکان پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس سے وضو کے ٹوٹنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے غذا ایسی استعمال کرنی چاہیئے جو زندہ رہنے کے لئے کافی ہو۔ اور غذا برائے نام لینی چاہیئے۔ تاکہ اعضاء پر سُستی کا غلبہ نہ رہے اور نیند نہ آئے۔ اکثر عاملین دورانِ عمل ستّو استعمال کرتے تھے۔ یا دال کا پانی پیتے تھے۔ اسی طرح کی کسی ہلکی پھلکی غذا کو فوقیت دینی چاہیئے اور یہ بھی پیٹ بھر کر نہیں ہونی چاہیئے۔

تیسواں راز جن اعمال میں ترکِ حیوانات کی قید ہو۔ ان اعمال میں کوئی ایسی چیز استعمال نہیں کرنی چاہیئے جو کسی جانور سے متعلق ہو۔ مثلاً چائے نہیں پینی چاہیئے۔ کیوں کہ اس میں دودھ ڈلتا ہے اور دودھ جانوروں کے تھنوں سے نکلتا ہے۔ گھڑی کا فیتہ چمڑے کا نہ ہو۔ جوتا چمڑے کا نہ ہو۔ کیوں کہ یہ چیزیں جانوروں کی کھال سے تیار ہوتی ہیں۔ ترکِ حیوانات کی تفصیلات پرہیز کے باب میں پڑھ کر ان کو ملحوظ رکھیں۔

اکتیسواں راز عملیات کے دوران پھلوں کا استعمال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح کسی لکڑی کی چیز بھی استعمال نہ کریں۔

درختوں سے متعلق صرف کھجور کی چٹائی کی اجازت ہے۔ ورنہ درختوں کو جانوروں کے مثل سمجھنا چاہیئے۔

بتیسواں راز دورانِ چلّہ عامل کو چاہیئے کہ وہ کسی چھوٹے سے چھوٹے جانور کا بھی خون نہ کرے۔ مثلاً مکھی اور مچھر کو مارنے سے بھی عمل بے اثر ہو جائے گا۔ نیز ناخن وغیرہ کاٹتے وقت اس بات کی احتیاط رکھّے کہ خون نہ نکلے۔ اگر عامل کے جسم کے کسی بھی حصّے سے خون نکل گیا تو بھی عمل بے کار ہو جائے گا۔

تینتیسواں راز عمل جاڑوں کی رات میں کرنا چاہیئے۔ جاڑوں کی رات میں یکسوئی زیادہ ہوتی ہے۔ راتیں بھی لمبی ہوتی ہیں۔ نیز حشرات الارض سے بھی انسان محفوظ رہتا ہے۔

چونتیسواں راز عمل کے دوران تعداد کے ساتھ ساتھ عامل کو چاہیئے کہ وہ یکسو رہے۔ دھیان اپنا اِدھر اُدھر نہ لیجائے۔ تعداد میں کسی قدر کمی بیشی بھی گوارہ ہوگی۔ لیکن صحت الفاظی کے ساتھ عمل کی تکمیل روزانہ ضروری ہے۔

پینتیسواں راز ہر عمل سے متعلق درود ہوتا ہے۔ اگر وہ یاد نہ ہو تو درود ابراہیم کو ترجیح دیں۔ اوّل و آخیر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ عمل میں نورانیت پیدا نہیں ہوگی۔

چھتیسواں راز عامل کو چاہیئے کہ ایسے عمل کو ترجیح دے جو زیادہ سے زیادہ ۴ گھنٹے میں پورا ہو جاتا ہو۔ کیوں کہ اس سے زیادہ دیر میں پوری ہونے والی تعداد عامل کے لئے مسئلہ بنتی ہے۔ اور اس کی زبان لڑکھڑانے لگتی ہے۔

سینتیسواں راز جو بھی عمل کریں اسکو پہلے بلانیت عمل ۲ دن تک بطورِ تجربہ کر کے دیکھیں کہ عمل کتنی دیر میں پورا ہو رہا ہے اس کے بعد باقاعدہ چلّے کا اہتمام کریں۔

اڑتیسواں راز عامل کو چاہیئے کہ عمل سے پہلے تازہ غسل کے بعد نیا، پسندیدہ یا سفید لباس پہن کر دو نفل نماز پڑھے۔ اور اللہ سے اپنے عمل کی کامیابی کی دعا کرے۔

انتالیسواں راز عمل سے پہلے کامیابی اور اپنی دعا کی قبولیت کا مکمّل یقین دل میں ہونا چاہیئے۔ تردّد، تذبذب، اشکال اور بے اطمینانی عمل کی ناکامی کا سبب بنتی ہے۔

چالیسواں راز عمل کے پہلے دن اور عمل کے آخری دن کم سے کم ۳ آدمیوں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ اپنی وسعت کے مطابق، لیکن مدعوئین کی تعداد طاق رہے تو بہتر ہے۔ کھانا کھلانا اللہ کو پسند ہے۔ اس لئے اس کی برکت سے عمل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔

اکتالیسواں راز عامل کو چاہیئے کہ جس استاد کی رہنمائی سے، جس کتاب کے استفادہ سے جس بزرگ کی دعا سے اور جس عامل کی سرپرستی میں وہ اپنا عمل شروع کرے یا جاری رکھّے اس کی دل سے قدر کرنی چاہیئے اور اس کیلئے دعاءِ خیر کرنی چاہیئے۔ جو عامل اس فارمولے پر عمل کرتا ہے اسکو ربّ العلمین مقاصدِ حسنہ میں کامیابی عطا کرتے ہیں اور اسکی عزّت و مقبولیت میں دن بہ دن اضافہ ہوتا ہے۔ رُوحانی عملیات کے یہ سربستہ راز اُن تمام حضرات کیلئے یکجا کر دیئے گئے ہیں جو ان ذمّہ داریوں کو ادا کرنیکے اہل ہوں۔ اور جو محنت و ریاضت سے کامیابی کی کلید حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

بیالیسواں راز رُوحانی عملیات میں روحانیت کو اپنے قلب میں سمیٹنے کے لئے ضروری ہے کہ عامل اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کو ہمیشہ سرشار رکھے۔ اور اکابرین کے فرمودات کے مطابق ذکر کے سلسلے کو جاری رکھے۔ تاکہ وہ روحانیت کی دولت سے سرفراز ہو سکے۔ فن اپنی جگہ ہے اور فضلِ خداوندی اپنی جگہ۔ اور اصل چیز فضلِ خداوندی ہی ہے اور فضلِ خداوندی کی دولت سے عامل اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے جب وہ اللہ کے ذکر کو ایک خاص طریقے سے اور ایک خاص انداز سے کرے۔ مثلاً بزرگوں نے فرمایا ہے کہ۔

- اتوار کے دن نمازِ فجر کے بعد سورۃ الم نشرح چالیس مرتبہ پڑھیں اور نمازِ
- مغرب کے بعد "یا اللہ" ۶۶ مرتبہ پڑھیں۔
- پیر کے دن نمازِ فجر کے بعد سورۃ فاتحہ چالیس مرتبہ پڑھیں اور نمازِ مغرب کے بعد "یا باسطُ" ۷۲ مرتبہ پڑھیں۔
- منگل کے دن نمازِ فجر کے بعد سورۃ نصر ۴۰ مرتبہ پڑھیں اور نمازِ مغرب کے بعد "یا مُغنِیُ" ایک سو دس مرتبہ پڑھیں۔
- بدھ کے دن نمازِ فجر کے بعد سورۃ اخلاص ۴۰ مرتبہ پڑھیں ـــ اور نمازِ مغرب کے بعد "یا بَصِیرُ" سو مرتبہ پڑھیں ـــ
- جمعرات کے دن نمازِ فجر کے بعد سورۃ قدر ۴۰ مرتبہ پڑھیں اور نمازِ مغرب کے بعد "یا جلیلُ" ۷۳ مرتبہ پڑھیں۔
- جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد سورۃ قریش ۴۰ مرتبہ پڑھیں اور نمازِ مغرب کے بعد "یا وَدودُ" ۱۲۰ مرتبہ پڑھیں
- سنیچر کے دن نمازِ فجر کے بعد معوذتین چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اور نمازِ مغرب کے بعد "یا وکیلُ یا کفیلُ" سو مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ ان وظائف کی پابندی سے قلب وروح میں صفائی اور طہارت پیدا ہوگی۔ اور پڑھنے والا دولتِ روحانیت سے سرشار ہوگا۔

علمِ جفر

"علمِ جفر" روحانی عملیات کا اہم موضوع ہے۔ اس راستے کے مسافروں کو جب تک اس موضوع میں کمال حاصل نہیں ہوگا وہ روحانی عملیات سے حسبِ خواہش اور حسبِ منشاء استفادہ نہیں کر سکیں گے۔ "علمِ جفر" پر الگ سے ایک کتاب زیرِ ترتیب ہے۔ لیکن "تحفۃ العاملین" میں اس موضوع کی بنیادی اور ضروری باتوں کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ روحانی عملیات کا فن سیکھنے والوں کے لئے اس راہ میں قدم اٹھانا آسان ہو جائے۔

علمِ جفر

جفر کے لغوی معنی کشادگی کے ہیں۔ اور عاملین کے نزدیک علم جفر اس علم کو کہتے ہیں جس میں حروف کے اسرار و رموز پر بحث کی جائے بعض عاملین کے نزدیک جفر، جعفر کا مخفف ہے۔ اور جعفر سے مراد ہے امام جعفر صادقؓ آپ شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسینؓ کی اولاد میں سے ہیں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۸ھ میں زہر خوردنی کی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی اور اس طرح آپ نے بھی اپنے جدِ امجد کی طرح شہادت کا درجہ پایا۔

سیدنا امام جعفرؓ نے اس علم کے چند عظیم الشّان نکات بیان کئے تھے جو اپنی تاثیر کے لحاظ سے بے مثال تھے۔ اس لئے اس علم حروف و اعداد کی نسبت حضرت امام جعفرؓ سے منسوب ہو گئی۔ اور اس کا نام علم جفر پڑ گیا۔

علمِ جفر کی بنیاد

اس علم کی اصل بنیاد ابجد کے ۲۸ حروف پر ہے ابجد ۸ چھوٹے کلموں پر مشتمل عربی حروفِ تہجّی کا مجموعہ ہے۔ ابجد ہوّز حطّی وغیرہ کی شکل قمری کہلاتی ہے۔ اور اب ت ث کی شکل شمسی کہلاتی ہے۔

عِلمِ ابجد — عربی کے ۲۸ حروف کو مرکب کر کے، جملے بنالئے گئے ہیں۔ اَبجَدْ،ھَوَّزْ، حُطّیْ، کَلِمَنْ، سَعْفَصْ، قَرِشَتْ، ثَخَذْ، ضَظَغْ۔ یہ ایک ذہنی مجموعہ ہے۔ لیکن بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ابن حرّہ عرب کا مشہور عالم تھا اور اس کے آٹھ بیٹے تھے ___ یہ ان ہی بیٹوں کے نام ہیں۔ روحانی عملیات اور علم جفر کے قواعد اس عِلمِ ابجد کے پابند ہیں۔

حروف مکتوبی — اُن حروف کو کہتے ہیں کہ تلفّظ کی صورت میں اُن کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۳ حروف ہیں۔ میم، نون، واوٗ۔

حروفِ مسروری — اُن حروف کو کہتے ہیں کہ تلفّظ کی صورت میں ہر حرف دو حرف میں بدل جائے۔ جیسے با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، فا، ھا، یا، یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ حروف ہیں۔

حروفِ صوامت — بغیر نقطے والے حروف کو کہتے ہیں ___ اُن کی کل تعداد ۱۳ ہے۔

حروفِ ناطقہ — نقطے والے حروف کو کہتے ہیں ___ اُن کی کل تعداد ۱۵ ہے۔

حروفِ نورانی — اُن حروف کو کہتے ہیں جو حروفِ مقطعات میں شامل ہوں۔ اُن کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروفِ ظلمانی — اُن حروف کو کہتے ہیں جو حروفِ نورانی کے علاوہ ہوں۔ اُن کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروفِ اتّصال — اُن حروف کو کہتے ہیں جن کے تلفّظ کے وقت دونوں ہونٹ مل جائیں۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل تین حروف

ہیں۔ ج، ل، م۔

حروفِ انفصال — اُن حروف کو کہتے ہیں جن کے تلفّظ کے وقت دونوں ہونٹ ایک دوسرے سے جُدا رہیں۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۲۵ حروف ہیں۔ الف، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ك، ن، و، ه، ی۔

چند ضروری اصطلاحات

جملِ کبیر — اُن اعداد کو کہتے ہیں جو نو سے زیادہ ہوں ___ جملِ کبیر کو اعدادِ مفصّل بھی کہتے ہیں۔

جملِ صغیر — اس کا دائرہ ایک سے ۹ تک محدود ہے ___ جملِ صغیر کو عددِ مفرد بھی کہتے ہیں۔

زبر بیّنات — ہر حرف کا پہلا حرف زبر اور باقی حروف بیّنات کہلاتے ہیں۔ مثلاً الف میں آ زبر کہلائے گا اور لف بیّنات۔

بسط کرنا — بسط کرنے کا مطلب ہے کہ کسی بھی نام کو الگ الگ حروف میں لکھنا۔ مثلاً خالد کو اس طرح لکھنا۔ خ ا ل د۔

امتزاج دینا — یعنی ایک حرف طالب کا لینا اور ایک حرف مطلوب کا لینا۔ مثلاً طالب کا نام خالد ہے اور مطلوب کا نام عارف ہے تو اُن دونوں کا امتزاج اس طرح ہوگا۔ خ ع ا ا ل ر د ف۔

استنطاق کرنا — مجموعۂ اعداد کو دائیں سے بائیں کو جوڑنا اور مفرد عدد برآمد کرنا۔ مثلاً ۷۸۲۵ کو استنطاق اس طرح کرینگے ۵+۲+۸+۷=۲۲ ہوا۔ ۲۲ کا استنطاق کیا۔ ۲+۲=۴ ہوا۔ اس طرح

۸۲۵ے مجموعۂ اعداد کا مفرد عدد ۴ بنا۔

کبیر، وسیط، صغیر | مجموعۂ اعداد کو کبیر، مرکب اعداد کو وسیط اور مفرد عدد کو صغیر کہتے ہیں۔ ۸۲۵ے عددِ کبیر ہے۔ ۲۲ عددِ وسیط ہے۔ اسی کو عددِ مرکب بھی کہتے ہیں۔ ۴ عدد صغیر ہے۔ اسی کو عددِ مفرد بھی کہتے ہیں

تخلیص کرنا | یعنی کسی بھی اسم سے مکرر حروف کو صاف کر دینا ـــــ مثلاً اسرار احمد کی تخلیص یہ ہوگی۔ ا س ر ح م د ۔

ترفع عددی | کسی بھی حرف کے اعداد کو دس گنا کر دینا۔ مثلاً الف کو ی سے اور ی کو ق کے اعداد سے بدل دینا ـــــ اسی طرح ق کا ترفع عددی غ ہوگا۔

ترفع اقراری | ایک حرف کو چھوڑ کر دوسرا حرف لینا ترفع اقراری کہلاتا ہے۔ مثلاً الف کا ترفع اقراری ج ہوگا۔

ترفع زواجی | ہر حرف کا چوتھا حرف ترفع زواجی کہلاتا ہے۔ مثلاً الف کا ترفع زواجی د ہوگا۔ اور د کا ز ہوگا۔

بسط تضعیف | ہر حرف کے عدد کو دُگنا کر کے حرف لینا بسط تضعیف کہلاتا ہے۔ مثلاً ن کا بسط تضعیف ق ہوگا۔

بسط تنصیف | ہر حرف کے عدد کا نصف کر کے حرف لینا بسطِ تنصیف کہلاتا ہے۔ مثلاً م کا بسطِ تنصیف ک ہوگا۔

حروف ملفوظی | الف، جیم، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، عین، غین، قاف، کاف، لام۔ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۳ حروف ملفوظی کہلاتے ہیں۔ ملفوظی ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفّظ کی صورت میں وہ ۳ حروف میں بدل جائیں۔ مثلاً آ کو جب الف لکھا تو ا ل ف ۳ حروف بنے۔

حروفِ مکتوبی | اُن حروف کو کہتے ہیں کہ تلفّظ کی صورت میں ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے۔ مثلاً میم، نون، واؤ، یہ ۲۸ حروف میں کل ۳ حروف ہیں۔

حروف مسروری | اُن حروف کو کہتے ہیں کہ تلفّظ کی صورت میں ہر حرف دُو حرف میں بدل جائے جیسے با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، ھا، یا اور فا۔

یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ ہیں۔

(۱۳) حروف صوامت	ا	د	ہ	و	ح	ط	ك	ل	م	س	ع	ص	ر

(۱۵) حروف ناطقہ	ب	ج	ز	ی	ن	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	ف	ق

حروف نورانی	ا	ہ	ح	ط	ی	ك	ل	م	ن	س	ع	ص	ق	ر

حروف ظلمانی	ب	ج	و	د	ز	ف	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

ترفع عددی

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	اکائی
ترفع	ی	ك	ل	م	ن	س	ع	ف	دہائی

حروف اصلی	ی	ك	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	دہائی
ترفع	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	سیکڑہ

حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	سیکڑہ
ترفع	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	ہزار

ترفع اقراری

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
حروف اقراری	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر

حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
حروف اقراری	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ		

ترفع زواجی

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق
حروف زواجی	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت

حروف اصلی	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
حروف زواجی	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ			

بسطِ عزیزی

بسطِ عزیزی علم الاخبار یعنی علمِ مستحصلہ میں ایک کثیر الاستعمال قاعدہ ہے۔ عملیات میں تو کبھی کبھی کام آتا ہے۔ لیکن علم مستحصلہ میں اس کی بسا اوقات ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے ایک عامل کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کو بھی ذہن نشین رکھے۔

ذیل میں جو فہرست دی جا رہی ہے اس میں اوپر والے حرف کا بسطِ عزیزی نیچے والا حرف ہے۔ اگر کسی جگہ آپ یہ پڑھیں کہ تم کا بسطِ عزیزی کرو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم کی جگہ آپ تن کا استعمال کریں۔ اگر لکھا

ہو کہ ظ کا بسط عزیزی کرو تو ظ کی جگہ غ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

ا	ج	ه	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اوپر والی جدول میں۔ ہر وہ حروف جو پہلی سطر میں درج ہے۔ اس کا بسط عزیزی نیچے والا حرف ہے۔ اور وہ حرف جو دُوسری سطر میں درج ہے۔ اس کا بسط عزیزی اوپر والا حرف ہے۔ مثلاً ب کا بسط عزیزی الف ہے۔ اور الف کا بسط عزیزی ب ہے۔ تم کا بسط عزیزی تن ہے اور تن کا بسط عزیزی م ہے۔

ترفع طبعی

یعنی طبیعت کے اعتبار سے حروف کو رفعت دیتا ہے اگر کوئی کہے کہ د کا ترفع طبعی بتاؤ تو جواب ہوگا ج۔

حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ
ترفع طبعی حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ط
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
ترفع طبعی حروف آتشی	ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ

مراتب حروف

ہر حرف کو اپنے قیام کے اعتبار سے ایک مرتبہ حاصل ہے۔ مثلاً الف مرتبہ اوّل پر ہے۔ اور غ ۲۸ ویں مرتبہ پر ہے۔ مندرجہ ذیل فہرست سے حروف

کے مراتب کو پہچانیں۔

حروف	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
مرتبہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

ابجد کی ایک اور قسم

حروف اوتاد، مائل اوتاد، زائل اوتاد، حروف اوتاد زمانہ حال پر استدلال کرتے ہیں۔ مائل اوتاد زمانۂ مستقبل پر استدلال کرتے ہیں اور زائل اوتاد زمانہ ماضی پر استدلال کرتے ہیں

یہ قاعدہ جفر جامع میں بہت کام آتا ہے۔ جفر جامع میں اس قاعدے کے استعمال کے بغیر چارۂ کار نہیں ہے۔ اس تقسیم میں اوتاد کے حصّے میں دسؔ حرف آتے ہیں۔ مائل اوتاد اور زائل اوتاد کے حصّے میں نو نو حروف آتے ہیں۔ مستحصلہ کے بعض قوانین میں بھی یہ تقسیم کارگر ثابت ہوتی ہے۔

اس کتاب میں یا فنِّ عملیات کی دوسری کسی کتاب میں اگر آپ یہ پڑھیں کہ حرف الف کو جو اوتاد سے تعلق رکھتا ہے۔ زائل اوتاد سے تبدیلی کرو تو الف کی جگہ جؔ استعمال کرنا چاہیئے۔ یا اگر کہیں یہ لکھا ہو کہ حرف اوتاد ذؔ کو حرف مائل اوتاد سے تبدیل کرد تو ذؔ کی جگہ ضؔ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

ابجد کی اس تقسیم کا جدول اگلے صفحے پر ہے اسکو اچھی طرح ذہن نشین کریں کیوں کہ جفر جامع اور مستحصلہ بر آمد کرنے میں اس تقسیم کی بعض اوقات شدید ضرورت پڑے گی۔

حروف اوتاد	ا	د	ز	ی	م	ع	ق	ت	ذ	غ	زمانہ حال
حروف مائل اوتاد	ب	ه	ح	ک	ن	ف	ر	ث	ض	X	زمانۂ مستقبل
حروف زائل اوتاد	ج	و	ط	ل	س	ص	ش	خ	ظ	X	زمانۂ ماضی

حُروف کا تعلق ستاروں سے

ا ب ج د ــــــــ زحل سے تعلّق رکھتے ہیں۔

ه و ز ح ــــــــ مشتری سے تعلّق رکھتے ہیں۔

ط ی ک ل ــــــــ مرّیخ سے تعلّق رکھتے ہیں۔

م ن س ع ــــــــ شمس سے تعلّق رکھتے ہیں۔

ف ص ق ر ــــــــ زہرہ سے تعلّق رکھتے ہیں

ش ت ث خ ــــــــ عطارد سے تعلّق رکھتے ہیں۔

ذ ض ظ غ قمر سے تعلّق رکھتے ہیں۔

رنگ اور مؤکل

خاکی حروف کا رنگ زرد ہے ــــ اور مؤکل حضرتؑ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

بادی حروف کا رنگ ہرا ہے ــــ اور مؤکل حضرتؑ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔

آبی حروف کا رنگ نیلا ہے ــــ اور مؤکل حضرتؑ میکائیل علیہ السلام ہیں۔

آتشی حروف کا رنگ سفید اور سُرخ ہے ــــ اور مؤکل حضرتؑ عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

عدد فرد الفرد وہ فرد جو دو کے درمیان ہو جیسے ۱۱۱۔۱۷۵۔۱۵۳ درمیان میں واقع ۱، ۷، ۵، فرد الفرد کہلائے گا۔ یعنی عدد فرد الفرد اُس طاق کو کہتے ہیں جو دو طاق عددوں کے درمیان میں ہو مذکورہ مثال میں ۱، ۷، ۵ طاق اعداد ہیں۔ اور یہ دو طاق عددوں کے درمیان میں واقع ہیں۔

عدد زوج الفرد اُس عددِ زوج کو کہتے ہیں جو دو فرد کے درمیان میں ہو۔ مثلاً ۳۲۳، ۳۸۵، ۱۶۱، میں ۲، ۸، ۶ زوج الفرد کہلائیں گے۔ کیوں کہ یہ ایسے جفت اعداد ہیں جو طاق اعداد کے درمیان واقع ہیں۔

عددِ زوج الزوج وہ جفت عدد جو دو جفت عددوں کے درمیان واقع ہو جیسے ۲۲۲، ۴۸۴، ۶۶۶، اس مثال میں ۲، ۸، ۶ جفت عدد ہے۔ اور دو جفت اعداد کے درمیان واقع ہیں۔

اعدادِ تامہ وہ عدد جس کا نصف۔ ربع خمس پورا ہو سکے۔ اور مسدس وغیرہ سے جو عدد بچے وہ اصل عدد سے مشابہ ہو۔ جیسے ۴۰۔

اعداد زائدہ:۔ جس کا نصف وغیرہ پورا نہ ہو جیسے ۱۴۔

اعداد ناقصہ:۔ جو تین پر تقسیم ہو سکے جیسے ۱۵، اور اسکا نصف پورا نہ ہو۔

استخراج:۔ سائل کے سوال سے جواب نکالنے کو کہتے ہیں۔

طالع وقت سوالِ سوالی کے وقت آفتاب کس بُرج میں ہے اور کتنے درجہ طے کر چکا ہے۔

منسوب:۔ تکسیر کی سطر کو دائیں سے بائیں طرف پڑھنا۔

مکتوب:۔ تکسیر کی سطر کو بائیں سے دائیں طرف پڑھنا۔

عمق:۔ تکسیر کی سطر کو اوپر سے نیچے پڑھنا۔

عرض:۔ تکسیر کی سطر کو نیچے سے اوپر پڑھنا۔

اوتاد زائچہ نجوم کا خانہ ایک، ۴، ۷، ۱۰، اوتاد کہلاتا ہے۔ اس سے حالات حاضرہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

مائل اوتاد زائچہ نجوم کا خانہ ۲، ۵، ۸، ۱۱ کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے آنیوالے زمانے کے حالات کا اندازہ ہوتا ہے۔

زائل اوتاد زائچہ نجوم کا ۳، ۶، ۹، ۱۲ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اس سے مسائلِ ماضی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

فائدہ حروفِ ابجد میں سطر مستحصلہ یا مستخفرہ میں پہلا حرف اوتاد دوسرا مائل اوتاد، تیسرا زائل اوتاد گنتے ہیں۔ اور اس طرح بہ ترتیب حال، مستقبل اور ماضی کے مسائل کا اندازہ کرتے ہیں۔

اعداد مجمل:۔ ابجد قمری سے لئے جاتے ہیں۔

اعدادِ مفصل:۔ ابجد ملفوظی قمری سے لئے جاتے ہیں۔

اعدادِ مبسوط:۔ ابجد عربی عددی سے لئے جاتے ہیں۔

ابجد شمسی اب ت ث ج ح خ ——— اسے ابجد ابتث بھی کہتے ہیں۔

ابجد قمری:۔ ابجد، ھوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ کو کہتے ہیں۔

قران السطرین سطور کے امتزاج کو کہتے ہیں۔ مثلاً ایک سطر طالب کے نام کی ہو۔ دوسری سطر مطلوب کے نام کی ہو اب دونوں کے حروف سے جو تیسری سطر تیار ہوگی اس کو قران السطرین کہیں گے۔

زائد النور چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک کے زمانہ کو کہتے ہیں۔ اور اسی زمانہ کو عروج ماہ بھی کہتے ہیں۔

کسر النّور چاند کی ۱۵ ر تاریخ سے آخر تک کا زمانہ کسر النور کہلاتا ہے۔ اسی زمانہ کو ناقص النور بھی کہتے ہیں۔ اور اسی زمانہ کو زوالِ ماہ بھی کہا جاتا ہے۔

بسط حرفی الفاظ کو جدا جدا کر کے لکھنا ــــ جیسے جمیل احمد کو ج م ی ل ا ح م د لکھنا۔

بسطِ عددی جمیل احمد کے اعداد کو جُدا جُدا کر کے اس طرح لکھنا ۳۱۴۴۳ ۱ ۸ ۴ ۴ ۴۔

بسط تضحیف مثلاً یٰ کے اعداد کو دگنا کیا تو ۲۰ ہوئے۔ کٓ کے عدد کو دگنا کیا تو ۴۰ ہوئے۔ ۴۰ میم کے عدد کو دگنا کیا تو ۸۰ ہوئے۔ اسی فـ کے عدد کو دگنا کیا تو ۱۶۰ ہوئے۔ ۱۶۰ کے دُگنے ۳۲۰ ہوتے۔ اس طرح ابجد کے حروف کو دو چند کرتے چلے جائیں تو اس طریقے کو بسط تضحیف کہا جاتا ہے۔

صدر مؤخر تکسیر کے وقت سطرِ حروف میں سے ایک حرف شروع سے اور ایک حرف آخر سے لینا صدر مؤخر کہلاتا ہے۔ مثلاً سطر حروف اق ب ال ح س ی ن اس کا صدر مؤخر اس طرح نکالیں گے۔

ان ق ی ب س ا ح ل۔

مؤخر صدر یہ صدر مؤخر کا برعکس طریقہ ہے۔ اس میں پہلے آخر کا حرف اٹھائیں گے پھر شروع کا۔ اس طرح۔

سطر حروف۔ اق ب ال ح س ی ن۔

مؤخر صدر ـ ن ا ی ق س ب ح ا ل۔

اختیارات سوال وجواب کو مکمل کرنے کے لئے چند اختیارات حل کرنیوالے

کو دیئے گئے ہیں جس کا ذکر عملیات کی کتاب میں جگہ جگہ ملتا ہے اِس طریقہ کی وجہ سے حل کرنے والے کو اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ حروف تواخیہ کو ایک دوسرے سے تبدیل کر لے۔ مثلاً ت کی جگہ ث اور ج کی جگہ خ لے لے۔

مدخل کبیر: کسی بھی کلمے یا عبارت کے مکمّل اعداد کو کہتے ہیں۔

مدخلِ وسیط مدخل کبیر کے دائیں طرف سے ایک درجہ کم کر کے دوسرے درجے میں جمع کرنا۔ مثلاً مدخل کبیر ۱۴۸ ہے تو اس کو مدخلِ وسیط اس طرح بنائیں گے۔ کہ ۸ کو ۴ میں جمع کریں گے تو ۱۲ حاصل ہوگا۔ اور ۱۴۸ کا مدخل وسیط ۱۳ بنے گا۔

مدخلِ صغیر مدخلِ وسیط سے مدخلِ صغیر بنانے کے لئے ۱۳ کو باہم جمع کرینگے ۳ اور ۱ کو جمع کرنے سے ۴ حاصل ہوگا۔ اس حساب سے مدخلِ کبیر ۱۴۸ کا مدخل وسیط ۱۳، اور مدخل صغیر ۴ بنے گا۔ بصورتِ اعداد ہم عبارت کے مکمل اعداد کو مدخلِ کبیر کے بجائے مجموعی اعداد، مدخل وسیط کو مرکب عدد اور مدخلِ صغیر کو مفرد عدد بھی کہہ سکتے ہیں۔

- بہ صورتِ حروف، مدخل کبیر ۱۴۸ کے حروف برآمد ہونگے۔ ح۔ م۔ ق۔
- مدخلِ وسیط ۱۳ کے حروف برآمد ہوں گے۔ ج۔ ی۔
- مدخل صغیر ۴ کا حرف برآمد ہوگا۔ د۔
- علمِ جفر میں اس طرح اعداد کے مدخلِ کبیر، مدخل وسیط اور مدخلِ صغیر کے ذریعہ حروف نکال کر پھر کسر وغیرہ نکالنے سے ایک زبردست قوّت حاصل کی جاتی ہے۔ اس طرح اس طریقے کو پوری طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ یہ اصطلاحیں پہلے بھی اشارتاً بیان کی جا چکی ہیں۔ لیکن انکی اہمیت کے پیشِ نظر انہیں کچھ وضاحت کے ساتھ یہاں بیان کر دیا گیا ہے۔

حروف زبر بیّنات

زبر وبینات کا قاعدہ عمل اور مستحصلہ میں بکثرت کام آتا ہے۔ اور اکثر جگہ اس قاعدہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب کسی حرف کو ملفوظی کہا جائے تو اسکا حرفِ اوّل زبر کہلاتا ہے اور اس سے وابستہ دوسرے حرف کو بیّنات کہا جاتا ہے۔ جیسے جیم ملفوظی حرف میں ج زبر ہے اور یم بیّنات ہیں۔

ذیل میں تمام حروف کی تفصیل مع اعداد کے پیش کی جارہی ہے۔

حروف ملفوظی	الف	با	جیم	دال	ھا	واو	زا	حا	طا	یا	کاف	لام	میم	نون
حروفِ زبر	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ك	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف بینات	لف	ا	یم	ال	ا	او	ا	ا	ا	ا	اف	ام	یم	ون
اعداد	۱۱۰	۱	۵۰	۳۱	۱	۷	۱	۱	۱	۱	۸۱	۴۱	۵۰	۵۶
میزان	۱۱۱	۳	۵۳	۳۵	۶	۱۳	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۰۱	۷۱	۹۰	۱۰۶

حروف ملفوظی	سین	عین	فا	صاد	قاف	را	شین	تا	ثا	خا	ذال	ضاد	ظا	غین
حروف زبر	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰
حروف بینات	ین	ین	ا	اد	اف	ا	ین	ا	ا	ا	ال	اد	ا	ین
اعداد	۶۰	۶۰	۱	۵	۸۱	۱	۶۰	۱	۱	۱	۳۱	۵	۱	۶۰
میزان	۱۲۰	۱۳۰	۸۱	۹۵	۱۸۱	۲۰۱	۳۶۰	۴۰۱	۵۰۱	۶۰۱	۷۳۱	۸۰۵	۹۰۱	۱۰۶۰

حروفِ تواخیہ جن کے ہم شکل اور حروف ہوں، جیسے ب، ج، د، س، ص، ط، ع وغیرہ ان کی کل تعداد ۱۸ ہے۔

حروف غیر تواخیہ جن کی صورت کے اور حروف نہ ہوں۔ اور وہ دس ہیں۔ ا، ف، ق، ك، م، ن، و، ھ، ی اور ل۔

حروفِ مقطعات متعلقہ سبعہ سیارگان

زحل ـــــ الٓمٓ۔ المٓصٓ۔ المٓرٰ۔

مشتری ـــــ الر۔ الر۔ الر۔ الر

مرّیخ ـــــ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔

شمس ـــــ طس۔ طسو

زہرہ ـــــ یٰس۔ ص۔

عطارد ـــــ حم۔ حم عٓسٓقٓ

قمر ـــــ ق۔ ن۔

حروف مقطعات یعنی حروفِ نورانی

میں سب سے کم عدد کا حرف الف ہے۔ اور سب سے زیادہ اعداد کا حرف قؔ ہے۔ جس کے سو عدد ہوتے ہیں۔ سو کا مطلب بھی ہے ۱۔ اس لئے کہ علم الاعداد میں صفر کا کوئی مرتبہ نہیں ہوتا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حروف مقطّعات کے سب سے کم عدد کے حرف میں اور سب سے زیادہ عدد کے حرف میں وحدتِ خداوندی کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

عامل کو چاہیئے کہ رُوحانی عملیات کی منزلیں طے کرتے ہوئے وحدتِ خداوندی

کو ملحوظ رکھے اور صرف خدائے برتر کو مالکِ الملک اور قادرِ مطلق سمجھے۔ تب ہی اس کی درخواستیں بارگاہِ ربّ العٰلمین میں درجۂ قبولیت کو پہنچ سکتی ہیں۔

حروف نورانی کی تعداد جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے ۱۴ ہے۔ اور ان ۱۴ حروف کو قرآن حکیم میں ۲۹ سورتوں میں دوہرایا گیا ہے۔
ان حروف کو ایک نقش میں اس طرح سمیٹا جاسکتا ہے۔

۷۸۶

الٓمٓ	حٰمٓ	الٓرٰ	الٓمّٓرٰ
طٰسٓ	طسم	یٰسٓ	نٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ		الٓمّٓصٓ	صٓ
قٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ		طٰہٰ

حروف مقطعات میں نورانی حروف کی تعداد :۔ الف ۱۱ مرتبہ، لٓ ۱۱ مرتبہ، مٓ ۱۷ مرتبہ، رٓ ۶ مرتبہ، ہٓ ۲ مرتبہ، یٓ ۲ مرتبہ، عٓ ۲ مرتبہ، صٓ ۳ مرتبہ، طٓ ۴ مرتبہ، سٓ ۵ مرتبہ، قٓ ۲ مرتبہ، نٓ ایک مرتبہ، حٓ ۷ مرتبہ۔

حروفِ مقطعات کی قرآنی ترتیب

الٓمٓ الٓمٓ الٓمّٓصٓ الٓرٰ الٓمّٓرٰ الٓرٰ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ
طٰہٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ طٰسٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ
یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ
حٰمٓ قٓ نٓ

اساس نظیرہ
ابجد شمسی

اساس	ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
نظیرہ	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ه	ی

یاد رکھیں

آتشی اور بادی حروف میں موافقت ہے۔
خاکی اور آبی حروف میں موافقت ہے۔
آتشی اور آبی حروف میں مخالفت ہے۔
بادی اور خاکی حروف میں مخالفت ہے۔

حروف بہ اعتبار کواکب

ستارے	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
آتشی	ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ
بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
آبی	ج	ز	ك	س	ق	ث	ظ
خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

نورانی حروف کو حروفِ آتشی کہتے ہیں۔ ظلمانی حروف کو خاکی حروف کہتے ہیں۔ جن حروف پر نقطے نہیں ہوتے ان کو حروفِ صوامت کہتے ہیں۔ جن حروف پر نقطے ہوتے ہیں انکو حروف ناطقہ کہتے ہیں۔ جن حروف کے اوپر نقطہ ہوتا ہے انکو فوقی کہتے ہیں۔ جن حروف کے نیچے یا درمیان میں نقطہ ہوتا ہے انکو تحتی کہتے ہیں۔

حروف، سعد و نحس

عنصر	سعد				نحس		
حروف آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ
حروف بادی	و	ی	ص	ت	ب	ن	ض
حروف آبی	ک	س	ق	ث	ج	ز	ظ
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

اساس و نظیرہ

ابجد قمری

ہر حرف کا پندرواں حرف نظیرہ کہلاتا ہے۔ مثلاً الف کا نظیرہ س ہے اور ن کا نظیرہ غ ہے۔ کیونکہ الف کے بعد پندرواں حرف س اور ن کے بعد پندرواں حرف غ ہوتا ہے۔ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ ط کا نظیرہ کیا ہے تو آپ فرمادیں ش ہے۔ کیونکہ ش، ط کا پندرواں حرف ہے۔ آپکی آسانی کے لئے ذیل میں یہ فہرست دیجارہی ہے تاکہ آسانی سے آپ سمجھ سکیں کہ کونسے حرف کا نظیرہ کونسا حرف ہے۔

اساس	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
نظیر	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

حروفِ اصلی حروفِ قائم مقام

حروف اصلی	ب	ت	ج	د	ز	ر	ک
حروف قائم مقام	پ	ٹ	چ	ڈ	ژ	ڑ	گ
اعداد	۲	۴۰۰	۳	۴	۷	۲۰۰	۲۰

حروف کی ایک اور قسم

ان اقسام کی ضرورت مستحصلہ برآمد کرنے میں پڑتی ہے۔ اور ان کے ذریعہ عامل مستحصلہ کے بہت قریب پہنچ جاتا ہے۔ اسلئے اسکو ذہن نشین کرلینا ضروری ہے۔

حروف مساوات	ا	ج	ہ	ز	ط	ک	م
حروف ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
حروف تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
حروف ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

حُروفِ اعرابُ

بعض عملیات میں کچھ عبارتیں بے معنیٰ ہوتی ہیں۔ لیکن حروف کو مرکب بناکر عبارت بنالی جاتی ہے۔ ان عبارتوں میں معنی کا اعتبار نہیں ہوتا اور ان عبارتوں میں اعراب لگانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ایسے مواقعات پر ذیل کی تقسیم سے کام لیا جاتا ہے۔

عاملین اس بات کا لحاظ بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک سطر میں حروف طاق ہوں تو پانچ حروف کے کلمات بنلتے ہیں۔ اور اگر ایک سطر میں حروف جفت ہوں تو تہ حروف کے کلمات بنائے جاتے ہیں۔ جملوں پر زیر زبر پیش اور

جزم دینے کا نقشہ یہ ہے۔

پیش والے حروف	ج	ف	ك	ح	ز	ث	س
زبر والے حروف	ہ	ر	ش	و	ق	خ	ذ
زیر والے حروف	ص	ت	ل	م	ن	د	ی
جزم والے حروف	ا	ب	ط	ظ	ع	غ	ض

اس موضوع میں مختلف حکماء کی مختلف رائے ہے۔ لیکن راقم الحروف کو زیر زبر پیش والے حروف میں جس تحقیق پر اطمینان ہوا ہے اُسے میں نے اپنے قارئین کے لئے نقل کر دیا ہے اور میں اسی تفصیل پر عمل کرتا ہوں۔

جدول حروف

جلالی، جمالی، مشترك

جلالی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و
جمالی	د	ح	ل	ع	ر	خ	ن	غ	ی
مشترک	ج	ك	س	ق	ت	ص	ض	ث	ز۔ظ

ابجد قمری

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ك	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد شمسی

حروف	ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ہ	ی
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰	۹۰۰	۱۰۰۰

حروف جلالی وجمالی مشترک

جلالی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و
جمالی	د	ح	ل	ع	ر	خ	ن	غ	ی
مشترک	ج	ك	س	ق	ت	س	ض	ث	ز۔ظ

حرف عناصر اور سمت

حروف آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ	مشرق
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	مغرب
حروف آبی	ج	ز	ك	س	ق	ث	ظ	شمال
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	جنوب

ابجد عربی عددی

یہ ابجد عملیات (آثار) اور مستحصلہ (اخبار) دونوں جگہ کام آتی ہے۔ لیکن اکثر طالبانِ علم اس سے واقف نہیں ہوتے۔ اس کی تفصیل یہ ہیکہ اردو میں ایک کو ایک اور دُو کو دُو کہتے ہیں لیکن عربی میں ایک کو احد اور دو کو اثنین کہتے ہیں۔ احد کے عدد ۱۳، اور اثنین کے عدد ۶۱۱ ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ابجد عربی میں الف کے اعداد ۱۳، اور با کے اعداد ۶۱۱ ہوتے ہیں۔ جس جگہ یہ لکھا ہو کہ اعداد ابجد ابجد عربی سے حاصل کرو۔ وہاں یہی طریقہ مراد ہوگا۔ جو ہم نے بیان کیا۔

ذیل میں ابجد عربی عددی کی تفصیل دی جارہی ہے۔

نمبر حروف ابجد	اعداد عربی	اعداد	نمبر حروف ابجد	اعداد عربی	اعداد
ا	احد	۱۳	س	ستین	۵۳۰
ب	اثنین	۶۱۱	ع	سبعین	۱۹۲
ج	ثلاثہ	۱۰۳۶	ف	ثمانین	۶۵۱
د	اربعہ	۲۴۸	ص	تسعین	۵۹۰
ھ	خمسہ	۴۰۵	ق	مائۃ	۳۴۷
و	ستہ	۳۹۵	ر	مائتین	۵۰۳
ز	سبعہ	۱۲۸	ش	ثلاث مائۃ	۱۳۸۳
ح	ثمانیہ	۶۰۶	ت	اربع مائۃ	۷۲۵
ط	تسعہ	۵۳۵	ث	خمس مائۃ	۱۱۵۳
ی	عشرہ	۵۷۵	خ	ست مائۃ	۹۱۲
ک	عشرون	۶۳۰	ذ	سبع مائۃ	۵۸۲
ل	ثلاثون	۱۰۹۱	ض	ثمان مائۃ	۱۰۵۳
م	اربعون	۳۳۳	ظ	تسع مائۃ	۹۸۲
ن	خمسون	۶۹۰	غ	الف	۱۱۱

حروف قمری کے اعدادِ قبض و بسط

حروف	اعدادِ قبض	اعدادِ بسط	حروف	اعدادِ قبض	اعدادِ بسط
ا	۱	۱۱۱	س	۶۰	۱۲۰
ب	۲	۱۲	ع	۷۰	۱۳۰
ج	۳	۵۳	ف	۸۰	۹۰
د	۴	۳۵	ص	۹۰	۱۰۱
ہ	۵	۱۵	ق	۱۰۰	۱۸۱
و	۶	۱۳	ر	۲۰۰	۲۱۰
ز	۷	۱۷	ش	۳۰۰	۳۶۰
ح	۸	۱۸	ت	۴۰۰	۴۱۰
ط	۹	۲۵	ث	۵۰۰	۵۱۰
ی	۱۰	۲۰	خ	۶۰۰	۶۱۰
ک	۲۰	۱۰۱	ذ	۷۰۰	۷۳۱
ل	۳۰	۷۱	ض	۸۰۰	۸۱۱
م	۴۰	۹۰	ظ	۹۰۰	۹۱۶
ن	۵۰	۱۰۶	غ	۱۰۰۰	۱۰۶۰

نام کے حرف اوّل کے مطابق اسمائے الٰہی

ا	اللہ۔ اوّل۔ آخر۔ احد۔
ب	باطن۔ باسط۔ باری۔ باعث۔ بدیع۔ بصیر۔
ت	توّاب۔
ث	ثابت۔
ج	جبّار۔ جلیل۔ جابر۔ جمیل۔
ح	حی۔ حسیب۔ حافظ۔ حفیظ۔ حق۔ حکیم۔ حلیم۔ حمید۔
خ	خالق۔ خبیر۔
د	دیان۔ دائم۔ دلیل۔
ذ	ذوالجلال والاکرام۔ ذوالعرش۔ ذوالمنن۔ ذی القوّۃ المتین۔
ر	رب۔ رشید۔ رقیب۔ رزاق۔ رحمٰن۔ رحیم۔ رافع۔
ز	زکی۔
س	سمیع۔ سلام۔ ستّار۔ سریع۔ سید۔ سبوح۔
ش	شکور۔ شہید۔ شافی۔ شدید العقاب۔
ص	صمد، صبور
ض	ضار۔
ط	طاہر۔ طالب۔
ظ	ظاہر

ع	علیم۔ عظیم۔ علی۔ عدل۔ عزیز۔ علاّم الغیوب۔
غ	غفور۔ غنی۔ غفار۔ غافر۔ غالب۔
ف	فتّاح۔
ق	قادر۔ قدیر۔ قدیم۔ قہار۔ قیوم۔ قابض۔ قاہر۔ قدّوس۔ قریب۔ قوی۔
ک	کریم۔ کافی۔ کبیر۔ کفیل۔
ل	لطیف۔
م	مومن۔ مہیمن۔ متکبر۔ معز۔ ماجد۔ مالک۔ مجید۔ منان۔ متعالی۔ محصی۔ مذل۔ مصور۔ معطی۔ معید۔ مغنی۔ مقتدر۔ مقدم۔ متین۔
ن	نور۔ نافع۔ ناصر۔ نصیر۔
و	واحد۔ وہاب۔ ودود۔ واجد۔ وارث۔ واسع۔ ولی۔ وکیل۔
ہ	ہادی۔
ی	یاسر

جس مقصد کے لئے عامل ورد کرے تو وہی اسمِ الٰہی ورد میں رکھنا چاہیئے جو اپنے مقصد کے موافق ہو۔ مثلاً اگر محبّت کے لئے ورد کرنا ہے تو ودود۔ اور اگر کشادگیٔ رزق کے لئے ورد کرنا ہو تو وَاسع، یا باسِطُ کا ورد کرنا چاہیئے عمومی حالات میں بندے کو روزمرّہ کے معمولات میں اس اسم الٰہی کو ترجیح دینی چاہیئے جس اسم الٰہی کا پہلا حرف اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق ہو۔ مثلاً ایک شخص کا نام کمال احمد ہے تو اس کو روزانہ "یا کریمُ" "یا کبیرُ" وغیرہ کی تسبیح پڑھنی چاہیئے۔ اگر اسم الٰہی کو اسم الٰہی کے مجموعی اعداد کے اعتبار سے پڑھا جائے تو بہتر ہے۔ مثلاً کریم کے اعداد ۲۷۰ ہیں تو روزانہ ۲۷۰ مرتبہ پڑھیں۔ ورنہ پھر سَو مرتبہ پڑھیں۔

اسمائے حسنیٰ بہ اعتبارِ اعداد مفرد

۱	یارحمٰن، یامؤمن، یامقیت، یاجلیل، یامجیب، یاواحد، یاولی، یااوّل یارشید، یاصبور۔
۲	یاخالق، یارزّاق، یاخبیر، یاواسع، یاعلیّ، یاودود، یامبدی، یامنعم، یاوالی، یامتعالی، یامقسط، یامغنی یاضارّ، یاهادی، یاذوالجلال الاکرام
۳	یااللہ، یافتّاح، یاقابض، یالطیف، یاعظیم، یامجید، یاوکیل یاقیوم، یاماجد، یاعفوّ، یانافع، یاغفّار۔
۴	یاممیت، یااحد، یاشهید، یامقدّم، یابرّ، یاتوّاب، یاربّ، یانور، یابدیع، یاستّار۔ یاشکور۔
۵	یامتکبّر، یاوهّاب، یابصیر یاحکم، یاعدل، یامتین، یاواجد یامالک الملک، یامذلّ، یاباقی، یاوارث، یاخافض، یاسلام،
۶	یارحیم، یاباری، یارقیب، یاعلیم، یاحکیم، یاباعث، یامقتدر یاجامع
۷	یامهیمن، یاکبیر، یاحلیم، یارؤف، یاغنیّ۔
۸	یاقدّوس، یاجبّار، یاغفور، یاحفیظ، یاحافظ، یاقویّ، یاحمید یاقادر، یاظاهر، یاباطن، یامانع، یاحسیب، یامعین، یاصمد۔
۹	یامصوّر، یاقهّار، یاکریم، یاباسط، یارافع، یاسمیع، یاحیّ یاحقّ، یامؤخّر، یاآخر، یامنتقم، یامعزّ۔ یاملک۔

اسمائے حسنیٰ بہ اعتبارِ اعداد مجموعی

ترتیب اعداد کے مطابق

اسم الٰہی	اعداد	اسم الٰہی	اعداد	اسم الٰہی	اعداد	اسم الٰہی	اعداد
یااحد	۱۳	یامجید	۵۷	یاعزیز	۹۴	یاواسع	۱۳۷
یاوهّاب	۱۴	یاباطن	۶۲	یاعدل	۱۰۴	یامهیمن	۱۴۵
یاواجد	۱۴	یاحمید	۶۲	یاحقّ	۱۰۸	یاعلیم	۱۵۰
یاحیّ	۱۸	یااللہ	۶۶	یاعلیّ	۱۱۰	یاقیّوم	۱۵۶
یاواحد	۱۹	یاوکیل	۶۶	یاباقی	۱۱۳	یاعفوّ	۱۵۶
یاودود	۲۰	یاحکم	۶۸	یاجامع	۱۱۴	یامانع	۱۶۱
یاهادی	۲۰	یاباسط	۷۲	یاقویّ	۱۱۶	یاقدّوس	۱۷۰
یااوّل	۳۷	یاجلیل	۷۳	یامعزّ	۱۱۷	یامعین	۱۷۰
یاولیّ	۴۶	یاحکیم	۷۸	یامعید	۱۲۴	یاسمیع	۱۸۰
یاوالی	۴۷	یاحسیب	۸۰	یالطیف	۱۲۹	یامقدّم	۱۸۴
یاماجد	۴۸	یابدیع	۸۶	یاسلام	۱۳۱	یامنعم	۲۰۰
یامجیب	۵۵	یاحلیم	۸۸	یاصمد	۱۳۴	یانافع	۲۰۱
یامبدی	۵۶	یاملک	۹۰	یامومن	۱۳۶	یابرّ	۲۰۲

اسم الٰہی	اعداد	اسم الٰہی	اعداد	اسم الٰہی	اعداد	اسم الٰہی	اعداد
یارَبُّ	۲۰۲	یابَصِیرُ	۳۰۲	یارَشِیدُ	۵۱۴	یاآخِرُ	۸۰۱
یاجَبَّارُ	۲۰۶	یاقادِرُ	۳۰۵	یاشَکُورُ	۵۲۶	یاخَبِیرُ	۸۱۲
یامُقسِطُ	۲۰۹	یاقَہّارُ	۳۰۶	یامُقِیتُ	۵۵۰	یامُؤخِّرُ	۸۴۶
یامالِکُ المُلکِ	۲۱۲	یارَزّاقُ	۳۰۸	یامُتَعالِی	۵۵۱	یاقابِضُ	۹۰۳
یابارِیُ	۲۱۳	یارَقِیبُ	۳۱۲	یاباعِثُ	۵۷۳	یاحافِظُ	۹۸۹
یاکَبِیرُ	۲۳۲	یاشَہِیدُ	۳۱۹	یامُنتَقِمُ	۶۳۰	یاحَفِیظُ	۹۹۸
یانُورُ	۲۵۶	یامُصَوِّرُ	۳۳۶	یاسَتّارُ	۶۶۱	یاضارُّ	۱۰۰۱
یارَحِیمُ	۲۵۸	یارافِعُ	۳۵۱	یامُتَکَبِّرُ	۶۶۲	یاعَظِیمُ	۱۰۲۰
یاکَرِیمُ	۲۷۰	یاتَوّابُ	۴۰۹	یاوارِثُ	۷۰۷	یاغَنِیُّ	۱۰۶۰
یارَؤُفُ	۲۸۶	یافَتّاحُ	۴۸۹	یاخالِقُ	۷۳۱	یامُغنِیُ	۱۱۰۰
یارَحمٰنُ	۲۹۸	یامُمِیتُ	۴۹۰	یامُقتَدِرُ	۷۴۴	یاذوالجلالِ والاِکرام	۱۱۰۰
یاصَبُورُ	۲۹۸	یامَتِینُ	۵۰۰	یامُذِلُّ	۷۷۰	یاطاھِرُ	۱۱۰۶
یاغَفّارُ	۱۲۸۱	یاغَفُورُ	۱۲۸۶	یاخافِضُ	۱۴۸۱		

جدول حروفِ تہجّی، مع موکّلات و اسمائے الٰہی

حرف	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	اسمائے موکل ظاہری	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	اسمائے موکل باطنی	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	اسم الٰہی	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	خاصیت	تاثیر	طبیعت	جن	برج	ستارہ	منزل	بخور
ا	۱	۱۱۱	آئیل	۴۲	۲۴۶	اسرافیل	۲۸۲	۷۰۶	اللہ	۶۶	۲۵۹	جلالی	مورت	گرم	فیویوش	حمل	زحل	شرطین	عود سیاہ
ب	۲	۳	بائیل	۴۴	۲۴۹	جبرائیل	۲۴۷	۵۰۳	باسط	۷۲	۲۴۴	جمالی	محبّت	رطب	ویوش	جوزا	مشتری	بطین	شکر
ج	۳	۵۳	جائیل	۴۵	۲۹۹	کلکائیل	۱۱۲	۵۱۹	جلیل	۷۳	۲۰۶	مشترک	محبّت	یابس	نویوش	سرطان	مرّیخ	ثریا	دارچینی
د	۴	۳۵	دائیل	۴۶	۲۸۱	دردائیل	۲۵۰	۵۱۷	دیان	۶۵	۲۶۳	جلالی	عداوت	بارد	طیویوش	ثور	شمس	دبران	صندل سرخ
ھ	۵	۶	ہائیل	۴۷	۲۵۲	دوریائیل	۲۶۲	۵۰۶	ھادی	۲۰	۱۶۳	جمالی	محبّت	گرم	ہیوش	حمل	زہرہ	ہقعہ	صندل سفید
و	۶	۱۳	وائیل	۴۸	۲۵۹	رفتمائیل	۷۶۲	۱۰۱۹	ولی	۴۶	۹۵	جمالی	محبّت	رطب	پویوش	جوزا	عطارد	ہنعہ	کافور
ز	۷	۸	زائیل	۴۹	۲۵۴	شرفائیل	۶۲۲	۸۸۸	زکی	۳۷	۱۲۰	مشترک	محبّت	خشک	کایوش	سرطان	قمر	ذراعہ	شہد

جدول حروفِ تہجّی، مع مؤکّلات و اسمائے الٰہی

حروف	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	اسمائے موکل ظاہری	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	اسمائے موکل باطنی	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	اسم الٰہی	اعداد مکتوبی	اعداد ملفوظی	خاصیت	تاثیر	طبیعت	جن	بُرج	منزل	ستارہ	بخور
ث	۵۰۰	۵۰۱	ثائیل	۵۴۲	۷۴۷	میکائیل	۱۱۲	۴۴۸	ثابت	۹۰۳	۱۰۱۶	جلالی	بغض	خشک	طمیوش	حوت	ذابح	مشتری	دھنیا
خ	۶۰۰	۶۰۱	خائیل	۶۴۲	۸۴۷	مہکائیل	۱۰۷	۴۴۳	خالق	۷۳۱	۹۶۴	مشترک	محبت	سرد	والایوش	جدی	بلعہ	مریخ	گلنار
ذ	۷۰۰	۷۳۱	ذائیل	۷۴۲	۹۷۷	اہرائیل	۲۴۸	۵۶۴	ذوالجلال والاکرام	۱۱۰۰	۲۰۴۱	مشترک	بغض	گرم	سکھایوش	قوس	سعود	شمس	گل نسرین
ض	۸۰۰	۸۰۵	ضائیل	۸۴۲	۱۰۵۱	عطکائیل	۱۴۱	۴۸۷	ضار	۱۰۰۱	۱۱۱۷	جلالی	بغض	گرم	نمایوش	دلو	اخبیہ	زہرہ	لونگ
ظ	۹۰۰	۹۰۱	ظائیل	۹۴۲	۱۱۴۷	تورائیل	۸۶۱	۳۳۸	ظاہر	۱۱۰۶	۱۲۱۹	جلالی	عداوت	خشک	عقوریوش	حوت	مقدم	عطارد	انبل تاس
غ	۱۰۰۰	۱۰۶۰	غائیل	۱۰۴۲	۱۳۰۶	نوخائیل	۶۷۸	۹۲۱	غفور	۱۲۸۶	۱۳۵۵	جمالی	صحت امراض	خشک	عزقوریوش	حوت	مؤخر	قمر	کافور

عامل کے فرائض

اور اس کی ذمّہ داریاں

رُوحانی عملیات کا تیسرا قدم

رھنما

حسن الہاشمی

پڑھیئے۔ عمل کیجئے

روحانی عملیات کی لائن ایک مقدس اور پاکیزہ لائن ہے۔ اس لائن سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس راہ پر چلنے کے اصول اور قواعد سے پوری طرح واقف ہوں۔ ایک عامل کے اندر کیا کیا خصوصیات ہونی چاہئیں اور اسکو کن کن اوصاف سے بہرہ ور ہونا چاہیئے وہ سب اس باب میں کھول دیئے گئے ہیں۔ یہ باب ایک آئینہ ہے عاملین کو اس آئینے میں اپنی تصویر دیکھنی چاہیئے۔ اور اگر آئینہ سچ بول رہا ہو تو اس کی سچّائی کا احترام کرتے ہوئے اپنی شخصیت کی نوک پلک درست کرنی چاہیئے۔ آئینے پر تاؤ کھانےکی ضرورت نہیں ضرورت اپنے خدوخال کو بہتر بنانے کی ہے۔ تاکہ اس راہ پر چل کر عوام و خواص کی بہتر خدمت کیجا سکے۔ جبتک عامل اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا نہیں کرے گا۔ جو بزرگوں کا ترکہ ہیں اسوقت تک وہ اس راہ میں نہ کامیاب ہو سکتا ہے نہ کسی کے کام آسکتا ہے۔ صرف اپنے مفادات پورے کر لینا کمال نہیں ہے، کمال یہ ہیکہ ہم صحیح طریقوں سے اس راہ میں لوگوں کے کام آئیں اور ارباب ضرورت کی خدمات کرتے ہوئے صداقت اور حقیقت سے سرمو انحراف نہ کریں۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہیکہ جب ہم نے اُن فرائض اور واجبات کو اہم سمجھ لیا ہو۔ جو اس راستے کے اہم ستون ہیں اور جن پر عمل کئے بغیر "عامل کامل" بننا قطعاً ناممکن ہے۔

عامل کے فرائض

(۱) اکل حلال یعنی رزق حلال کھانے کا عادی ہو۔ اور حرام چیزوں سے اسے نفرت ہو۔

(۲) صدق مقال یعنی سچ بولنا اس کا مزاج ہو۔ کذب بیانی سے اسے نفرت ہو۔

(۳) طہارتِ ظاہری سے بہرہ ور ہو۔ ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت ہو۔

(۴) طہارتِ باطنی سے بھی بہرہ ور ہو۔ اس کے خیالات پاکیزہ ہوں۔ اس کی نیت صاف ستھری ہو۔ اس کے دل میں خدمتِ خلق کا جذبہ ہو۔

(۵) اللہ کی ساری مخلوق سے محبّت کرنے کا مزاج ہو۔ کسی ایک مسلک کا بھوت اس پر سوار نہ ہو۔ بلا تفریق مذہب و ملّت لوگوں کی خدمت کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہے۔

(۶) لب و لہجہ نرم ہو۔ مخلوق کے درد کو اپنے دل میں محسوس کرنیکی صلاحیت ہو۔ مریضوں سے محبّت کرنے کا مزاج ہو۔

(۷) اللہ پر ایمانِ کامل ہو اور یہ یقین دل میں جاگزیں ہو کہ تعویذات کی حیثیت تدبیر کی ہے۔ اور فنِ عملیات کی حیثیت حُسنِ تدبیر کا درجہ رکھتی ہے لیکن حکمِ خداوندی اور اذنِ خداوندی کے بغیر کسی بھی مقدس کامیابی کا امکان نہیں ہے۔

(۸) عامل کو کامیابی کی نسبت اللہ کی طرف کرنی چاہیئے۔ اور ناکامی کی صورت میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہوگی۔ ورنہ اکابرین

کے تجربات برحق ہیں۔

(۹) خلوص وللّٰہیت سے پوری طرح بہرہ ور ہو۔

(۱۰) عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب بھی کسی عمل کی شروعات کرے تو درود پاک سے شروعات کرے البتہ منفی کاموں میں درود شریف نہ پڑھے۔

(۱۱) جن ایام اور جن ساعتوں میں عمل کرے انکی سعادت ونحوست کو پیش نظر رکھ کر عمل کے موافق پرہیز جلالی اور جمالی کرے اور ستاروں کے موافق بخورات وغیرہ کا اہتمام کرے۔ کھانے پینے کی چیزوں میں خاص طور سے اچھی بُری تاثیر ہوتی ہے۔ اس لئے کھانے پینے کے معاملات میں پوری احتیاط برتے۔ اور زبان کو لایعنی گفتگو سے محفوظ رکھے۔

(۱۲) عامل کو چاہیئے کہ مثبت نقوش لکھتے وقت بدبودار چیزوں سے بچے اور منفی نقوش لکھتے وقت اس طرح کی چیزوں کو استعمال میں رکھے۔

(۱۳) کسی بھی عمل کو قابو میں کرنے کے لئے جگہ اور وقت کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ جگہ یا وقت کی تبدیلی سے عمل کی تاثیر وقوت میں کمی پیدا ہوتی ہے

(۱۴) کسی بھی عمل کو قابو میں کرنے کے بعد اس عمل کو کسی نہ کسی مقدار میں روزانہ پڑھنا ضروری ہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔

(۱۵) عمل کے لئے کسی رہنما کی رہنمائی ضروری ہے۔ اور جس عامل کو عامل اپنا استاد یا رہنما تسلیم کرتا ہو اس کے حکم کی تعمیل کرنا ضروری ہے۔

(۱۶) بے وضو نہ کوئی عمل کریں نہ کوئی نقش لکھیں۔ بالخصوص وہ نقوش جو آیاتِ قرآنی پر مشتمل ہوں۔ ان کو لکھنے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔

(۱۷) عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنے لکھے ہوئے نقوش پر خود بھی یقین کامل رکھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ اس کے نقوش علمی اور فکری اعتبار سے ایک اچھی

تدبیر کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے استعمال کرنے سے ضرورت مندوں کو باذن اللہ اپنے مقاصد میں یقیناً کامیابی مل سکتی ہے۔

(۱۸) عامل کو چاہیئے کہ وہ جس آیت قرآنی یا جس اسم الٰہی کا نقش لکھے۔ نقش لکھنے کے بعد اُس آیت یا اُس اسم الٰہی کو کم سے کم ایک مرتبہ پڑھکر نقش پر دم کر دے یا پھر آیت اور اسم الٰہی کے مفرد عدد کے برابر پڑھ کر دم کرے۔ مثلاً اگر وہ "یا باسطُ" کا نقش لکھے تو ۹ مرتبہ یا باسطُ کو پڑھ کر نقش پر دم کرے

(۱۹) آیاتِ قرآنی اور اسم الٰہی کے اعداد درست نکالے اس میں اگر خطا ہوگی تو نقش درست نہیں بنے گا۔ اور جب نقش درست نہیں بنے گا تو تاثیر ظاہر نہیں ہوگی۔

چلّہ کشی

کوئی بھی عامل چلّہ کشی کے بغیر عملیات میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ایک چلّہ عمومی طور پر چالیس دن کا ہوتا ہے۔ اور چالیس دن لگاتار ایک عمل کرنے سے اس میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ چالیس دن کے بعد اُس عمل کے انوار و آثار عامل کی زبان وقلم پر جاری ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ دورانِ چلّہ عامل سے کسی طرح کی کوئی کوتاہی سرزد نہ ہوئی ہو۔

چلہ کشی کی شرائط درج ذیل ہیں

(۱) کسی معتبر عامل کی رہنمائی میں چلّے کی شروعات کرے۔ اپنی عقل وفہم کو امام بنانے کی غلطی نہ کرے جس عامل سے رہنمائی حاصل کرے اس کے مشورہ کو پیش نظر رکھ کر عمل کی شروعات کرے۔ صبر وضبط سے چلّہ پورا کرے۔ جلد بازی

کا مظاہرہ نہ کرے۔ نہ کسی بے صبری کا مظاہرہ کرے۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی غلطی نہ کرے۔ وقتِ موعود پر خود بخود اثرات ظاہر ہوتے ہیں اور وقتِ معینہ سے پہلے کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔ اس لئے صبر و ضبط بے حد ضروری ہے۔

(۲) عامل کے لئے رزق حلال بے حد ضروری ہے۔ کیوں کہ اگر پیٹ میں حرام روزی جاتی ہے تو پھر دعا قبول نہیں ہوتی۔ اور کسی بھی عمل میں تاثیر پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے روحانی عملیات میں کامیابی کے لئے رزق حلال اوّلین شرط ہے۔ اگر کوئی عامل دانستہ ایک لقمہ حرام کا کھاتا ہے تو ۴۰ دن تک اس کی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔ دعا تو کیا قبول ہوگی۔ عامل کو یقین رکھنا چاہیئے کہ جو اس کی تقدیر میں روزی لکھی ہے وہ اس کو مل کر رہے گی اسلئے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا بھی عامل کے لئے اچھا نہیں ہے۔ جو ہاتھ بار بار لوگوں کے سامنے پھیلتا ہے اس ہاتھ کی تاثیرات فنا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے عامل کو چاہیئے کہ وہ بار بار کے مطالبات سے خود کو محفوظ رکھے۔ اور بہت ہی حکمتِ عملی، ادائے بے نیازی اور خودداری کے ساتھ اس لائن میں اپنا سفر جاری رکھے۔ جو لوگ اللہ کے بندوں کے ساتھ لوٹ مار والا طریقہ اختیار کرتے ہیں وہ کسی بھی حالت میں "خادم" کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ "خادم" بنے نہ کہ بزنس مین۔

(۳) دورانِ چلّہ ایسی غذاؤں سے دور رہنا چاہیئے جو سستی کا باعث بنتی ہوں۔ اسی لئے ترکِ حیوانات میں گوشت وغیرہ کی پابندی عائد کی جاتی ہے۔ کیوں کہ گوشت خوری سے نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ دورانِ چلّہ بہتر تو یہ ہے کہ عامل زندگی باقی رکھنے کے لئے معمولی درجے کی خوراک لے۔ پیٹ بھر کے کھانا مناسب نہیں ہے۔

(۴) اگر دورانِ چلّہ اکثر روزے سے رہے تو افضل ہے۔

(۵) چلّہ کشی کے لئے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیئے جہاں مخلوق کا گزر نہ ہو۔ اور عامل کو یکسوئی کی جگہ بیٹھ کر عمل کرنا چاہیئے۔ آج کل چلّہ کشی کے لئے مناسب جگہ نصیب نہیں ہوتی۔ کیوں کہ آبادیاں بہت گنجان ہو گئی ہیں۔ اور شہروں میں مکانات بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان مکانوں میں یکسوئی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر عامل کسی ایسی جگہ عمل کر رہا ہے جہاں ریڈیو کی، ٹی وی کی یا کسی بھی طرح کے گانے بجانے کی یا لوگوں کی گفتگو کی آواز آرہی ہو تو وہاں عمل میں کامیابی کا ملنا ناممکن ہے۔ آج کل مساجد کے کمرے بھی شور و شغب سے سے محفوظ نہیں ہیں۔ اس لئے عمل کے لئے کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیئے۔ خواہ اس کے لئے کہیں ویرانے میں جانا پڑے جو بالکل الگ تھلگ ہو۔۔۔ اور ہر طرح کی آوازوں سے وہ محفوظ ہو۔

(۶) دورانِ چلّہ عامل کو چاہیئے کہ اپنی زبان کی حفاظت رکھے۔ جھوٹ، غیبت، الزام تراشی، کلماتِ دل شکنی وغیرہ سے اپنی زبان کو پوری طرح محفوظ رکھے۔ ورنہ عمل کی تاثیر ظاہر نہیں ہوگی۔

(۷) عمل کی شروعات سے پہلے کچھ نہ کچھ صدقہ کر دینا ضروری ہے۔ اگر ہر روز صدقہ کرتا رہے تو اور بھی اچھا ہے۔

(۸) پرہیز دورانِ عمل ضروری ہیں۔ اور بدبودار اشیاء سے جیسے کچّا لہسن، کچّی پیاز وغیرہ کے استعمال سے دور رہے۔

(۹) اگر غسل کرنے میں کوئی پریشانی نہ ہو تو روزانہ تازہ غسل کر کے عامل اپنا عمل شروع کرے۔ ورنہ وضو کے ساتھ عمل شروع کرے۔ اگر عمل سے پہلے دو نفلیں پڑھ لے تو افضل ہے۔

(۱۰) دورانِ عمل بخورات ضروری ہیں۔ اگر ستاروں کے مطابق ہوں تو بہتر ہے۔

(۱۱) دورانِ چلّہ کشی عامل کو چاہئے کہ مخلوق سے زیادہ خلط ملط نہ کرے۔ کم عمر لڑکوں اور عورتوں سے خود کو دور رکھے۔ نیز دنیا دار قسم کے لوگوں سے بالکل نہ ملے۔ ورنہ اس کے عمل پر ان چیزوں کا اثر پڑے گا اور عمل ضائع ہو جائے گا۔

(۱۲) عمل کی شروعات میں رُو بہ قبلہ بیٹھے۔ اور دو زانو جس طرح التحیات میں بیٹھتے ہیں اس طرح بیٹھے۔ اور عمل کی نیت کرے۔ اور یہ بھی نیت کرے کہ یہ عمل میں روزانہ اتنی تعداد میں اور اتنے دن میں مکمل کروں گا۔ اگر عمل باموکل ہو تو پہلے دن رو بہ قبلہ بیٹھے۔ اس کے بعد رجال الغیب کا لحاظ رکھتے ہوئے روزانہ اپنا رُخ بدلتا رہے۔

(۱۳) اگر عمل میں ایک چلّے میں کامیابی نہ ہو تو دوبارہ اس عمل کو کرے اور ہرگز ہرگز مایوس نہ ہو۔ یقین رکھے کہ اکابرین نے جو تجربات کتابوں میں لکھے ہیں وہ سو فیصد درست ہیں۔ ان میں کسی بھی طرح کی ناکامی اپنی کسی نہ کسی کمی یا کوتاہی کا نتیجہ ہے۔ ایک عمل کو ناکام ہونے کے بعد پھر دوبارہ کرے۔ دوبارہ بھی ناکامی ہو تو تیسری بار کرے۔ انشاء اللہ تیسری بار ضرور کامیابی مل جائے گی۔

(۱۴) ہر عمل کے شروع میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اسی طرح عمل کے ختم پر بھی روزانہ درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے۔ درود شریف پڑھنے سے عمل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور درودِ پاک کی برکت سے دعائیں اور اعمال بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو جاتے ہیں۔ اس لئے درود کا اہتمام

روزانہ عامل کو کرنا چاہئے۔

(۱۵) جن عملیات میں بغیر سلا ہوا کپڑا پہننے کی تاکید ہو ان میں بغیر سلا ہوا کپڑا ہی پہنے۔ یعنی احرام باندھے۔ لیکن عمل کے دوران ہی احرام باندھنا چاہئے۔ ۲۴ گھنٹے احرام میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ جن عملیات میں بغیر سلا ہوا کپڑا پہننے کی تاکید نہیں ہوتی۔ ان میں کوئی سا بھی لباس پہن لیں۔ لیکن سفید رنگ کے لباس کو ترجیح دیں۔ اور عمل کے دوران جو لباس پہنیں اس کو عمل کے بعد اُتار دیں۔ لیکن روزانہ اس لباس کو دھونے کا اہتمام کریں اگر عامل اپنا لباس اپنے ہاتھوں سے خود دھوئے تو بہتر ہے۔

(۱۶) عامل اپنے کھانے پینے کے اور کھانا پکانے کے برتن الگ رکھے۔

(۱۷) عمل ہمیشہ نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو۔ چاند عقرب میں ہو تو اگلے ماہ کا انتظار کریں۔

(۱۸) نوچندی جمعرات اُس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ تاریخ کے بعد آئے۔ پہلی جمعرات اور نوچندی جمعرات میں فرق ہوتا ہے۔ چاند کی پہلی دوسری یا تیسری تاریخ کو جو جمعرات آئے گی اس کو چاند کی پہلی جمعرات کہیں گے اور جو ۳ تاریخ کے بعد ۱۴ تاریخ سے پہلے جمعرات آئے گی اس کو نوچندی جمعرات کہیں گے۔ اسی طرح نوچندی اتوار وغیرہ کو قیاس کریں۔

(۱۹) اگر کوئی وظیفہ وقت مقررہ پر نہ پڑھا جا سکے کسی شدید مجبوری کی وجہ سے تو اس وظیفے کو۔۔۔ دن میں نمازِ فجر کے بعد سے نمازِ ظہر تک پڑھ لے تاکہ ناغہ نہ ہو۔ لیکن بہت ہی شدید مجبوری میں اس رعایت سے فائدہ اٹھائے خواہ مخواہ عمل کو قضا نہ کرے۔ ایک چلّے میں اگر ۴ مرتبہ سے زائد عمل وقتِ مقررہ پر نہ پڑھا جائے تو پھر وہ بے اثر ہو جاتا ہے۔

(۲۰) دورانِ چلّہ عامل کو چاہیئے کہ عاجزی اور انکساری کو ملحوظ رکھے۔ لڑائی جھگڑے بحث و مباحثہ اور لایعنی باتوں سے خود کو دور رکھے۔ کیوں کہ یہ باتیں عمل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ عامل اپنے عمل کو حتیّ الامکان پوشیدہ رکھے۔ اس کا پرچار نہ کرے۔

(۲۱) عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جن ذرائع یا جن شخصیات سے اس کو "رہنمائیِ عمل" میسر آئی ہو عمر بھر اُن ذرائع اور اُن شخصیات کی قدر کرے اور دل سے اُن کا احترام کرے۔

(۲۲) ذکرِ الٰہی کے ساتھ فکر اور غور و خوض سے بھی عامل کو وابستہ رہنا چاہیئے

(۲۳) عامل کو چاہیئے کہ وہ ہر حال میں اور ہر صورت میں یہ یقین رکھے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے اذن کے بغیر اس دنیا میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جو عامل یہ سمجھتا ہے یا یہ باور کراتا ہے کہ وہ چٹکی بجاتے ہوئے خود لوگوں کی تقدیر بدل دیتا ہے تو وہ عامل نہیں وہ شیطان ہے۔

(۲۴) عامل کو چاہیئے اللہ کے سب بندوں سے بلاتفریق مذہب و ملّت اور بلاتفریق مسلک و مشرب محبّت کرے اور انکی خدمت کیلئے خود کو وقف کرے۔

(۲۵) عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزانہ آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ خیرات کرتا رہے۔ اور زکوٰۃ و صدقات میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرے۔ ان کے علاوہ اچھا عامل ہر خوبی کو اختیار کرتا ہے اور ہر خرابی اور بُرائی سے اپنا دامن بچاتا ہے۔ اسی میں اس کی عافیت ہے۔ اور اسی میں اس کی عظمت۔

آخری بات یہ ہے کہ ایک اچھے عامل کی نیت آئینے کی طرح صاف ہوتی ہے۔ جن عاملین کی نیت خراب ہو یا جن کا مقصد صرف دولت سمیٹنا ہو وہ اس دنیا میں ممکن ہے کامیاب ہو جائیں لیکن آخرت میں خسارے میں رہیں گے۔

سوچ و فکر کی اپنی نظر کی، اپنے استادوں کی پوری طرح حفاظت کریں۔ اور شیطان کی چالوں سے غافل نہ رہیں۔

روحانی عملیات کا کاروبار کرنے والوں کی اکثریت آج خدا ترسی اور دین داری سے محروم ہے۔ اس لئے یہ لائن جو بہت ہی پاکیزہ اور مقدس لائن تھی۔ اب پوری طرح بدنام ہو گئی ہے۔

اس کتاب کو لکھتے وقت میں اس بات کی دعا کرتا ہوں کہ ربّ العٰلمین ہمارے تمام قارئین کو احتسابِ آخرت کی فکر رہے۔ اور خدمتِ خلق کے دوران ان کو محتاط رہنے کی توفیق عطا کرے اور انہیں ایسا عامل بنائے کہ دیکھنے والے اُن پر رشک کریں۔ آمین بجاہِ سیّد المرسلین

عامل بننے کے لئے مزید باتیں

روحانی عملیات کے میدان میں قدم رکھنے والے حضرات کو جن بنیادی معلومات کی ضرورت ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

● علمِ ابجد سے اتنی واقفیت ہو کہ اسماءِ الٰہی، آیاتِ قرآنی، اسماءِ محمّدی اور انسانوں کے ناموں کے اعداد بحسن وخوبی نکال سکتا ہو۔ ● مجموعی اعداد، مرکب اعداد اور مفرد عدد نکالنے کی مہارت ہو۔ ● حروفِ قمری اور حروفِ شمسی ازبر ہوں۔ اور انکے اعداد بھی ازبر ہوں ● ابجد قمری میں غ کے اعداد ایک ہزار ہوتے ہیں۔ اور ابجد شمسی میں یٓ کے اعداد ایک ہزار ہوتے ہیں۔ ● اس کے علاوہ کل ابجدیں ۲۸ ہیں۔ اُن سب ابجدوں سے ایک عامل کو واقف ہونا چاہیئے۔ اور انکے اعداد سے بھی عامل کو واقفیت حاصل ہونی چاہیئے۔ ● ماہرینِ جفر نے مؤکل بنانے کے متعدّد طریقے تحریر کیے ہیں عامل کو مؤکل بنانے کے طریقوں سے بحسن وخوبی واقفیت ہونی چاہیئے۔ ● عزیمتیں بھی اکابرین سے منقول ہیں لیکن عامل کے اندر اتنی صلاحیت ہونی چاہیئے کہ وہ حسبِ ضرورت عزیمت خود تیار کر سکے۔ ● اسی طرح اعوان، خلیفہ، جن وغیرہ بنانے کی ترکیب بزرگوں سے منقول ہے۔ عامل کے اندر یہ صلاحیت ہونی چاہیئے کہ وہ اسماءِ الٰہی کے مختلف آیاتِ قرآنی کے اور مختلف کلمات کے مؤکل، اعوان، خلیفہ اور جن اخذ کر لے۔ اور پھر حسبِ قاعدہ اُن سے روحانی امداد حاصل کرے۔ ● عامل کو صدقات، زکوٰۃ، بخورات وغیرہ سے مکمّل واقفیت ہونی چاہیئے۔ ● عامل کو عناصرِ اربعہ، حواسِ خمسہ، اور علم رجال الغیب سے بھی واقفیت ہونی ضروری ہے۔ ● عامل کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اعدادِ طبعی مدادِ کسر، اور اعدادِ طرح کیا ہوتے ہیں۔ اور انکی کہاں کہاں ضرورت پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں عامل کیلئے ضروری ہے کہ وہ علمِ نجوم، علمِ اعداد اور علمِ ساعات سے باخبر ہو۔

- اعداد کی دوستی دشمنی حروف کے عناصر اور ساعت۔ کے سعد ونحس کے بارے میں ضروری معلومات حاصل ہوں۔
- مؤکلات اخذ کرنے کی مہارت ہو۔
- شرائط اعمال اور اوقاتِ عمل متعین کرنے کے طریقوں سے واقف ہو۔
- آیاتِ قرآنی کے ذریعہ مطلوبہ مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے ذرائع اور تدابیر کی معلومات رکھتا ہو۔
- عقائد پختہ ہوں۔
- اللہ کی وحدانیت پر کامل یقین ہو۔
- سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت کے احساس سے قلب ونظر پوری طرح سرشار ہوں۔ اور درودِ پاک کی ضرورت و اہمیت کا پوری طرح اندازہ رکھتا ہو۔
- ظاہری اور باطنی طہارت کا حامل ہو۔
- عامل کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کا حافظ ہو ورنہ مندرجہ ذیل سورتوں کا حفظ کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

سورۂ فاتحہ، سورۂ قریش، سورۂ نصر، سورۂ الم نشرح، سورۂ طارق، چاروں قل، سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک، آیت الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری آیات آمَنَ الرَّسُولُ سے تا ختم سورت۔
سورۂ یٰسین، سورۂ مزمّل، سورۂ فتح، سورۂ ملک، سورۂ رحمٰن وغیرہ۔
علاوہ ازیں عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ آیاتِ حرس، قرآن حکیم کی وہ ۳۳ آیات جنہیں "منزل" میں جمع کر دیا گیا ہے۔ ان کو بھی ازبر کر لے۔ کیوں کہ ان کی بھی بار بار ضرورت پڑتی ہے اور ان کے علاوہ تمام

آیات جو عمومی طور پر روحانی عملیات کے لئے لازمی ہیں۔ ان کو بھی صحیح تلفّظ کے ساتھ یاد کرلے۔ ان سب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام عامل کو ازبر یاد ہوں۔ اور ان کے اعداد اور معانی بھی عامل پر مستحضر ہوں۔

● عامل کے لئے ضروری ہے کہ اس کو نقش بھرنے کے تمام طریقوں سے واقفیت ہو۔ اور عامل دورانِ عمل نشست و برخاست کے اصولوں سے بھی پوری طرح واقف ہو۔

● عامل کو مختلف قسم کے درود بھی یاد ہونے چاہئیں۔ کیوں کہ بعض امور میں بعض درود بہت زیادہ مفید اور مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

● ہر عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ انسانی ناموں کے معانی سے واقفیت رکھتا ہو۔ اور ان کے اعداد نکالنے کی بھرپور صلاحیت اس کے اندر موجود ہو۔

● ہر عامل کو چاہیئے کہ وہ سورۂ یٰسین کے ابتدائی چلّوں سے گزر چکا ہو۔ جو اس کو رجعت اور انقلابِ عمل سے محفوظ رکھتے ہیں۔

● عامل کو چاہیئے کہ حصار باندھنے اور اسکے طریقوں سے واقف ہو۔ اور حصارِ قطبی کی اس نے زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔

اس کے علاوہ عامل کو حزب البحر کی زکوٰۃ بھی ادا کرنی چاہیئے۔ نیز چہل کاف، پنجاہِ قاف اور آیتِ قطب، آیاتِ حرس وغیرہ کی اس کو مکمل جانکاری ہو۔ اور وہ ان چیزوں کی زکوٰۃ بھی ادا کر چکا ہو۔

● اصحابِ کہف کے نام بھی روحانی عملیات میں بہت اہمیّت رکھتے ہیں۔ عامل کو چاہیئے کہ انہیں ازبر کرلے اور ان سے بھی استفادہ کرے

عامل کیلئے مزید واجبات

☆ عامل کے لئے یہ بات بھی لازم ہے کہ چلّہ کشی کے دوران وہ اپنے بستر پر کسی اور کو نہ سونے دے۔ اور نہ ہی وہ کسی اور کے بستر پر سوئے۔ اپنے استعمال کے برتن وغیرہ کو بھی کسی دوسرے کا ہاتھ نہ لگنے دے۔ اور نہ ہی دوسروں کے برتنوں کو استعمال کرے۔ کیوں کہ ہر انسان کی اپنی ذاتی ضروریات ہوتی ہیں۔ اور جب بھی کوئی انسان کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو صرف اس کے چھو لینے سے بھی اس کی شخصیت کی خوبو اسکی چھوئی ہوئی چیز میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے ماہرین نے اس بات کی سخت تاکید کی ہے کہ دورانِ عمل عامل نہ کسی کا استعمال شدہ سامان خود استعمال کرے۔ اور نہ ہی اپنا سامان کسی دوسرے کو استعمال کرنے دے۔

☆ چلّے کے دوران ہر عامل کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی طہارتوں کا خیال رکھے۔ جھوٹ، غیبت، بدنظری وغیرہ سے خود کو محفوظ رکھے۔ تاکہ باطنی طہارت سے مالا مال رہے۔ اور ظاہری طہارت کا بھی ہر لمحہ اہتمام کرے۔ مثلاً ہر وقت باوضو رہے اور بلاناغہ غسل کرے۔ اگر ممکن ہو تو چلّے کے دوران روزے سے رہے۔ ورنہ تیسرے دن روزہ رکھے۔ یہ بھی اگر کمزوری کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھے۔ اور عمل کے پہلے اور آخری دن غسل کرے۔

☆ دورانِ عمل اگر روزانہ احرامی لباس پہنے تو اس سے عمل کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لباس جو بھی ہو خوشبو سے معطر ہو۔ کوشش کرے کہ

دورانِ عمل سفید لباس پہنے۔ سفید لباس ہر قسم کے عمل کے لئے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ پھر اپنی تقدیر کے ستارے کا جو رنگ ہو اس کی مناسبت سے لباس زیب تن کرے۔

☆ عملیات کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے یہ بات ذہن کی گہرائی میں اتار لینی چاہیئے کہ جس طرح ڈاکٹر اور طبیب بننے کے لئے ایک خاص مدت تک تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے بالکل اسی طرح عاملِ کامل بننے کے لئے محنت و مشقت اور علم و عمل کی کئی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور کبھی کبھی فائدے کے بجائے زبردست نقصان ہو جاتا ہے۔ آج گلی در گلی جو لوگ دھونی رچائے بیٹھے ہیں۔ یہ عامل نہیں ہیں بلکہ یہ محض پیشہ کرنے والے اور ایک مقدس فن کو بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایک دو کتابیں پڑھ کر اپنی دُکان سجالی ہے۔ ایسے لوگ خدا کی سیدھی سادی مخلوق کو اُلّو بنانے میں مصروف ہیں۔

☆ اگر آپ فی الحقیقت عامل بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ محنت اور ریاضت کے لئے تیار رہیں۔ کیوں کہ اس کے بغیر عملیات کا میدان فتح نہیں ہوتا۔ جو ریاضت اور تقوے سے جان چراتا ہو اس کو اس لائن میں نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ اس لائن کا حق ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو محنت اور عبادت کے عادی ہوں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ:

(۱) عملیات اور نقوش کو کتابوں سے جوں کا توں نقل کر دینا کار آمد نہیں ہو سکتا جب تک باقاعدہ ہر عمل اور ہر نقش کی زکوٰۃ ادا نہ کر دی گئی ہو۔ اگر زکوٰۃ کے بغیر کسی نقش یا عمل میں تاثیر پیدا ہو گئی تو یہ اتفاقی بات ہے۔ اور کسی اتفاقی کامیابی کو اپنا کمال سمجھ لینا نادانی کی بات ہے۔

(۲) کوئی بھی وظیفہ پڑھنے یا عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کی شروعات کرنے سے پہلے ان تمام شرائط و قیود کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جو ہر عامل کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً طہارت کا اہتمام، عبادت کا التزام، خدمت خلق کی پابندی، سچ بولنے کی عادت، حلال روزی حاصل کرنے کی فکر، نیت کی صفائی اور خدا کی کل مخلوق سے محبّت کرنے کا جذبہ وغیرہ۔ ان اوصاف کے بغیر عامل بننا ممکن نہیں ہے۔

(۳) کسی بھی عامل کو کوئی عمل کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں کرنا چاہیئے ورنہ روحانی طور پر فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ معالج صرف زندگی بچانے کا کام کرتا ہے کسی کی زندگی چھیننے کی کوشش جب کہ یہ ممکن بھی نہیں معالج کا کام نہیں۔ منفی عمل کرنے والے عاملین کی دین و دنیا برباد ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان کا کیا ہوا ان کی اولاد کے سامنے آتا ہے۔

(۴) عملیات شروع کرنے سے پہلے ان تمام تفصیلات سے باخبر ہونا چاہیئے جن کی جانکاری ہر عامل کے لئے ضروری ہے۔ مثلاً ستاروں کی تفصیلات ساعتوں کی جانکاری اور علم نجوم کی اس حد تک معلومات جس حد تک علمِ نجوم کا حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔ اور اگر ساعتوں کے سعید اور غیر سعید ہونے کی معلومات وغیرہ حاصل نہیں ہوگی۔ تو عامل کو جگہ جگہ دشواریاں پیش آئیں گی ــــ اور پھر وہ اِدھر اُدھر بھٹکنے پر مجبور ہوگا۔

(۵) افضل تو یہ ہے کہ عامل بننے کا شوق رکھنے والے حضرات حافظِ قرآن ہوں لیکن اگر حافظِ قرآن نہ ہوں تو انہیں سورۃ یٰسین، سورۃ مزمل، سورۃ صافات سورۃ جن اور سورۃ فتح ضرور یاد ہونی چاہیئے۔ اور قرآن حکیم دیکھ کر صحیح تلفظ کے مسلسل پڑھنے کی مشق ہونی چاہیئے۔

(۶) اس میدان میں قدم رکھنے والے کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا

ستارہ کونسا ہے اور اس کا مزاج کیا ہے۔؟ طلبار کی آسانی کے لئے ہم یہاں اپنا ستارہ معلوم کرنے کا آسان طریقہ پیش کر رہے ہیں۔

- جو شخص انگریزی ماہ کی یکم، ۱۰، ۱۹ یا ۲۸ کو پیدا ہو گا۔ اس کا ستارہ شمس ہو گا۔
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ کو پیدا ہو گا اس کا ستارہ قمر ہو گا
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۳، ۱۲، ۲۱ یا ۳۰ کو پیدا ہو گا ـــــ اس کا ستارہ مشتری ہو گا۔
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۰ کو پیدا ہو گا اس کا ستارہ شمس ہو گا۔
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۵، ۱۴، یا ۲۳ کو پیدا ہو گا اس کا ستارہ عطارد ہو گا۔
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۶، ۱۵، یا ۲۴ کو پیدا ہو گا۔ اس کا ستارہ زہرہ ہو گا۔
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶ یا ۲۵ کو پیدا ہو گا اسکا ستارہ قمر ہو گا۔
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۸، ۱۷، یا ۲۶ کو پیدا ہو گا اسکا ستارہ زحل ہو گا۔
- جو شخص انگریزی ماہ کی ۹، ۱۸، یا ۲۷ کو پیدا ہو گا۔ اسکا ستارہ مریخ ہو گا۔
- اگر بالاتفاق کسی کو معلوم نہ ہو کہ وہ کس دن پیدا ہوا ہے تو پھر وہ کیا کرے۔؟ پھر اسے چاہیئے کہ اپنے نام اور اپنی ماں کے نام کے اعداد کو جمع کر کے ۷ سے تقسیم کرے۔ اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو عامل کا ستارہ قمر ہے۔
- اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے تو عامل کا ستارہ عطارد ہے۔
- اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہے تو عامل کا ستارہ زہرہ ہے۔
- اگر تقسیم کے بعد ۴ باقی رہے تو عامل کا ستارہ شمس ہے۔

- اگر تقسیم کے بعد ۵ باقی رہے تو عامل کا ستارہ مریخ ہے۔
- اگر تقسیم کے بعد ۶ باقی رہے تو عامل کا ستارہ مشتری ہے۔
- اگر تقسیم کے بعد صفر باقی رہے تو عامل کا ستارہ زحل ہے۔
- اس طریقے سے عامل اپنا مزاج بھی معلوم کر سکتا ہے۔ مزاج معلوم کرنے کے لئے اپنے نام اور ماں کے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو مزاج آتشی ہے۔ اگر ۲ باقی رہے تو مزاج بادی۔ اگر ۳ باقی رہے تو مزاج آبی ہے۔ اور اگر صفر باقی رہے تو مزاج خاکی ہے! اسطرح ہر شخص بہت ہی سہولت کے ساتھ اپنا ستارہ اور اپنے مزاج کا عنصر معلوم کر سکتا ہے اور ان دونوں باتوں کا معلوم کر لینا ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو میدانِ عملیات میں باقاعدہ قدم رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

- جن حضرات کا برج حمل ہو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۲، ۶، ۱۱، ۲۰، ۱۲ اور ۲۹ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔
- جن حضرات کا بُرج جوزا ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸، اور ۳۰ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔
- جن حضرات کا بُرج اسد ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱، ۲۵ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔
- جن حضرات کا بُرج میزان ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۸ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔
- جن حضرات کا برج قوس ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۳، ۴، ۹، ۲۵، تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ جن حضرات کا بُرج دلو ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۲، ۱۲، ۱۷، ۲۳، ۲۵، تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ جن حضرات کا برج ثور ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۴، ۹، ۲۴، ۲۵، ۲۸، تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ جن حضرات کا بُرج سرطان ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۲، ۸، ۱۳، ۱۸، ۲۵، ۲۸ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ جن حضرات کا برج سنبلہ ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۶، ۱۲، ۱۷، ۲۵۔ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ جن حضرات کا برج عقرب ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۴، ۹، ۱۳، ۱۵، ۲۱، ۲۸، تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ جن حضرات کا برج جدی ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۱۷، ۲۲، ۲۴، ۲۵ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ جن حضرات کا بُرج حوت ہو تو ان کے لئے ہر قمری ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۲۹۔ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

✪ ان تاریخوں میں کسی عمل، وظیفے یا چلّے کی شروعات نہ کریں۔ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچے گا یا بے اثر رہے گا۔ یوں ہر ناممکن چیز پر بھی اللہ قادر ہے۔ لیکن اسباب وعلل کی اس دنیا میں جس طرح زہر اور بندوق کی گولی سے محتاط رہنے کی کوشش کیجاتی ہے اور جان بوجھکر جسطرح کوئی کنوئیں میں چھلانگ لگانے یا مینار سے چھلانگ لگانے میں جان کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی عملیات کے میدان میں راہ طے کرتے ہوئے مذکورہ بالا تاریخوں میں عمل کی ابتدا کرنے سے خود کو محفوظ رکھنا بدعقیدگی نہیں احتیاط اور

دور اندیشی ہے۔ یہ سمجھنا کہ تمام دن اور تاریخیں مبارک ہیں اور غیر مبارک کوئی دن اور کوئی تاریخ نہیں ہے، تقویٰ نہیں بلکہ بے وقوفی ہے۔ بیشک جو ذات خالقِ خیر ہے وہی ذات خالقِ شر بھی ہے جس نے مبارک چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے غیر مبارک چیزیں بھی پیدا کی ہیں۔ اندھیرے اُجالے غم، خوشی اور ہر اچھی اور بُری چیز کا خالق ایک اللہ ہی ہے اور یہی توحید کی معراج ہے کہ ہم ہر چیز کا خالق صرف ذاتِ واحد کو مانیں۔

اس پوری دنیا کا نظام اچھی بُری ساعتوں اور ستاروں پر منحصر ہے۔ بہت سی گھڑیاں مبارک ہیں۔ یہی مقبولیت کی گھڑیاں ہیں۔ اور بہت سی گھڑیاں غیر مبارک ہیں۔ یہ عدمِ مقبولیت کی گھڑیاں ہیں۔ حد یہ ہے کہ بعض گھڑیاں ایسی بھی ہیں کہ ان میں خدا کو سجدہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ جب کہ دن رات میں بعض گھڑیاں ایسی بھی ہیں، بالخصوص آخرِ شب کی ساعتیں کہ ان میں ہاتھ اُٹھاتے ہی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ جب یہ تمام باتیں عقیدۃً درست ہیں تو پھر غیر مبارک ساعتوں سے عملیات کی شروعات میں احتیاط برتنا حرام قرار نہیں پا سکتا۔

بے شمار لوگ ازراہِ نادانی یا ازراہِ ناواقفیت عملیات کے دوران اچھی بُری ساعتوں کا لحاظ نہیں کر پاتے اور ناکام ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر رُوحانی عملیات سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ ہم ان ساعتوں کی وضاحت اس لئے کر رہے ہیں تاکہ اس راہ پر چلنے والے طلباء کی محنت رائیگاں نہ جائے۔ یوں اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق اور مختارِ کل ہے۔ اور وہ اپنے بنائے ہوئے قوانین کا بھی پابند نہیں ہے۔ وہ چاہے تو مبارک اور سعید ساعتوں میں بھی بجلیاں کوند سکتی ہیں اور وہ چاہے تو نامبارک اور منحوس گھڑیوں میں بھی رحمتیں

برس سکتی ہیں۔ اس راہ میں قدم رکھنے سے پہلے اندازہ کرلیں کہ آپ کا بُرج کونسا ہے۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج حمل کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۱؍مارچ سے ۲۰؍اپریل کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج ثور کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۱؍اپریل سے ۲۱؍مئی کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج جوزا کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۲؍مئی سے ۲۱؍جون کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج سرطان کے زیر اثر مانے جائیں گے جنکی پیدائش ۲۲؍جون سے ۲۳؍جولائی کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج اسد کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۴؍جولائی سے ۲۳؍اگست کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج سنبلہ کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۴؍اگست سے ۲۳؍ستمبر کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج میزان کے زیر اثر مانے جائیں گے جنکی پیدائش ۲۴؍ستمبر سے ۲۳؍اکتوبر کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج عقرب کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۴؍اکتوبر سے ۲۲؍نومبر کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج قوس کے زیر اثر مانے جائیں گے جنکی پیدائش ۲۳؍نومبر سے ۲۲؍دسمبر کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج جدی کے زیر اثر مانے جائیں گے جنکی پیدائش

۲۳؍دسمبر سے ۲۰؍جنوری کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج دلو کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۱؍جنوری سے ۱۹؍فروری کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ وہ تمام حضرات بُرج حوت کے زیر اثر مانے جائیں گے جن کی پیدائش ۲۰؍فروری سے ۲۰؍مارچ کے درمیان ہوئی ہو۔

✪ عامل عمل کے دوران رُو بہ قبلہ بیٹھے اور اس طرح بیٹھے جس طرح نماز قعدۂ اولیٰ اور ثانیہ میں بیٹھتا ہے۔

✪ عمل کے دوران افضل ہے کہ پہلو بھی نہ بدلے۔ پورا عمل ایک ہی پہلو پر پڑھے۔ یعنی شروع سے آخیر تک ایک ہی انداز سے بغیر کسی حرکت کے بیٹھا رہے۔ لیکن اگر عمل لمبا ہے تو پہلو بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ یہ ملحوظ رہے کہ نشست کی ابتدا اور انتہا قعدۂ اولیٰ اور ثانیہ کی طرح ہو۔ درمیان میں کسی اور طرح بھی بیٹھا جا سکتا ہے۔

✪ لمبے عمل سے مراد ہر وہ عمل ہوگا جس میں نصف گھنٹے سے زائد وقت لگے۔

✪ عمل شروع کرتے وقت یہ نیت کرنا کہ فلاں مقصد کے لئے عمل کر رہا ہوں اور آج اتنی بار پڑھوں گا، بے حد ضروری ہے۔ بغیر نیت کے عمل مؤثر نہیں ہوتا۔

✪ بہتر یہ ہے کہ ہر روز عمل سے پہلے دو رکعت نفل بہ نیت "صلوٰۃ الحاجہ" پڑھے۔ اور جو عمل کر رہا ہے اس کی کامیابی کے لئے دعا کرے پھر اپنا عمل شروع کرے۔ اس طرح انشاء اللہ عمل کی کامیابی کے امکانات روشن ہو جائینگے۔

✪ بعض اوقات کسی عمل کی تاثیر ایک چلّے میں ظاہر نہیں ہوتی۔ اگر ایسا

ہوتو مایوس نہ ہو۔ عمل جاری رکھے۔ اور دوسرا چلّہ کرے۔ عاملین نے فرمایا ہے کہ دوسرا چلّہ کم سے کم دس دن کے بعد یا پھر ایک ماہ بعد شروع کرے ناکامی کے بعد فوراً ہی دوسرا چلّہ شروع نہ کرے۔

✪ مایوسی کفر ہے۔ مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا عملیات کا قلعہ سَر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام حالات میں خواہ بظاہر کتنے ہی مایوس کن حالات ہوں آس کا دامن نہ چھوڑے۔ اللہ پر بھروسہ رکھے۔ اور چیونٹی سے عبرت حاصل کرتے ہوئے اپنی دھن میں لگا رہے اور یقین رکھے کہ ایک دن وہ بفضلِ رب کامیاب ہوگا۔ اگر پہلے چلّے میں کامیابی نہیں ہوئی تو دوسرے تیسرے چلّے میں ضرور کامیابی ہوگی۔

✪ ہر عمل سے پہلے طاق تعداد میں درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

✪ ہر عمل سے متعلق الگ الگ درود شریف ہیں۔ اگر وہ یاد نہ ہوں تو درودِ ابراہیمی پر اکتفا کرے۔

✪ اپنے کھانے پینے کے برتن خود دھوئے اور انہیں کسی کو بالخصوص کسی عورت کو ہاتھ نہ لگانے دے۔

✪ اگر کسی خادم کا تعاون ضروری ہو تو خادم نمازی اور پرہیزگار ہو۔

✪ عمل کے لئے جگہ ایک ہی رہے اور وقت بھی ایک ہی رہے دونوں چیزوں میں تبدیلی نہ ہو تو افضل ہے۔

✪ عمل نوچندی جمعرات کو شروع کریں تو بہتر ہے اور نوچندی جمعرات ایسی جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ تاریخ یا اس کے بعد آئے۔ اگر پہلی یا دوسری تاریخ کو جمعرات پڑ جائے تو اس کو نوچندی جمعرات نہیں مانیں گے۔

✪ وظیفہ اور عمل بلا ناغہ پڑھنا چاہیئے۔ تاہم اگر کسی مجبوری یا عذرِ شرعی

کی بنا پر نہ کہ سستی اور کاہلی کی وجہ سے وظیفہ اور عمل ترک کردیا گیا تو اگلے دن ظہر کے بعد پڑھ لے۔ لیکن ترک کرنے کو عادت نہ بنائے۔ یعنی اکثر ترک نہ کرے۔ ورنہ عمل اور وظیفے کی تاثیر ختم ہوجائے گی۔

✪ ہر عمل اور نقش کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

✪ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس عمل کو تین، سات یا گیارہ مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔

✪ عمل کی اجازت صاحبِ عمل سے لینا ضروری ہے۔ ورنہ اس کے کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

✪ جس زمانہ میں عمل پڑھے پیاز وغیرہ سے اجتناب کرے۔ دورانِ عمل اگر منہ سے بدبو آئے گی تو موکلین کو تکلیف پہنچے گی اور وہ امداد کرنے کے بجائے بددعا کریں گے۔ اس لئے بدبو سے بچے اور خوشبو کا خاص اہتمام کرے۔

عامل اس بات کو اپنے پلّے باندھ لے کہ روحانی عملیات میں زکوٰۃ اور اجازت بہت اہم چیزیں ہیں۔ اور ان کے بغیر عمل کے اندر کامیابی نہیں ملتی۔ عمل کی اجازت صرف اس عامل سے لینی چاہیئے جس نے اس عمل کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔ زکوٰۃ کی مختلف قسمیں ہیں۔ اسکا مفصل بیان تو زکوٰۃ کے باب میں آپ پڑھیں گے۔ یہاں صرف یہ بات نوٹ کر لیں کہ زکوٰۃ کی چار قسمیں بہت اہم ہیں۔ زکوٰۃ صغیر، زکوٰۃ کبیر، زکوٰۃ اکبر، زکوٰۃِ اکبر کبائر۔ جس عامل نے زکوٰۃ صغیر ادا کر رکھی ہے وہ خود عمل کر سکتا ہے لیکن کسی کو عمل کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر وہ کسی کو عمل کی دے گا تو اس کی زکوٰۃ باطل ہو جائے گی۔ جس عامل نے عمل کی زکوٰۃ کبیر ادا کر رکھی ہے وہ بھی کسی عمل کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر وہ کسی کو عمل کی اجازت دے گا تو اگرچیکہ اس کی اجازت کارگر نہیں ہو گی تاہم اسکی اپنی زکوٰۃ باطل نہیں ہو گی۔ جس عامل نے کسی عمل کی زکوٰۃ اکبر ادا کر رکھی ہو گی وہ کسی دوسرے کو بھی عمل کی اجازت دے سکتا ہے لیکن وہ دوسرا شخص بھی زکوٰۃ کے بعد ہی عمل کرنے کا حقدار ہو گا۔ جس عامل نے کسی عمل کی زکوٰۃِ اکبر کبائر ادا کر رکھی ہو وہ کسی دوسرے شخص کو بغیر زکوٰۃ کے بھی عمل کی اجازت دے سکتا ہے۔ اس کی اپنی زکوٰۃ بھی باقی رہے گی۔ اور ایسے شخص کی محض اجازت سے دوسرا شخص عمل میں کامیاب ہو جائیگا۔ اسکو زکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہے اسی اجازت کو "عطا" کہتے ہیں۔ لیکن عمل عطا کرنیکا مجاز ہر عامل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ خواہ مخواہ بھی دوسروں کو عمل کی اجازت دے دیتے ہیں۔ اور اصول وکلّیات سے واقف نہیں ہوتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا اپنا عمل بھی حبط ہو جاتا ہے۔

فنِّ نقش نویسی

اس موضوع پر الگ سے ایک کتاب زیرِ ترتیب ہے۔ جس میں تمام نقوش کے طریقوں اور ان کی زکوٰۃ پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ لیکن چوں کہ نقش رُوحانی عملیات کی لائن میں ایک ضروری چیز ہے اور اس کی بنیادی معلومات کے بغیر خدمتِ خلق کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی لئے تحفۃ العاملین میں "مثلّث اور مربّع کے بنیادی قواعد اور ان کے مختلف طریقوں پر روشنی ڈال دی گئی ہے۔ اس باب سے غور وخوض کے ساتھ استفادہ کرنا ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے۔

ضروری اصطلاحیں

نقش بھرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور جاننا ضروری ہے۔

(۱) اعدادِ طبعی (۲) اعدادِ طرحی (۳) عددِ تقسیم (۴) اعدادِ کسر (۵) خانۂ کسر۔

(۱) نقش کے جتنے خانے ہوں اُن میں ایک بڑھا دیں۔ پھر نصف اعداد لیکر ضلع کے خانوں سے ضرب دیں۔ اعدادِ طبعی حاصل ہوں۔ مثال کے طور پر مربّع کے نقش میں ۱۶ خانے ہوتے ہیں۔ ایک کا اضافہ کیا تو تعداد ۱۷ ہوگئی۔ ۱۷ کا نصف کیا تو ساڑھے ۸ بچے۔ مربّع کے ایک ضلع میں ۴ خانے ہوتے ہیں ساڑھے ۸ کو ۴ سے ضرب دیا تو ۳۴ اعداد بر آمد ہوئے ______ بس یہی نقش مربّع کے اعدادِ طبعی ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نقشِ مربّع میں کل ۱۶ خانے ہوتے ہیں اور ضلع کل ۴ ہوتے ہیں اور ایک ضلع کے خانوں کی تعداد ۴ ہے۔

(۲) اعدادِ طرح۔ نقش کے تمام خانوں کو شمار کریں جو تعداد ہو اس میں سے ایک کم کر دیں۔ ایک کم کرنے کے بعد جو باقی رہے اس کو نصف کر دیں نصف کرنے کے بعد جو باقی رہے اس کو ایک ضلع کے کل خانوں سے ضرب دے دیں۔ اعدادِ طرحی حاصل ہوں گے۔

مثال کے طور پر نقشِ مثلّث کے کل ۹ خانے ہیں۔ ایک کم کیا تو ۸ باقی رہے۔ ۸ کا نصف کیا تو ۴ باقی رہے۔ ۴ کو ایک ضلع کے خانوں سے ضرب دیا۔ ایک ضلع کے ۳ خانے ہوتے ہیں۔ ۴ × ۳ = ۱۲۔ ثابت یہ ہوا کہ مثلّث کے اعدادِ طرحی ۱۲ ہیں۔

(۳) عددِ تقسیم۔ نقش کے ایک ضلع میں جس قدر خانے ہوں ___ بس وہی

عددِ تقسیم ہے۔ مثلاً نقشِ مثلّث کے ایک ضلع میں ۳ خانے ہوتے ہیں۔ تو نقشِ مثلّث کا عدد تقسیم ۳۔ اور نقشِ مربّع کے ایک ضلع میں ۴ خانے ہوتے ہیں تو نقشِ مربّع کا عددِ تقسیم ۴۔ اور نقشِ مخمس کے ایک ضلع میں پانچ خانے ہوتے ہیں تو نقشِ مخمس کا عددِ تقسیم ۵ ہوا۔

(۴) اعدادِ کسر، نقشِ مثلّث ہو مربع ہو یا مخمس و مسدس۔ جب کسی آیت کے اعداد نکالیں گے تو سب سے پہلے مجموعۂ اعداد میں اعدادِ طرح گھٹائیں گے پھر باقی کو عددِ تقسیم سے تقسیم کریں گے۔ برابر تقسیم نہ ہونے کی صورت میں جو بچے گا وہ عدد کسر کہلائے گا۔

(۵) خانۂ کسر۔ جس خانے میں کسر ڈالیں گے۔ اس کو خانۂ کسر کہتے ہیں۔

خانۂ کسر معلوم کرنے کا آسان طریقہ۔

سب سے پہلے یہ دیکھو کہ نقش کے ایک ضلع میں کتنے خانے ہیں۔ مثلاً مثلّث کے ایک ضلع میں ۳ خانے ہیں۔ اور مربّع کے ایک ضلع میں ۴۔ اب جو کسر بچے اسے ایک ضلع کے خانوں سے ضرب دیں۔ مثلاً تقسیم کے بعد مثلّث کی کسر ۲ آرہی ہو اور اب یہ معلوم کرنا ہے کہ عددِ کسر کو کس خانے میں ڈالیں تو ۳ سے ۲ کو ضرب دیا۔ اور ۳ سے اس لئے ضرب دیا کہ مثلث کے ایک ضلع کے خانے ۳ ہوتے ہیں۔ ضرب دینے کی صورت میں ۶ برآمد ہوا۔ اب دیکھیں کہ نقش کے کل کتنے خانے ہیں۔ ان میں ایک کا اضافہ کر دیں۔ نقش مثلّث کے ۹ خانے ہیں۔ ایک کا اضافہ ہوا تو دسؔ ہوئے۔ اب دسؔ میں سے ضرب شدہ عدد ۶ گھٹادیں باقی رہے ۴۔ معلوم یہ ہوا کہ نقش مثلث میں ۲ کسر کے لئے چوتھا خانہ ہے۔ اس طرح دیگر نقوش کے عددِ کسر اور خانۂ کسر کو قیاس کریں۔ یاد رکھیں کہ نقشِ طبعی سے مراد وہ نقش ہوتا ہے جو چال بتاتا ہے۔

مثلث کا نقشِ طبعی یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

مربّع کا نقشِ طبعی یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش وضعی، کسی اسم یا آیت کے اعداد نکال کر نقشِ طبعی کی زمین پر اس کو مخصوص چال کے ساتھ پُر کرنا، نقشِ وضعی کہلاتا ہے۔

مراتبِ نقش کے ۶ حصّے ہوتے ہیں

مفتاح ــــ نقش کے پہلے خانے کو کہتے ہیں۔

مغلاق ــــ نقش کے آخری خانے کو کہتے ہیں۔

عدل ــــ پہلے اور آخری خانے کے مجموعے کو عدل کہتے ہیں۔

ضلع ــــ نقش کے ایک سمت کے خانوں کو کہتے ہیں۔

مسامت۔ــــ کل خانوں کے اعداد کو جمع کیا جائے تو اس کی میزان کو مسامت کہتے ہیں۔

معلوماتِ نقوش

نقوش طبیعت کے اعتبار سے چار طرح کے ہوتے ہیں۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی۔

آتشی نقوش

برائے زکوٰۃ آگ میں جلائے جاتے ہیں

برائے استعمال گلے میں ڈالے جاتے ہیں۔ بازو پر باندھے جاتے ہیں۔ آگ میں ڈالے جاتے۔ یا آگ کے نیچے دفن کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کہ اُن کو مسلسل حرارت پہنچتی رہے۔

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی مٹی کی ہانڈی میں تعویذ رکھ کر اُس تعویذ کے اوپر مٹی کا کوئی ٹھیکرا یا چھوٹی پلیٹ رکھ دیں۔ اور تھوڑی سی راکھ ڈال کر کوئلے جلا دیں۔ اس طرح نقش جلے گا تو نہیں البتہ اس کو حرارت پہنچتی رہے گی۔ کیوں کہ اب جب سے گھروں میں گیس کے چولہوں کا رُواج ہوا ہے تب سے لکڑی سے جلائے جانے والے چولہے تقریباً ختم ہو گئے ہیں اگر کسی گھر میں اتفاقاً موجود ہو تو وہ ہانڈی کو چولہے میں دبا بھی سکتے ہیں اس سے بھی حرارت پہنچتی رہے گی۔

آتشی نقش۔ سعد اور مثبت اعمال میں اچھی چیزوں پر لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً کاغذ، ہرن کی جھلی یا کھال، چینی کی پلیٹ، سونے چاندی کی لوح وغیرہ نحس اور منفی اعمال میں کتے کی ہڈی یا کھال، گدھے کی کھال، اُلو کی کھال

سُرخ یا کالے کاغذ پر لکھتے ہیں۔

آتشی نقش کو لکھتے وقت عامل کو چاہیئے کہ اپنا رُخ مشرق کی طرف کرے اور اگر لکھتے وقت اپنے قریب آگ روشن کر لے۔ اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔

بادی نقوش

برائے زکوٰۃ، درخت پر لٹکائے جاتے ہیں

برائے استعمال، گلے میں ڈالے جا سکتے ہیں۔ بازو پر باندھے جاتے ہیں۔ اور درختوں پر لٹکائے جاتے ہیں۔

اچھے کاموں کے لئے جیسے محبت، ترقی، ملازمت وغیرہ کے لئے ہرے کپڑے میں پیک کر کے پھل دار درخت پر لٹکانے چاہئیں۔ جیسے انار کا درخت، امرود یا آم کا درخت، جامن اور شہتوت وغیرہ کے درخت۔

بُرے اور منفی کاموں کے لئے جیسے نفرت وعداوت، زبان بندی وغیرہ کے لئے کالے کپڑے میں پیک کر کے کانٹے دار درختوں پر لٹکانے چاہئیں۔ جیسے بیری کا درخت، کیکر کا درخت۔ اور اسی طرح نیم کے درخت پر لٹکا سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس کا پھل کڑوا ہوتا ہے۔

بادی نقش لکھتے وقت عامل کو کسی اونچی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ مثلاً تخت، بیڈ، اسٹول وغیرہ۔ نقش لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر لکھے تو بہتر ہے۔

خاکی نقوش

برائے زکوٰۃ۔ زمین میں دبائے جاتے ہیں

برائے استعمال گلے میں ڈالے جاتے ہیں۔ بازو پر باندھے جاتے ہیں۔ اور زمین میں دفن کئے جاتے ہیں۔ اگر زمین پختہ ہو تو پتھر کے نیچے بھی دبائے جاسکتے ہیں۔

اچھے اور مثبت کاموں کے لئے ان نقوش کو خاکی کپڑے میں پیک کر کے صاف ستھری زمین میں دبانا چاہیئے۔ اگر مسجد کی اراضی میں دفن کریں تو اچھا ہے۔ ورنہ کسی بھی میدان میں دبائیں۔

بُرے اور منفی کاموں کے لئے قبرستان کی زمین میں، مُردہ گھاٹ کی زمین میں، ورنہ اور کسی گندے مقام پر دفن کریں۔

خاکی نقش لکھتے وقت عامل کو چاہیئے وہ کسی مکمل تنہائی میں کچّی زمین پر بیٹھ کر نقش لکھے، اپنا رُخ جانبِ جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے۔

آبی نقوش

برائے زکوٰۃ۔ آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالتے ہیں

برائے استعمال گلے میں ڈالتے ہیں۔ بازو پر باندھتے ہیں۔ مریض یا مطلوب کو پانی یا شربت وغیرہ میں گھول کر پلاتے ہیں۔ یا آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالتے ہیں۔ برائے استعمال آبی نقش کو سمندر یا نہر وغیرہ کے

کناروں میں دفن بھی کرسکتے ہیں۔ اگر تعویذ کو کسی مٹی کے ہانڈی میں رکھ کر اس کو موم جامہ، پلاسٹک وغیرہ میں پیک کر کے کسی ڈبیا میں رکھ کر ہانڈی میں رکھ دیں۔ اور ہانڈی میں پانی بھر کر رکھ دیں۔ تب بھی مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔ تعویذ کو نمی پہنچتی رہنی چاہیئے۔ کنوئیں وغیرہ میں بھی ڈالے جاسکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہاں پانی ہو۔

اچھے کاموں کے لئے سمندر، دریا، تالاب، ندی اور نہر وغیرہ میں تعویذات ڈالے جاتے ہیں۔ اور بُرے اور منفی کاموں کے لئے گندے نالوں میں گندے نالابوں میں یا کسی بھی طرح کے گندے پانی میں ڈالے جاتے ہیں۔

آبی تعویذات لکھتے وقت اگر عامل اپنے پاس پانی سے بھر کر ایک طشت رکھ لے۔ ایک ٹانگ بچھا کر اور ایک ٹانگ اٹھا کر نقش لکھے اور نقش لکھتے وقت اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے تو بہتر ہے۔ مریض کو طالب و مطلوب کو اور دیگر طلب گاروں کو نقش دیتے وقت عامل کو انکا عنصر ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ اور جس کا جو عنصر ہو اس کو اسی عنصر کا تعویذ دینا چاہیئے۔ یہی طریقہ زود اثر ہوتا ہے۔ یوں ہر حال میں ہر صورت میں اور ہر معاملے میں اللہ کی مرضی سے اور اسی کے اذن سے کام ہوتا ہے۔ اُن کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کچھ نہیں ہوتا۔

ایک بات کا خیال رکھیں۔ جب کوئی خاص نقش لکھیں۔ اگر عنصر کے اعتبار سے لکھنا ہو تو سمت کا خیال رکھیں۔ مثلاً اگر آتشی نقش لکھنا ہو تو اس تاریخ میں لکھیں جس تاریخ میں رجال الغیب مشرق میں ہو۔ اور اگر آبی نقش لکھیں تو اس تاریخ میں لکھیں جب رجال الغیب جنوب میں ہو۔

مختلف نقوش کے اعداد طبعی اعداد طرح اور عدد تقسیم

نقش	اعداد طبعی اور ایک ضلع کی کل میزان	اعدادِ طرح	عددِ تقسیم	نقش کے کل خانے	ایک ضلع کے کل خانے	متعلق ستارہ
مثلث	۱۵	۱۲	۳	۹	۳	قمر
مربع	۳۴	۳۰	۴	۱۶	۴	عطارد
مخمس	۶۵	۶۰	۵	۲۵	۵	زہرہ
مسدس	۱۱۱	۱۰۵	۶	۳۶	۶	شمس
مسبع	۱۷۵	۱۶۸	۷	۴۹	۷	مریخ
مثمن	۲۶۰	۲۵۲	۸	۶۴	۸	مشتری
متسع	۳۶۹	۳۶۰	۹	۸۱	۹	زحل
معشر	۵۰۵	۴۹۵	۱۰	۱۰۰	۱۰	[illegible]

نقوش میں خانوں کی تعداد کا فنّی جائزہ

(الف) فرد الفرد مثلث کے ایک ضلع کے تین خانے ہوتے ہیں۔ اُن کا نصف کردیں تو ڈیڑھ ہی رہ جاتا ہے۔ اور اگر ڈیڑھ کا نصف کیا تو پونا ہی رہ جاتا ہے۔ نقش کی جو صورت اس طرح کی ہو کہ سالم عدد کے ساتھ تقسیم نہ ہو سکے وہ فرد الفرد کہلاتی ہے۔ اسی طرح مخمس کو اگر ہم نصف کریں گے تو پانچ کا نصف ڈھائی اور ڈھائی کا نصف سوا رہ جائے گا۔ گویا کہ مثلث اور مخمس فرد الفرد ہیں۔

(ب) زوج الزوج مربع کے ایک ضلع کے چار خانے ہوتے ہیں اس کا نصف ۲ ہے۔ جب اس کا نصف کیا تو ایک ہوا دونوں تقسیم میں عدد صحیح و سالم رہا۔ نقش کی یہ شکل زوج الزوج کہلاتی ہے۔ اسی طرح مثمن کے ایک ضلع کے ۸ خانے ہوتے ہیں آٹھ کا نصف کیا تو ۴ ہوا۔ اور چار کا نصف کیا تو ۲ ہوا۔ دو کا نصف کیا تو ایک ہوا۔ ہر تقسیم میں عدد سالم رہا اس لئے مربع اور مثمن زوج الزوج ہیں۔

(ج) زوج الفرد یہ مسدس ہے۔ اس کے ہر ضلع میں ۶ خانے ہوتے ہیں اس کا نصف کیا تو تین ہوتے۔ پھر تین کا نصف کیا تو ڈیڑھ ہوا۔ یعنی پہلی تقسیم میں عدد سالم رہا۔ البتہ دوسری تقسیم میں عدد ناقص ہو گیا۔ نقش کی یہ صورت زوج الفرد کہلاتی ہے۔ اسی طرح معشر کے ایک ضلع کے ۱۰ خانے ہوتے ہیں۔ دس کا نصف کیا تو پانچ ہوئے اور پھر پانچ کا نصف کیا تو ڈھائی ہوئے۔ گویا کہ پہلی تقسیم میں عدد سالم رہا۔ اور دوسری تقسیم میں عدد سالم نہیں رہا۔ اس لئے مسدس اور معشر زوج الفرد ہوئے۔

نقوش فرد زوج

فرد الفرد اعمالِ جلالی یعنی عداوت و بغض وغیرہ کے لئے مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ اسی شکل کو ترجیح دیتے ہیں کارگر ثابت ہوتے ہیں

زوج الفرد:۔ دونوں طرح کے اعمال کے لئے کارگر ثابت ہوتے ہیں۔

زوج الزوج اعمالِ جمالی یعنی محبت و تسخیر وغیرہ کے لئے مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

فنِ نقش نویسی

روحانی عملیات میں "نقوش" کو خاص اہمیت حاصل ہے اور عاملین نے یہ فن اس لئے ایجاد کیا ہے تاکہ عمل کی مشقّت سے بچا جا سکے۔ لیکن نقش صرف خانے پُر کر دینے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ نقش بھرنا باقاعدہ اور باضابطہ ایک فن ہے۔ اور اس کے لئے مندرجہ ذیل امور کا جاننا ضروری ہے۔

① اعدادِ طبعی ② اعدادِ طرحی ③ عددِ تقسیم ④ اعدادِ کسر ⑤ خانۂ کسر۔

سب سے پہلے اعدادِ طبعی کو سمجھیئے۔ نقش کے کل جتنے خانے ہوں ان میں ایک کا اضافہ کر دیں۔ پھر اس مجموعے کو نصف کر دیں۔ پھر اس کو ضلع کے خانوں سے ضرب دیدیں۔ یعنی نقش کے ایک سائڈ کے خانوں سے ضرب دیدیں حاصل ضرب جو بھی ہوگا اس کو اعدادِ طبعی کہا جائے گا۔ اس بات کو مثال سے سمجھیں دیکھئے یہ نقش مثلّث کہلاتا ہے۔

اعدادِ طبعی = $\frac{n \times (n \times n + 1)}{2}$

n ضلعے کے کل خانوں کے برابر ہے یعنی ۳ یا ۴ یا ۵ . . .

اس نقش کے کل ۳ ضلعے ہیں اور ہر ضلعے میں تین خانے ہیں۔ پورے نقش میں کل خانے ۹ ہیں۔ حسبِ قاعدہ ۹ میں ایک کا اضافہ کیا۔ دس ۱۰ ہوئے۔ دس کا نصف کیا ۵ ہوئے۔ ۵ سے ایک ضلعے کے خانوں کو ضرب دی گئی۔ ۵×۳= ۱۵۔ اعداد ۱۵ برآمد ہوئے۔ معلوم ہوا کہ نقش مثلّث کے اعدادِ طبعی ۱۵ ہیں دیکھئے

اس نقش میں ہر طرف سے جب ٹوٹل کریں گے تو حاصلِ جمع کے طور پر اعدادِ طبعی ۱۵ برآمد ہوں گے۔

۱۵	۶	۱	۸
۱۵	۷	۵	۳
۱۵	۲	۹	۴
	۱۵	۱۵	۱۵

دوسری مثال۔ یہ نقش مربّع کہلاتا ہے۔

اس میں چار ضلعے ہیں۔ ہر ضلعے میں ۴ خانے ہیں۔ کل خانوں کی تعداد ۱۶ ہے۔ ۱۶ میں حسبِ قاعدہ ایک عدد کا اضافہ کیا تو ۱۷ ہوئے۔ ۱۷ کا نصف کیا تو ساڑھے ۸ ہوئے۔ ساڑھے ۸ کو ایک ضلع کے خانوں سے ضرب دی گئی۔ تو ۳۴ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ مربّع کے اعدادِ طبعی ۳۴ ہیں۔ دیکھئے اس نقش میں ہر طرف سے ٹوٹل کریں گے تو حاصلِ جمع کے طور میں اعدادِ طبعی ۳۴ برآمد ہوں گے۔

۷۸۶

۳۴	۸	۱۱	۱۴	۱
۳۴	۱۳	۲	۷	۱۲
۳۴	۳	۱۶	۹	۶
۳۴	۱۰	۵	۴	۱۵
	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴

۲۔ اعدادِ طرح۔ ایک نقش کے تمام خانوں کو شمار کریں۔ کل جتنے بھی خانے ہوں ان میں سے ایک گھٹا دیں۔ باقی کو نصف کر دیں۔ پھر جو بچے اس کو ایک ضلعے کے خانوں سے ضرب دیں۔ اعدادِ طرح بر آمد ہوں گے۔

مثلاً نقشِ مثلّث میں کل خانے ۹ ہوتے ہیں۔ ایک کم کیا۔ ۸ بچے ان کا نصف کیا تو چار باقی رہے۔ مثلّث کے ایک ضلعے میں ۳ خانے ہوتے ہیں۔ ۴ کو ۳ سے ضرب دی تو حاصل ضرب ۱۲ آیا۔ ثابت ہوا کہ مثلّث کے اعدادِ طرحی ۱۲ ہیں۔ جب بھی کسی آیت یا کسی نام کا نقش بنائیں گے تو اس کے کل اعداد میں اعدادِ طرحی ۱۲ گھٹائیں گے ورنہ نقش اصولی طور پر صحیح نہیں بنے گا۔ یا مثلاً نقشِ مربّع میں ۱۶ خانے ہوتے ہیں۔ ایک کم کیا تو ۱۵ بچے۔ اُن کا نصف کیا تو ساڑھے ۷ باقی رہے۔ نقش مربّع کے ایک ضلعے میں ۴ خانے ہوتے ہیں ساڑھے ۷ کو ۴ سے ضرب دی تو حاصلِ ضرب ۳۰ آیا۔ معلوم ہوا کہ مربّع کے اعدادِ طرحی ۳۰ ہیں۔

کسی بھی آیت اور نام کا اگر نقشِ مربع بنائیں گے تو اُس آیت یا اُس نام کے مجموعی اعداد میں سے ۳۰ گھٹانے ضروری ہوں گے۔ ورنہ اصولی طور پر نقش صحیح نہیں بنے گا۔

عددِ تقسیم نقش کے ایک ضلع میں جتنے خانے ہوں ان کو دیکھیں کہ وہ کتنے ہیں۔ مثلاً مثلّث نقش ہے تو اس کے ایک ضلعے میں ۳ خانے ہوں گے۔ پس معلوم ہوا کہ مثلّث کا عددِ تقسیم ۳ ہوگا۔ اور چوں کہ مربّع کے نقش کے ایک ضلع میں ۴ خانے ہوتے ہیں تو مربّع کا عددِ تقسیم ۴ ہوگا۔ اسی طرح مخمس کا عددِ تقسیم پانچ اور مسدس کا عددِ تقسیم ۶ ہوگا۔

اعدادِ کسر نقشِ مثلّث ہو یا مربّع یا مخمس و مسدس، جب کسی اسم یا آیت وغیرہ کے اعداد نکالیں گے تو سب سے پہلے اس میں سے اعدادِ طرح

کو گھٹائیں گے۔ پھر جو بچے گا اس کو عددِ تقسیم سے تقسیم کریں گے۔ تقسیم کے بعد جو نیچے بچے گا حاصلِ تقسیم کے طور پر اس عدد کو عددِ کسر کہتے ہیں۔ اور جو خارج تقسیم ہوگا اس سے نقش کی شروعات ہوگی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام لطیف ہے۔ اس کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ اگر ہم اس کا نقشِ مربع بنانا چاہیں تو سب سے پہلے اعدادِ طرح اس میں سے گھٹائیں۔ مربّع کے اعدادِ طرح ۳۰ ہیں۔ ۱۲۹ میں سے ۳۰ گھٹائے تو ۹۹ باقی رہے۔ ان کو ۴ سے جو مربّع کا عددِ کسر ہے تقسیم کیا۔

۴) ۹۹ (۲۴
۸
۱۹
۱۶
۳

حاصل تقسیم ۳ ہے اور خارج تقسیم ۲۴ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ۲۴ سے نقش کی ابتدا ہوگی۔ اور ۳ عددِ کسر مانا جائے گا۔

خانۂ کسر اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ کسر ڈالنے کے لئے خانہ کونسا استعمال کریں۔ یعنی کس خانے میں ایک کا اضافہ کر کے نقش کی چال پوری کی جائے گی تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے یہ دیکھیں کہ نقش کے ایک ضلع میں کتنے خانے ہیں۔ مثلاً مربّع کے ایک ضلع میں ۴ خانے ہیں۔ اب جو کسر بچے یعنی جو حاصل تقسیم رہے اس کو ضلع کے خانوں سے ضرب دی جائے مثلاً ۳ باقی رہے اور ضلع کے خانے ہیں ۴ تو ۴ کو ۳ سے ضرب دی۔ ۳×۴=۱۲ حاصل ضرب ۱۲ آیا اب نقش کے کل خانوں میں ایک کا اضافہ کر دیں۔ مثلاً مربّع کے کل خانے ۱۶ ہیں۔ ایک کا اضافہ کیا تو ۱۷ ہو گئے۔ ان سترہ میں سے حاصلِ ضرب ۱۲ گھٹا دیں تو پانچ باقی رہے۔ پس معلوم ہوا کہ اگر کسر ۳ رہے تو اضافہ پانچویں خانے سے ہوگا۔ گویا کہ اس صورت میں خانۂ کسر خانۂ پنجم ہوگا۔

اس حساب سے لطیف کا نقش جس کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ اس طرح بنے گا (یہ چال آتشی ہے)، دوسری چالوں میں خانۂ اوّل اور خانۂ پنجم بدل جائیں گے۔ البتہ کسر اگر ۲ ہے تو خانۂ کسر خانۂ پنجم ہی ہوگا۔ خواہ چال کوئی سی بھی ہو۔

۳۲	۳۵	۳۸	۲۴
۳۷	۲۵	۳۱	۳۶
۲۶	۴۰	۳۳	۳۰
۳۴	۲۹	۲۷	۳۹

خانۂ اوّل

خانۂ پنجم، خانۂ کسر

روحانی عملیات میں جن نقوش کے ذریعہ عاملین امراض کا علاج کرتے ہیں یا ان نقوش کو دوسرے امور میں استعمال کرتے ہیں۔ بغض اور حُب وغیرہ میں اُن کی تعداد ۱۲ ہے۔ اگرچہ بالعموم تین نقوش کا استعمال ہوتا ہے لیکن ہم معلومات کی تکمیل کے لئے سبھی طرح کے نقوش کا ذکر کریں گے اور قارئین کو سبھی نقوش کے طور طریقے سمجھائیں گے۔

نقشِ مثلّث

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں تین خانے ہوتے ہیں۔ اور اس کے اضلاع کل تین ہوتے ہیں۔ اُس کے کل خانوں کی تعداد نَو ہوتی ہے۔ اس کے عددِ طبعی ۱۵ ہوتے ہیں۔ اس کے عددِ طرح ۱۲ ہوتے ہیں۔ اور عددِ تقسیم تین ہوتے ہیں۔

نقشِ مثلّث کی صورت یہ ہے۔

نقشِ مربّع

اُس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں ۴ خانے ہوتے ہیں اور اس کے کل اضلاع ۴ ہوتے ہیں۔ اس کے کل خانوں کی تعداد ۱۶ ہوتی ہے۔ اس کے عددِ طبعی ۳۴ ہوتے ہیں۔ اس کے عددِ طرح ۳۰ ہوتے ہیں۔ اور اس کے عددِ تقسیم ۴ ہوتے ہیں۔

نقشِ مربّع کی صورت یہ ہے۔

نقشِ مخمّس

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں ۵ خانے ہوتے ہیں اس کے کُل اضلاع ۵ ہوتے ہیں۔ اس کے خانوں کی کل تعداد ۲۵ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۶۵ ہوتے ہیں۔ اس کے عددِ طرح ۶۰ ہوتے ہیں۔ اس کے عددِ تقسیم ۵ ہوتے ہیں۔

نقشِ مخمّس کی صورت یہ ہے۔

نقشِ مسدس

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں ۶ خانے ہوتے ہیں اس کے اضلاع کی کل تعداد ۶ ہوتی ہے۔ اس کے کل خانوں کی تعداد ۳۶ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۱۱۱ ہوتے ہیں۔ اس کے اعدادِ طرح ۱۰۵ ہوتے ہیں۔ اس کے عددِ تقسیم ۶ ہوتے ہیں۔

نقش مسدس کی صورت یہ ہے۔

نقشِ مسبع

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں ۷ خانے ہوتے ہیں۔ اس کے اضلاع بھی کل ۷ ہوتے ہیں۔ اس کے کل خانوں کی تعداد ۴۹ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۱۷۵ ہوتے ہیں اسکے اعدادِ طرح ۱۶۸ ہوتے ہیں اسکے اعدادِ تقسیم ۷ ہوتے ہیں نقشِ مسبع کی صورت یہ ہے

نقشِ مثمن

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں کل ۸ خانے ہوں۔ اس کے ضلعوں کی کل تعداد بھی ۸ ہوتی ہے۔ اس کے خانوں کی کل تعداد ۶۴ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۲۶۰ ہوتے ہیں۔ اس کے اعدادِ طرح ۲۵۲ ہوتے ہیں۔ اس کے اعدادِ تقسیم ۸ ہوتے ہیں۔

نقشِ مثمن کی صورت یہ ہے۔

نقشِ متسع

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں ۹ خانے ہوں۔ اس کے ضلعوں کی تعداد کل نو ۹ ہوتی ہے۔ اس کے خانوں کی کل تعداد ۸۱ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۲۶۵ ہوتے ہیں۔ اس کے اعدادِ طرح ۲۶۰ ہوتے ہیں۔ اور اس کے اعدادِ تقسیم ۹ ہوتے ہیں۔

نقش متسع کی صورت یہ ہے۔

نقشِ مُعشر

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع کے خانوں کی تعداد دسؔ ہو۔ اور اس کے اضلاع کی تعداد بھی دسؔ ہوتی ہے۔ اس کے خانوں کی کل تعداد سَوؔ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۵۰۵ ہوتے ہیں۔ اس کے اعدادِ طرح ۴۹۵ ہوتے ہیں اور اس کے اعادِ تقسیم ۱۰ ہوتے ہیں۔
نقشِ معشر کی صورت یہ ہے۔

نقش احدعشر

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع کے خانوں کی تعداد ۱۱ ہوتی ہے۔ اس کے اضلاع کی کل تعداد بھی ۱۱ ہوتی ہے۔ اس کے خانوں کی کل تعداد ۱۲۱ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۶۷۱ ہوتے ہیں اس کے اعدادِ طرح ۶۶۰ ہوتے ہیں۔ اور اس کے اعدادِ تقسیم ۱۱ ہوتے ہیں۔

نقش اثنا عشر

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے ایک ضلع میں کل ۱۲ خانے

ہوتے ہیں۔ اس کے ضلعوں کی تعداد بھی کل ۱۲ ہوتی ہے۔ اس کے کل خانوں کی تعداد ۱۴۴ ہوتی ہے۔ اس کے اعدادِ طبعی ۸۷۰ ہوتے ہیں۔ اس کے اعدادِ طرح ۸۵۸ ہوتے ہیں۔ اور اس کے اعدادِ تقسیم ۱۲ ہوتے ہیں۔

اصولی طور پر ان نقوش کا بیان کتابوں میں ملتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ روحانی عملیات میں صرف تین ہی طرح کے نقوش عام طور پر مستعمل ہیں۔ مثلّث، مربّع اور مخمّس۔ ہم ان ہی تینوں طرح کے نقوش کے جتنے بھی طریقے روحانی عملیات میں مستعمل ہیں۔۔۔ ان کو بہت آسان انداز میں سمجھائیں گے۔ جو لوگ اس لائن سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے ان طریقوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ ان کو سمجھے بغیر روحانی عملیات کے سفر میں دو قدم چلنا بھی دشوار ہے۔

واضح ہو کہ جس نقش میں جتنے خانے ہوتے ہیں اتنے ہی طریقوں سے وہ پُر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مثلّث کے نو خانے ہیں تو نو ہی طریقوں سے مثلّث کو پُر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مربّع کے ۱۶ خانے ہوتے ہیں۔ تو مربّع کو ۱۶ طریقوں سے پُر کیا جا سکتا ہے۔ مگر حقیقت میں اربع عناصر کی تقسیم پر ہر نقش کی چار چالیں معتبر اور کار آمد ہیں۔ باقی بلا وجہ کی طولِ کلامی ہے۔ یا ذہنی دوڑ ہے۔ جس کا حاصل لن ترانیوں کے ماسوا اور کچھ نہیں۔

ہم سب سے پہلے مثلّث پُر کرنے کے قاعدوں کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ ان قواعد کو بغور پڑھیں۔ صرف سرسری نظروں سے دیکھ لینے سے بات نہیں بنے گی۔ ہر طریقے کو غور و خوض کے ساتھ پڑھیں اور اُسے ذہن میں جمانے کی کوشش کریں۔ تاکہ نقش مرتب کرتے وقت آپ کتاب سامنے رکھنے کے

محتاج نہ رہیں۔ مثلّث کی چاروں چالیں ذیل میں نقل کی جا رہی ہیں۔

مثلث آتشی چال

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

مثلث آبی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

مثلث بادی چال

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

مثلث خاکی چال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ آتشی چال مشرق سے منسوب ہے۔ بادی چال مغرب سے منسوب ہے۔ آبی چال شمال سے اور خاکی چال جنوب سے منسوب ہے۔ اوپر جو نقوش دیئے گئے ہیں۔ وہ مثلّث کے چاروں چالوں کی طبعی صورت ہے۔ وضعی نقوش جو آیات یا اسماءِ الٰہی وغیرہ کے بنائے جائیں گے وہ بھی اس صورت میں بنائے جائیں گے۔

مثلّث کے پُر کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم الٰہی کا نقش بنانا ہو اس میں سے قانون کے ۱۲ وضع کریں۔ چند سطروں پہلے یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ مثلث کا نقش بناتے وقت ۱۲ کیوں وضع ہوں گے۔ ۱۲ وضع کرنے کے بعد جو باقی رہے اسے ۳ سے تقسیم کریں گے اور خارج قسمت کو پہلے خانے میں رکھ کر چال کے اعتبار سے ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔ مثلاً اللہ کے اسم اضافی باسط کے اعداد ۷۲ ہوتے ہیں۔ اس کا نقش بنانے

کے لئے ۱۲۔ اس میں سے وضع کریں۔ ۷۲، باقی رہے ۶۰۔ اس کو ۳ سے تقسیم کیا۔

۷۲
۱۲
۶۰

۳) ۶۰ (۲۰
۶
x

اب اس نقش کو سب سے پہلے آتشی چال سے بھرا تو صورت یہ بنے گی۔

۷۲	۲۵	۲۰	۲۷
۷۲	۲۶	۲۴	۲۲
۷۲	۲۱	۲۸	۲۳
	۷۲	۷۲	۷۲

دیکھ لیجئے اس کا ٹوٹل ہر جانب سے ۷۲ آئے گا۔ اسی ۷۲ کے نقش کو جب آبی چال سے بھریں گے تو نقش یوں بنے گا۔ ←

۷۲	۲۵	۲۶	۲۱
۷۱	۲۰	۲۴	۲۸
۷۲	۲۷	۲۲	۲۳
	۷۲	۷۲	۷۲

کسی بھی چال سے اس نقش کو بھر لیجئے ہر جانب سے ٹوٹل ۷۲ آئیگا۔ اور یہی نقش کے درست ہونے کی علامت ہے۔ بس نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلّث کے لئے اسم الٰہی یا آیتِ قرآنی یا کسی بھی اعداد کا نقش بنانے کے لئے قانون کے ۱۲ وضع کر دیں۔ باقی اعداد کو ۳ سے تقسیم کر دیں خارج قسمت کو خانۂ اوّل میں رکھ دیں۔ اور پھر ہر خانے میں ایک عدد کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ یہ بات اور ذہن میں رکھیں۔ ہر نقش کا خانۂ اوّل وہ کہلاتا ہے جو اس کی چال کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ خانۂ اوّل سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپ دائیں یا بائیں طرف جو پہلا خانہ ہے اسے خانۂ اوّل سمجھ لیں۔ بلکہ چال کے اعتبار سے جیسا کہ ہم نے اوپر چالوں کی مثال اور طبعی نقش میں بیان کیا ہے چاروں

عناصر کے خانۂ اوّل الگ الگ ہیں۔ اس بات کو مزید پختہ کرنے کے لئے درج ذیل نقوش پر نظر ڈالیئے۔ اسی بات کو ہندسوں میں اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یہاں پھر نقل کرتے ہیں۔

چال آتشی

آٹھواں خانہ	پہلا خانہ	چھٹا خانہ
تیسرا خانہ	پانچواں خانہ	ساتواں خانہ
چوتھا خانہ	نواں خانہ	دوسرا خانہ

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

۷۲ کا آتشی نقش بنانے کے لئے ہم نے خانۂ اوّل میں ۲۰ رکھ دیا ہے اب آپ چال کے اعتبار سے بالترتیب ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ ۲۰ کے بعد ۲۱۔ ۲۱ کے ۲۲۔ ۲۲ کے بعد ۲۳ وغیرہ۔ اور پھر ۷۲ کے نقش سے ملالیں۔ کہ آپ نے نقش صحیح بھر لیا ہے یا نہیں۔ بار بار لکھتے رہنے سے نقوش کی چالیں آپ کے دماغ میں بیٹھ جائیں گی۔ اور پھر قلم خود بخود خانوں پر چال کے اعتبار سے چلنے لگے گا۔

ان نقوش کو خود بھریں۔ چالوں کی تفصیل اسی سطر کے شروع میں دے رکھی ہے۔

مثلث آتشی خانۂ اوّل

	۲۰	

مثلث آبی چال خانۂ اوّل

		۲۰

مثلث بادی چال خانۂ اوّل

۲۰		

مثلث خاکی چال خانۂ اوّل

	۱	

یہ مثال تو مثلث کے اس نقش کی ہوئی جس میں نقش کے اعداد ۳ سے تقسیم کرنے کی صورت میں برابر بٹ جائیں۔ لیکن اگر تقسیم برابر نہ ہو۔ ایک یا دو بچ جائیں تو پھر یہ نقش کسر کے کہلاتے ہیں۔ مثلاً آپ ۷۳ کا نقش بنائیں۔ سب سے پہلے آپ نے ۷۳ میں سے قانون کے ۱۲ وضع کئے۔ ۷۳ / ۱۲ / ۶۱ باقی رہے۔ انہیں حسبِ قاعدہ ۳ سے تقسیم کیا۔

۳) ۶۱ (۲۰
۶
×۱

یہاں تقسیم کے بعد ایک بچا۔

پچھلی سطروں میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ مثلث کے نقش میں اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو نقش بھرتے وقت ساتوے خانے میں بجائے ایک کے دو کا اضافہ کر دینا چاہیئے۔ مثلاً آتشی چالوں سے نقش شروع کیا۔ خانۂ اوّل میں ۲۰ رکھ کر بالترتیب ایک کا اضافہ کرتے رہے۔ ۲۰ کے بعد ۲۱، ۲۱ کے بعد ۲۲۔ لیکن جب ساتوے خانے میں پہنچیں گے تو ایک کا اضافہ کرنے کے بعد ۲ کا اضافہ کریں گے۔ دیکھ لیں میزان ہر طرف سے ۷۳ آئے گا۔

	خانۂ اوّل		
۲۸	۲۰	۲۵	۷۳
۲۲	۲۴	۲۷	۷۳ ساتواں خانہ
۲۳	۲۹	۲۱	۷۳
۷۳	۷۳	۷۳	

اگر ۳ سے تقسیم کرتے وقت بجائے ایک کے دو باقی رہیں۔ مثلاً ہے کا نقش بناہے۔ حسبِ قاعدہ ۷۴ میں سے ۱۲ وضع کیئے تو ۶۲ رہے۔ انہیں ۳ سے تقسیم کیا تو تقسیم پوری نہیں ہوگی۔ ۲ باقی رہیں گے۔

پچھلی سطروں میں یہ بات بیان کی جاچکی ہے کہ مثلّث کے نقش میں اگر تقسیم کے بعد ۲ بچیں تو چوتھے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کرکے نقش پُر کریں۔ مثال دیکھیں۔

یہ چوتھا خانہ ہے۔ آتشی چال میں یہاں تیسرے خانہ میں ۲۲ کے بعد ۲۳ کے بجائے ۲۴ بھرا ہے۔ دیکھ لیجیے میزان ہر طرف سے ۷۴ برآمد ہوگی۔ اگر ۲۲ کے بعد ۲۳ بھر دیتے تو ایک لائن کی میزان غلط ہوکر نقش غلط ہوجاتا۔

خانۂ اوّل

۲۶	۲۰	۲۸
۲۷	۲۵	۲۲
۲۱	۲۹	۲۴

خانۂ چہارم

اس تفصیل کے بعد ہم چاروں عناصر کے نقوش میں اہم خانے خانۂ اوّل، خانۂ چہارم اور خانۂ ہفتم کی نشان دہی کرتے ہیں۔ تاکہ بات ذہن نشین ہوجائے۔

چال آتشی

	خانۂ اوّل	
خانۂ ہفتم		
		خانۂ چہارم

چال آبی

	خانۂ ہفتم	
خانۂ اوّل		
		خانۂ چہارم

چال بادی

	خانۂ ہفتم	
		خانۂ اوّل
خانۂ چہارم		

خاکی چال

خانۂ چہارم		
		خانۂ ہفتم
	خانۂ اوّل	

اس تمام تفصیل کو اگلا درس پڑھنے سے پہلے خوب اچھی طرح کاپی کے صفحے پر لکھ کر ذہن نشین کریں۔ تاکہ مثلث کی تمام چالیں ازبر ہوجائیں۔ اور کسر کا قانون بھی ذہن نشین ہوجائے۔ جب ایک چال ذہن میں جم جائے تب دوسری چال کی مشق کریں۔ انشاء اللہ اگلی سطروں میں مثلث کی دوسری قسموں کی تفصیلات سمجھائیں گے۔

مثلث کا دوسرا قاعدہ

چند سطروں پہلے نقشِ مثلث بھرنے کا طریقہ بتایا گیا تھا۔ اور چاروں چالوں کی تفصیل سمجھائی گئی تھی۔ اب مثلث بھرنے کے دوسرے طریقے بتائے جارہے ہیں۔ لیکن یہاں صرف آتشی چال کی مثال پیش کی جائے گی۔ باقی چالوں کو بھرنے کے لئے پچھلی مثالوں کو سامنے رکھیں۔ اگر ایک طریقہ ذہن نشین ہوجائے تو باقی چالوں کا سمجھ لینا آسان ہوجاتا ہے۔

نقشِ مثلّث بھرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس اسمِ الٰہی یا آیتِ قرآنی وغیرہ کا نقش بنانا ہو۔ پہلے اس کے اعداد نکال لئے جائیں۔ پھر کل اعداد میں سے ۲۴ عدد قانون کے گھٹا دیئے جائیں جو باقی رہے اس کو ۳ سے تقسیم کیا جائے۔ اگر تقسیم برابر ہوجائے تو خارج قسمت سے نقش شروع کرکے ڈُو ڈُو کے اضافے کے ساتھ نقش بھر لیا جائے اور اگر تقسیم پوری نہ ہو بلکہ ایک یا دو بچ جائیں تو قاعدے کے مطابق چوتھے اور ساتویں خانے میں ایک کے بجائے ۲ کا اضافہ کردیا جائے۔ انشاء اللہ نقش کی میزان ہر طرف سے ایک ہی آئے گی۔ مثلاً اللہ کا نقش بنانا ہے۔ سب سے پہلے اس کے اعداد نکالے۔ جو ۶۶ برآمد ہوتے۔ اب ۶۶ میں سے ۲۴ گھٹا دیئے۔ باقی رہے ۴۲۔

انہیں ۳ سے تقسیم کیا۔

۳) ۴۲ (۱۴
۳
۱۲
۱۲
×

خارج قسمت ۱۴ آیا۔ ۱۴ سے نقش شروع ہوگا۔ آتشی خانے کے پہلے خانے کے نقش میں نشان دہی کر دی گئی ہے۔
نقش یہ ہے۔

چال آتشی

		پہلا خانہ		
	۲۸	۱۴	۲۴	۶۶
	۱۸	۲۲	۲۶	ساتواں خانہ ۶۶
چوتھا خانہ	۲۰	۳۰	۱۶	۶۶
میزان	۶۶	۶۶	۶۶	

دیکھ لیجئے ہر طرف سے میزان ۶۶ آئے گی۔ اگر قانون کے ۱۲ نکال کر اور ۳ سے تقسیم کر کے تقسیم برابر نہ ہو تو پھر ایک بچنے کی صورت میں ساتوے خانے میں، اور ۲ بچنے کی صورت میں چوتھے خانے میں ایک عدد کا اضافہ (یعنی موجودہ طریقے میں ۳ عدد کا اضافہ کر کے) نقش کو پورا کریں گے چوتھے اور ساتوے خانے کی آتشی چال میں نشان دہی کر دی گئی ہے۔ دوسری چالوں کو پچھلی سطروں سے سمجھ لیں جہاں دوسری چالوں کا طریقہ سمجھایا گیا ہے۔

مثلث کا تیسرا قاعدہ

مجموعہ اعداد میں ۱۳۲ کم کر کے ۳ پر تقسیم کریں۔ خارج قسمت کو پہلے خانے میں رکھ کر گیارہ گیارہ

کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ ہر طرف سے میزان ایک ہی آئے گی۔
مثلاً ہوالرحمٰن الرحیم کے کل اعداد ۶۲۹ ہیں۔ ان میں ۱۳۲ وضع کئے۔ باقی رہے ۴۹۷ انہیں ۳ سے تقسیم کیا۔

۳) ۴۹۷ (۱۶۵
۳
۱۹
۱۸
۱۷
۱۵
(۲)

خارج قسمت ۱۶۵ آیا۔ اور باقی قسمت ۲ آیا۔ ۱۶۵ سے نقش شروع ہوگا اور چوتھے خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ گیارہ گیارہ کے اضافے کے ساتھ اور چوتھے خانے میں ۱۱ کے بجائے ۱۲ کا اضافہ ہوگا۔

چال آتشی

	۲۴۳	۱۶۵	۲۲۱
چوتھے خانے میں	۱۸۷	۲۱۰	۲۳۲
ایک کا اضافہ ہوا۔	۱۹۹	۲۵۴	۱۷۶
میزان۔	۶۲۹	۶۲۹	۶۲۹

مثلث خالی البطن

عملیات میں مثلث خالی البطون کا بھی ایک طریقہ کافی رائج ہے۔ اور یہ طریقہ بعض عملیات میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس میں درمیانی خانہ خالی رہتا ہے۔ اس کے باوجود بھی ہر جانب سے میزان ایک ہی آتی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس قدر بھی عدد ہوں انہیں ۱۲ سے تقسیم کر دیں۔ اور خارج قسمت کو پہلے خانے میں رکھیں۔ اس کے بعد ہر اگلے خانے میں دُگنے کرتے چلے جائیں۔ یہ واضح رہے کہ دُگنے خانۂ اوّل کے اعتبار سے ہونگے۔

مثلاً پہلے خانے میں ۴ رکھے تو دوسرے میں آٹھ اور تیسرے میں بارہ، چوتھے میں ۱۶ وغیرہ۔ یہ واضح رہے کہ چھٹے خانے میں مزید خانہ اوّل کے ہندسے کو شامل کر کے چلیں گے۔

اس نقش میں درمیانی خانہ نواں خانہ مانا جائیگا جو خالی رہے گا۔ چھٹے خانے میں جیسا کہ بتایا گیا ہے خانہ اوّل کے عدد کا اضافہ ہوگا۔ اور اگر کسر آ رہی ہے جو بھی عدد کسر کا ہوگا وہ بھی چھٹے خانے میں جوڑ دیا جائے گا۔ اس طرح نقش کی تکمیل ہوگی۔ یا یہ سمجھئے کہ پہلے خانے میں طے شدہ عدد لکھ کر اس کا پہاڑہ پڑھتے چلے جائیں گے۔ لیکن چھٹے خانے میں مزید پہلے خانے والے ہندسے کا اضافہ کریں گے۔ اور اگر کسر ہوگی تو اس کا بھی اضافہ چھٹے خانے میں کردیں گے۔ نقش مکمل ہو جائے گا۔

چال مثلث خالی البطون کی یہ ہوگی۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	۶

مثلاً اللہ کے اعداد ۶۶ کا نقش بنانا ہے تو حسب قاعدہ پہلے ۶۶ کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے۔

۱۲) ۶۶ (۵
۶۰
۶

اب نقش اس طرح بنے گا۔ خارج قسمت ۵ سے نقش شروع ہوگا دوسرے خانے میں ۵ کا دُگنا کر کے ۱۰ رکھیں گے اور باقی خانوں میں پانچ کا پہاڑہ پڑھتے چلے جائیں گے۔ اس حساب سے تیسرے خانے میں ۱۵۔ چوتھے خانے

میں ۲۰۔ پانچویں خانے میں ۲۵۔ چھٹے خانے میں تیس کے بجائے ۳۵ رکھیں گے۔ (جیسا کہ بتایا ہے کہ چھٹے خانے میں مزید پہلے خانے والے ہندسے بڑھائیں گے اور چوں کہ ۶۶ کے نقش میں کسر آ رہی ہے۔ اس لئے ہندسہ کسر ایک کا اضافہ بھی اسی خانے میں کردیں گے) اس طرح ۳۵ کے بجائے ۳۶ ہو جائیں گے۔ اور نقش اس طرح بنے گا۔ نقش کے بعد دیکھیں ہر جانب سے میزان ایک ہی آئیگی۔

۷۸۶

۶۶	۱۵	۴۶	۵
۶۶	۴۱		۲۵
۶۶	۱۰	۲۰	۳۶
	۶۶	۶۶	۶۶

یہ چھٹا خانہ ہے یہاں پہاڑے کے ہندسے کے علاوہ مزید پانچ کا اضافہ ہوا، اور ایک عدد کسر کا بڑھایا گیا

یہ نقش نقش خالی البطن یعنی وہ نقش جس کا پیٹ خالی ہے کہلاتا ہے اور اس نقش کی تاثیر اپنے اندر ایک طرح کی خصوصیت رکھتی ہے۔ اس لئے عاملین اہم امور میں مثلث خالی البطن لکھ کر ضرورت مندوں کو دیتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض امور میں بالخصوص تسخیر اور رزق و روزگار کے معاملات میں نقش خالی البطن بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے روحانی عملیات کے طلباء کو اس نقش کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ تاکہ ضرورت کے موقعہ پر وہ اس کا صحیح طور پر استعمال کر سکیں ــــ اور بہتر انداز میں ضرورت مندوں کی خدمت کر سکیں۔

نقش مثلث کا چوتھا طریقہ

ابتک نقش مثلث کے آپ نے تین طریقے پڑھے ہیں۔ اب نقش مثلث کا چوتھا طریقہ آپ کو سمجھایا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بھی روحانی عملیات میں کافی رائج ہے۔

اور یہ طریقہ بھی کوئی مشکل نہیں ہے۔ بلکہ پہلے طریقے کی طرح بہت آسان ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۱۵ وضع کئے جائیں۔ اس کے بعد ۳ سے تقسیم کر دیا جائے۔ حاصلِ قسمت میں ایک کا اضافہ کر کے اسے خانۂ اوّل میں رکھ کر پھر حسبِ قاعدہ نقش بنا لیا جائے۔ مثلاً اللہ کے عدد ۶۶ ہیں۔ اگر ان کا نقش بنانا ہو تو ۶۶ میں سے ۱۵ گھٹا لیجئے۔ پھر جو باقی رہے اس کو ۳ سے تقسیم کر دیجئے۔

۶۶
۱۵
۳) ۵۱ (۱۷
۳
۲۱
۲۱
×

۱۷ حاصلِ قسمت ہوئے۔ ان میں ایک کا اضافہ کیا تو ۱۸ ہو گئے۔ اب ۱۸ سے نقش شروع کیجئے۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے ۶۶ ہی آئے گی۔

۷۸۶

۶۶	۲۳	۱۸	۲۵
۶۶	۲۴	۲۲	۲۰
۶۶	۱۹	۲۶	۲۱
	۶۶	۶۶	۶۶

نقشِ مثلّث کا پانچواں طریقہ

نقشِ مثلّث کا پانچواں طریقہ یہ ہے کہ اگر نقش محبّت کے لئے پُر کرنا ہو تو کل اعداد میں سے ۲۴ گھٹا کر حاصل قسمت کو دو دو کے اضافے کے ساتھ نقش بھرتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ نقش کی میزان ہر طرف سے ایک ہی آئے گی۔ مثلاً ۶۶ میں سے ۲۴ وضع کئے تو ۴۲ باقی رہے۔ ۴۲ کو ۳ سے تقسیم کیا۔

۳) ۴۲ (۱۴
۳
۱۲
۱۲
×

حاصل قسمت ۱۴ آیا۔

خانۂ اوّل میں ۱۴ رکھ کر اس کے بعد کے خانوں میں دو دو کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ایک ہی آئے گی۔

۷۸۶

۶۶	۲۴	۱۴	۲۸
۶۶	۲۶	۲۲	۱۸
۶۶	۱۶	۳۰	۲۰
	۶۶	۶۶	۶۶

نقشِ مثلّث کا یہ طریقہ خاص طور پر حُبّ کے لئے کام میں آتا ہے اور جب اس طریقے سے نقش بنایا جاتا ہے تو خاص طور پر وہ مطلوب پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور نتیجہ جلد ہی برآمد ہو جاتا ہے۔ جب کہ نقشِ مثلّث حُبّ کے لئے کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس طریقے سے نقش بھرا جائے تو اس میں ایک خاص قسم کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مقصود بہت جلد بفضلِ تعالیٰ حاصل ہو جاتا ہے۔

نقشِ مثلّث کا چھٹا طریقہ

نقشِ مثلّث کے پانچ طریقے سمجھائے گئے ہیں۔ اب مثلّث کے نقش بھرنے کا چھٹا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بھی بالکل آسان ہے۔ اور بہت آسانی سے ذہن میں اتر جاتا ہے۔ یہ طریقہ خاص طور پر بغض کے نقش کو مؤثر بنانے کے لئے مفید ہے۔ اگر بغض کے لئے فوراً نتائج کو دیکھنا ہو تو پھر اس طریقے کو اپنایا جائے۔ انشاء اللہ فوراً کام ہو گا۔ اور فریقین میں تفریق پیدا ہو گی۔

طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۶ گھٹا کر باقی کو ۳ سے تقسیم کریں۔ اور حاصل قسمت کو خانۂ اوّل میں رکھ کر ۳۔۳ کا اضافہ کریں۔ مثلاً کل اعداد ۶۶ ہیں۔ ان میں سے ۳۶ گھٹائے تو تیس باقی رہے۔ انہیں ۳ سے تقسیم کیا۔

۳) ۳۰ (۱۰
۳۰
×

نقش اس طرح بنے گا۔
دیکھئے میزان ہر طرف سے ایک ہی آئے گی۔

۷۸۶

۶۶	۲۵	۱۰	۳۱
۶۶	۲۸	۲۲	۱۶
۶۶	۱۳	۳۴	۱۹
	۶۶	۶۶	۶۶

نقشِ مثلّث کا ساتواں طریقہ

نقش مثلّث کا ساتواں طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے اڑتالیس گھٹا کر جو باقی رہیں اُسے ۳ سے تقسیم کریں۔ پھر حاصلِ قسمت کو خانۂ اوّل میں رکھ کر چار چار کا اضافہ ہر خانے میں کرتے چلے جائیں۔ یہ طریقہ خاص طور پر زبان بندی کے لئے مستعمل ہے۔ اور جب بھی اس طریقے سے برائے زبان تعویذ بنایا جاتا ہے۔ بفضلِ قہار و جبّار فوراً اثر دکھاتا ہے۔

مثال اس کی یہ ہے۔ مثلاً کل اعداد ۶۶ ہیں۔ ان میں سے ۴۸ کم کئے تو ۱۸ باقی رہے۔ انہیں ۳ سے تقسیم کیا۔

۳) ۱۸ (۶
۱۸
×

حاصلِ قسمت ۶ آیا۔ اس کو خانۂ اوّل میں رکھ کر چار چار کا اضافہ

کیا۔ تو نقش کی صورت یہ بنے گی۔ دیکھئے اس طرح بھی میزان ہر طرف سے ایک ہی آئے گی۔

۷۸۶

۶۶	۲۶	۶	۳۴
۶۶	۳۰	۲۲	۱۴
۶۶	۱۰	۳۸	۱۸
	۶۶	۶۶	۶۶

جو حضرات نقش بنانے میں دسترس حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس بات کے خواہش مند ہیں کہ انہیں نقش نویسی کا فن باقاعدگی کے ساتھ آجائے۔ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایک ایک طریقے کو ازبر کریں اور نقوش کی چالیس بھی اپنے ذہن میں بٹھالیں۔

نقشِ مثلّث کا آٹھواں قاعدہ

یہ طریقہ مثلّثِ دو پایہ کہلاتا ہے۔ اور یہ طریقہ بعض عملیات میں بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے عاملین بعض امور میں اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے دو طریقے معروف ہیں۔

طریقہ ۱ یہ ہے کہ کل اعداد کا ثلث برآمد کریں۔ مثلاً کل عدد ہیں ۴۵۔ ان کا ثلث نکلا جو ۱۵ ہوا۔ اب مثلّث دو پایہ بنائیں۔ جو اس طریقے سے بنے گا۔

مثلّث کے اِدھر اُدھر ہم نے بالترتیب خانوں کے نمبر ڈال دیئے ہیں۔

تاکہ بات سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ اس مثلث کے بھرنے کی ابتدا پانچویں خانے سے ہوگی۔ کل اعداد کا ثلث یعنی ⅓۳۳ فی صد جو کہ ۴۵ کا ۱۵ بیٹھا تھا۔ اس خانے میں رکھ دیں۔ خانہ دوم میں ۱۵ کا دُگنا ۳۰ لکھیں۔ پہلے خانے میں ۹ لکھ دیں۔ اور چھٹے خانے میں، پہلے خانے میں جو عدد ہو اس کا دُگنا لکھ دیں۔ پانچویں خانے میں جو عدد تھا اس میں سے پہلے خانے والے عدد کو گھٹائیں۔ اس طرح ۱۵ میں سے ۹ گھٹائیں تو ۶ باقی رہے گا۔ اس کو تیسرے خانے میں لکھ دیں۔ اور جو تیسرے خانے میں عدد ہے اس کا دُگنا چوتھے خانے میں لکھ دیں۔ پانچویں اور پہلے خانے کے اعداد جوڑ کر جو حاصل جمع آئے اس کو ساتوے خانے میں لکھ دیں۔ پہلے خانے اور چوتھے خانے کے اعداد جوڑ کر جو حاصل جمع آئے اس کو آٹھوے خانے میں لکھ دیں۔ نقش دوپایہ مکمل ہوا۔ اب آپ دیکھیں انشاء اللہ ہر طرف سے میزان ۴۵ ہی آئے گی۔

دیکھئے ۴۵ کا نقش یہ بنے گا۔

۴۵	۶	۳۰	۹
۴۵	۱۸	۱۵	۱۲
۴۵	۲۱	۴۵	۲۴
	۴۵		۴۵

میزان دیکھئے ہر طرف سے برابر ہے۔

اب اس طرز پر ہم نے مثلث دوپایہ کے اسم ذات کا نقش پُر کیا۔ جو اس طرح بنے گا۔ یہ نقش چاندی کی تختی پر کندہ کر کے اگر کوئی اپنے پاس رکھ لے تو اس کو زبردست تسخیر حاصل ہو۔ تمام مخلوقات پر بفضلِ خداوندی اس کا رعب قائم ہو جائے گا۔ اُسے جو بھی دیکھے گا اس کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوگا۔ دراصل مثلث دوپایہ کی یہی خصوصیت ہے کہ اس کے نقش میں

زبردست قوت پیدا ہو جاتی ہے جو مثلث کے عام نقش میں نہیں ہوتی۔ اسلئے اس لائن کے طلباء کو مثلث دوپایہ کے طریقے ذہن نشین کر لینے چاہئیں۔ تاکہ بروقت اُن سے استفادہ کیا جا سکے۔ اسمِ ذات کا نقش حسبِ قاعدہ اس

۱۳	۴۴	۹
۱۸	۲۲	۲۶
۳۵	یااللہ	۳۱

بنے گا۔

اس نقش کو شمس کی ساعت میں اتوار کے دن بشرطیکہ چاند بُرج عقرب میں نہ ہو۔ اگر چاندی کے پترے پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھ لیں تو پھر اس کی قدرت دیکھیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے مخلوقات پر رعب و دبدبہ قائم ہو۔ اور دنیا مسخر ہو جائے۔

نقش مثلث کا نواں قاعدہ

یہ طریقہ مثلث خالی الوسط کہلاتا ہے اس مثلث میں درمیان کا خانہ خالی رہتا ہے۔ اور میزان ہر طرف سے برابر آتی ہے۔

اس کا طریقہ بہت آسان ہے۔ جس اسم کا نقش بنانا ہو اسکے اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کر دیں۔ پھر خارج قسمت کو خانۂ اوّل میں رکھ کر اس عدد کا پہاڑہ پڑھتے چلے جائیں۔ اس نقش کی طبعی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	۶

اگر آپ کو اسم الٰہی "باسط" کا نقش "خالی الوسط" بنانا ہے تو سب سے پہلے

یہ کریں کہ باسط کے اعداد نکالیں۔ اس اسم الٰہی کے اعداد ۷۲ ہیں۔ ان اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں۔

۱۲) ۷۲ (۶
۷۲
×

۶ خارج قسمت آیا۔ اب ۶ کو خانۂ اوّل میں رکھ کر چال کی مناسبت سے ۶ کا پہاڑہ پڑھتے چلے جائیں۔ دیکھئے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۸	۴۸	۶
۴۲		۳۰
۱۲	۲۴	۳۶

دیکھئے میزان ہر طرف سے ۷۲ ہی آئے گی۔

اگر اس نقش میں کسر آجائے تو چھٹے خانے سے باقی القسمت (وہ عدد جو تقسیم کے بعد بچے) اس کا اضافہ کرنا ہے۔ مثلاً اللہ کے اسم ذات کے اعداد ۶۶ ہوتے ہیں۔ انہیں ہم نے ۱۲ سے تقسیم کیا۔

۱۲) ۶۶ (۵
۶۰
۶

باقی القسمت ۶ رہا جب کہ خارج قسمت ۵ ہے۔ نقش کے خانۂ اوّل میں ۵ رکھ کر ۵ کا پہاڑہ پڑھتے چلے جائیں۔ لیکن جب چھٹے خانے میں پہنچیں گے تو ۶ کا اضافہ کریں گے اور پھر آخیر تک ہر خانے میں ۶ کا اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔ مثال کے لئے نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶	۱۵	۴۶	۵
۶۶	۴۱		۲۵
۶۶	۱۰	۲۰	۳۶
	۶۶	۶۶	۶۶

دیکھئے ہر طرف سے میزان برابر آرہی ہے۔ درمیانی خانے کو خالی بھی چھوڑا جا سکتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ اس خانے

میں وہ اسم لکھ دینا چاہیئے جس کا نقش بنایا گیا ہو۔
مثلاً اسم ذات کے نقش کو اس طرح بنایا جائے۔

۷۸۶

۱۵	۴۶	۵
۴۱	یااللہ	۲۵
۱۰	۲۰	۳۶

نقش مربّع کے قاعدے

نقش مربّع میں ۱۶ خانے ہوتے ہیں اس لئے نقش مربّع ۱۶ طریقوں سے پُر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم پہلے بھی یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ ہر قسم کے نقش کی ۴ چالیں قابلِ اعتبار ہیں۔ اس سے آگے کی چالیں صرف فنکاری ہے۔ ان چالوں میں الجھنا زندگی کے قیمتی ایّام کو ضائع کرنا ہے۔ آج کی سطور میں ہم مربّع پُر کرنے کے قاعدوں کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ ان قاعدوں کو غور سے پڑھیں مضمون کی طرح سرسری نظروں سے پڑھنا مفید نہیں ہوگا۔ ان قاعدوں اور چالوں کا ذہن میں جما لینا ہی فائدہ دے گا۔ تاکہ بغیر کتاب دیکھے نقش مرتب کیا جا سکے۔ مربّع کی چاروں چالیں یہ ہیں۔

مربّع آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

مربّع آبی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

مربع خاکی چال			
۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

مربع بادی چال			
۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

مربع کے پُر کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم الٰہی یا آیتِ قرآنی کا نقش بنانا ہو سب سے پہلے اس کے اعداد نکالیں۔ پھر مجموعۂ اعداد میں سے ۳۰ وضع کریں یعنی گھٹادیں۔ جو باقی رہے اس کو ۴ سے تقسیم کریں۔ خارج قسمت کو خانۂ اوّل میں رکھ کر چال کے اعتبار سے ایک ایک کا اضافہ کرکے نقش بھرتے چلے جائیں۔ مثلاً اللہ کے اسم ذات کے اعداد ۶۶ ہیں۔ ان میں سے ۳۰ گھٹادیئے تو ۳۶ باقی رہے۔ انہیں ۴ سے تقسیم کیا۔ ۹ (۳۶ (۴
۳۶
×

خارج قسمت ۹ آیا۔ اب نقش اس طرح بھرا جائے گا۔ یہ نقش آتشی چال سے بھرا گیا ہے۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۶۶ ہی آئے گی۔

۶۶	۱۶	۱۹	۲۲	۹
۶۶	۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۶۶	۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۶۶	۱۸	۱۳	۱۲	۲۳
	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶

ہر طرف سے ایک ہی میزان آنا نقش کے درست ہونے کی علامت ہے۔ بس نقش مربع پُر کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے مطلوبہ اسم کے اعداد

نکالیں۔ پھر ان میں سے ۳۰ گھٹادیں جو باقی رہیں انہیں ۴ سے تقسیم کردیں پھر خارج قسمت کو خانۂ اوّل میں رکھ کر ایک ایک۔ اضافہ کرتے چلے جائیں۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ خانۂ اوّل نقش کا وہ خانہ کہلاتا ہے جو چال کے اعتبار سے ہو۔ ترتیب کے اعتبار سے نہیں۔

مندرجہ ذیل نقش میں خانوں کی تربیت بہ اعتبار چال دیکھیں۔

چال آتشی

آٹھواں خانہ	۱۱واں خانہ	۱۴واں خانہ	پہلا خانہ
تیرہواں خانہ	دوسرا خانہ	ساتواں خانہ	۱۲واں خانہ
تیسرا خانہ	سولہواں خانہ	نواں خانہ	چھٹا خانہ
دسواں خانہ	پانچواں خانہ	چوتھا خانہ	پندرہواں خانہ

---

۶۶ کا نقش بنانے کیلئے ہم نے خانہ اوّل میں ۹ رکھ دیا ہے۔ اب چال کے اعتبار سے بالترتیب ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ ۹ کے بعد اگلے خانے میں دس۔ دس کے بعد اگلے خانے میں گیارہ گیارہ کے بعد بارہ۔ اسی طرح آخری خانے میں ۲۴ آجائے گا۔ اور نقش صحیح طریقے سے بھر جائے گا۔ ہر طرف سے اس کی میزان چھیاسٹھ (۶۶) آئے گی۔ بار بار لکھتے رہنے سے نقش مربع کی چالیں آپ کے دماغ میں بیٹھ جائیں گی۔ اور قلم خود بخود چال کے اعتبار سے چلنے لگے گا۔

مندرجہ ذیل نقوش کو خود بھریں۔ چالوں کی تفصیل پچھلی سطور میں دے دی گئی تھیں۔

مربع آتشی چال — خانہ اوّل

			۹

مربع آبی چال

خانۂ اوّل

	۹		

مربع بادی چال

			خانۂ اوّل ۹

مربع خاکی چال

			۹

خانۂ اوّل

یہ مثال تو مربع کے اُس نقش کی ہوئی جس میں نقش کے اعداد ۴ سے تقسیم کرنے کی صورت میں برابر تقسیم ہو جائیں۔ اگر تقسیم برابر نہ ہو۔ ایک، دو، یا تین بچ جائیں تو پھر یہ نقش کسر کہلاتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ نے ۶۷ کا نقش بنائیں اور حسبِ قاعدہ ۶۷ میں سے پہلے ۳۰ گھٹائیں۔ ۳۷ باقی رہے انہیں حسبِ قاعدہ آپ نے ۴ سے تقسیم کیا۔ ۴)۳۷(۹ یہاں تقسیم کے بعد ایک بچا۔ مربع کے نقش میں اگر تقسیم کے بعد ایک بچے تو ۱۳ ویں خانے میں ایک کے بجائے ۲ کا اضافہ ہوگا۔ اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہیں تو نوے خانے میں ایک کے بجائے ۲ کا اضافہ ہوگا۔ اور اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہیں تو پانچویں خانے میں ایک کے بجائے ۲ کا اضافہ ہوگا۔

مثلاً مربع کا نقش ہم نے آتشی چال سے بھرنا شروع کیا۔ خانۂ اوّل میں

میں ۹ رکھ کر چال کے اعتبار سے ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے چلے گئے۔ اور جب ہم ۱۳ ویں خانے پر پہنچے تو ایک کے بجائے ہم نے ۲ کا اضافہ کیا۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے برابر ۶۷ کی آگئی۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۳	۹
۲۲	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۵	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۴

اس تفصیل کے بعد ہم چاروں عناصر کے نقوش میں اہم خانے میں خانۂ اوّل، خانۂ چہارم اور خانۂ ہفتم کی نشان دہی کرتے ہیں۔

چال آتشی

			پہلا خانہ
۱۳واں خانہ			
		نواں خانہ	
	پانچواں خانہ		

مربع آبی چال

	پہلا خانہ		
		۱۳واں خانہ	
نواں خانہ			
			پانچواں خانہ

مربع بادی چال

	نواں خانہ		
			پہلا خانہ
		۱۳واں خانہ	
پانچواں خانہ			

مربع خاکی چال

	پانچواں خانہ		
		نواں خانہ	
۱۳واں خانہ			
			پہلا خانہ

اس تمام تفصیل کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ تاکہ مربع کی چالیں

خوب ذہن نشین ہو جائیں۔ اور بغیر دیکھے نقش بھرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

مربّع کا دوسرا قاعدہ

پچھلی سطور میں نقش مربع بھرنے کا قاعدہ بتایا گیا تھا۔ اور چاروں چالوں کی تفصیل سمجھائی گئی تھی اِن سطور میں مربّع کے دوسرے طریقے سمجھائے جا رہے ہیں۔ لیکن یہاں صرف آتشی چال کی مثالیں پیش کی جائیں گی۔ باقی چالوں کے لئے پچھلی مثالوں کو سامنے رکھیں۔ اگر ایک طریقہ سمجھ میں آجائے تو باقی طریقوں کا سمجھنا سہل ہو جاتا ہے۔

نقش مربّع بھرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس اسمِ الٰہی یا آیتِ قرآنی وغیرہ کا نقش بنانا ہو۔ پہلے اس کے اعداد اٹھائیں۔ پھر اس میں سے ۳۴ اعداد گھٹا دیں اس کے بعد جو اعداد باقی رہیں۔ انہیں ۴ سے تقسیم کریں جو خارج قسمت ہو اس میں ایک عدد کا اضافہ کر کے حسبِ قاعدہ نقش پُر کرتے چلے جائیں۔ انشاء اللہ نقش صحیح بن جائے گا۔ اور ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔ مثلاً اللہ کا نقش بنانا ہے۔ اللہ کے اعداد ۶۶ میں سے ۳۴ گھٹائیے ۳۲ باقی رہے۔ انہیں ۴ سے تقسیم کیا۔

خارج قسمت ۸ آیا۔ اسمیں ۸) ۳۲ (۴
۳۲
×

ایک کا اضافہ کر کے ۹ سے نقش بنانا شروع کیا جو اس طرح بنے گا

۷۸۶

۶۶	۱۶	۱۹	۲۲	۹
۶۶	۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۶۶	۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۶۶	۱۸	۱۳	۱۲	۲۳
	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۶۶ آئے گی۔ یہ نقشِ مربّع کا یہ طریقہ تعمیری کاموں کے لئے بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

مربّع کا تیسرا قاعدہ

جس قدر اعداد ہوں ان میں سے ۲۱ گھٹا دیں۔ اس کے بعد ایک عدد سے نقش بھرنا شروع کریں۔ ۱۲ خانے تک ایک سے ۱۲ تک لکھیں۔ ۱۳ ویں خانے میں ۲۱ گھٹا کر جو اعداد بچے تھے۔ انہیں لکھ دیں۔ اور پھر حسبِ قاعدہ ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ نقش صحیح بھرا جائے گا۔ اور ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔ مثلاً اللہ کے اعداد ۶۶ میں سے ۲۱ گھٹائے۔ ۴۵ باقی رہے۔

اب نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۶	۸	۱۱	۴۶	۱
۶۶	۴۵	۲	۷	۱۲
۶۶	۳	۴۸	۹	۶
۶۶	۱۰	۵	۴	۴۷
	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶

دیکھئے ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔ نقش مربع کا یہ طریقہ خصوصیت کے ساتھ ترقی والے عملیات میں مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

نقش مربع کا چوتھا قاعدہ

نقشِ مربع کا چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ کل اعداد کے نصف کر لئے جائیں۔ اور اس کے بعد نقش حسبِ چال ایک سے ۸ تک پُر کیا جائے۔ جب نواں خانہ آئے تو باقی نصف اعداد میں سے ۸ گھٹا دیں اور گھٹانے کے بعد جو باقی رہے اس کو نوے خانے میں رکھ کر پھر ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ نقش صحیح بھرا جائے گا۔

اور ہر طرف سے میزان ایک ہی آئے گی۔ مثلاً اسم ذات کے اعداد ۶۶ میں سے نصف کم کئے تو ۳۳ باقی رہے۔ اب اس کا نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۶	۸	۲۷	۳۰	۱
۶۶	۲۹	۲	۷	۲۸
۶۶	۳	۳۲	۲۵	۶
۶۶	۲۶	۵	۴	۳۱
	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶

دیکھئے ہر طرف سے میزان برابر ہے۔

جن اعداد میں طاق عدد ہونے کی وجہ سے ایک عدد زائد ہو رہا ہو تو اس میں نقش بھرتے وقت ۸ کے بجائے ۹ گھٹائیں گے۔ تب بھی میزان پوری آجائے گی۔ مثلاً ۳۷ کا نقش بنانا ہے۔ اس میں سے ہم نے ۳۶ گھٹائے تو باقی ۳۷ رہے۔ ۳۷ میں سے ۸ کے بجائے ۹ گھٹائے تو باقی ۲۸ رہے۔ اب نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۲	۸	۳۰	۳۳	۱
۷۲	۳۲	۲	۷	۳۱
۷۲	۳	۳۵	۲۸	۶
۷۲	۲۹	۵	۴	۳۴
	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲

دیکھئے ہر طرف سے میزان برابر ہے۔ یہ طریقہ نقش حصولِ روزگار اور حصولِ رزق میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

نقش مربع کا پانچواں قاعدہ:۔ کل اعداد کو قانون کے ۳۰ دفع کئے

بغیر ۴ سے تقسیم کر دیں۔ خارج قسمت میں سے ۴ گھٹا کر خانہ پُری کریں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اگر ۴ سے تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے تو نقش بغیر کسر کے پورا ہوجائے گا۔ لیکن اگر تقسیم کے بعد کچھ باقی نہ رہے تو نویں خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ اگر ایک باقی رہے تو ۱۳ ویں خانے میں اضافہ ہوگا۔ اگر ۳ باقی رہیں تو پانچویں خانے سے اضافہ ہوگا۔ مثلاً ۷۸۶ بسم اللہ کے اعداد ہیں انہیں ۴ سے تقسیم کیا۔

۴) ۷۸۶ (۱۹۶
۴
۳۸
۳۶
۲۶
۲۴
۲

۱۹۶ خارج قسمت آیا۔ اور باقی قسمت ۲ ہے۔ اب ۱۹۶ میں سے ۷ گھٹا کر نقش بنائیں گے اور چوں کہ ۲ باقی رہے اس لئے کسر نہیں آئے گی۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے برابر ہے۔

۷۸۶

۷۸۶	۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۷۸۶	۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۷۸۶	۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۷۸۶	۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳
	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶

نقشِ مربّع کا چھٹا قاعدہ جن تعویذوں میں اکثر اوپر خانوں میں اعداد کے بجائے حروف لکھے جاتے ہیں۔

ان کو "نقش ذوالکتابت" کہتے ہیں۔ ان کے بھرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے خانے میں حرف لکھ کر اس کے جتنے اعداد ہوں۔ باقی ۳ خانوں میں ایک ایک عدد کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ مثلاً الرزاق کا نقش بنانا ہے تو پہلے خانے میں درج ذیل طریقے سے آل لکھا۔ اور آل کے اعداد ہوتے ہیں ۳۱ تو شروع کے ۴ خانے اس طرح بھرے جائیں گے۔

			ال
	۳۲		
۳۳			
		۳۴	

آل کے اعداد چوں کہ ۳۱ ہوتے ہیں تو خانۂ اوّل میں آل لکھ کر باقی خانوں میں ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے گئے۔ اب چوں کہ آٹھوے خانے میں قؔ آرہا ہے تو اس سے پہلے کے ۳ خانوں میں ۳ عدد کم کر کے ایک ایک کا اضافہ کیا جائے۔ ۱۰۰ میں سے ۳ کم کیئے تو ۹۷ باقی رہے۔ اب پانچوے خانے میں ۹۷ رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کیا جائے اور ۸ وے خانے میں ۱۰۰ کے بجائے قؔ لکھا جائے۔ صورت اس کی یہ رہے گی۔

ق			
		۹۹	
			۹۸
	۹۷		

اس کے بعد گیارہوے خانے میں چونکہ زآ رہا ہے! اسمیں سے پہلے

دو خانوں میں اس کی مناسبت سے ۲ گھٹا لیئے۔ زا کے اعداد ہوتے ہیں آٹھ، دو گھٹا کر باقی رہے ۶۔ ۶ سے چال چلیئے۔ ایک ایک بڑھاتے جایئے۔ ۶ کے بعد لکھا جائے گا ۷ اور ۷ کے بعد آٹھ لکھنے کے بجائے زؔ لکھا جائے اور اس کے بعد ۹ لکھا جائے گا۔ صورت اسکی یہ ہوگی۔

	زا		
			۹
		۶	
۷			

چودھویں خانے میں چونکہ رؔ آرہا ہے، اور رؔ کے اعداد ہوتے ہیں ۲۰۰ اور ۱۳ ویں خانے سے چال چلنی ہے۔ تو ۲۰۰ میں سے ایک کم کر کے ۱۹۹ لکھے جائیں گے۔ اس کے بعد ۱۴ وے خانے میں ۲۰۰ کے بجائے رؔ لکھا جائے گا۔ اسکے بعد ایک ایک اضافہ کر کے نقش مکمل کیا جائیگا۔ صورت درج ذیل ہے۔

		ر	
۱۹۹			
	۲۰۲		
			۲۰۱

یہ نقش الرزاق ذوالکتابت آپ دیکھیں گے کہ اسکی میزان ہر طرف سے ۳۳۹ ہی ہوگی۔ پورا نقش یہ ہے۔ دیکھیئے اس کی میزان ہر طرف سے ایک ہی ہے۔

۷۸۶

۳۳۹	ق	زا	ر	ال
۳۳۹	۱۹۹	۳۲	۹۹	۹
۳۳۹	۳۳	۲۰۲	۶	۹۸
۳۳۹	۷	۹۷	۳۴	۲۰۱
	۳۳۹	۳۳۹	۳۳۹	۳۳۹

مزید مثالیں

پچھلی سطور میں نقش ذوالکتابت کا طریقہ سمجھایا گیا تھا۔ چوں کہ یہ قاعدہ نسبتاً مشکل ہے۔ اور دیر میں ذہن نشین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی مزید مثالیں دی جا رہی ہیں۔ تاکہ نقش ذوالکتابت آپ کے ذہن میں پوری طرح جم جائے اور بغیر دیکھے لکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ پچھلی سطور میں الرزاق کے نقش کا طریقہ سمجھایا گیا تھا۔

المذل کا نقش اس طرح بنے گا۔ المذل کے اعداد ۸۰۱ ہیں۔

۷۸۶

ال	م	ذ	ل
۷۰۱	۲۹	۳۲	۳۹
۲۸	۶۹۸	۴۲	۳۳
۴۱	۳۴	۲۷	۶۹۹

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۰۱ آئے گی۔ تیسری مثال الغفور کی ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۱۷ ہیں۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۳۱۷ آئے گی۔

۷۸۶

ال	غ	فو	ر
۸۷	۱۹۹	۳۲	۹۹۹
۱۹۸	۸۴	۱۰۰۲	۳۳
۱۰۰۱	۳۴	۱۹۷	۸۵

چوتھی مثال نقش قیوم کی ہے۔ اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں دیکھئے ہر طرف سے ۱۵۶ آئے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ق	ی	و	م
۷	۳۹	۱۰۱	۹
۳۸	۴	۱۲	۱۰۲
۱۱	۱۰۳	۳۷	۵

پانچویں مثال نقش مجید کی ہے۔ اس کے اعداد ۵۷ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۵۷ آئے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ج	ی	د
۱۱	۳	۴۱	۲
۲	۸	۵	۴۲
۴	۴۳	۱	۹

چھٹی مثال اسم مؤخر کی ہے۔ اس کے اعداد ۸۴۶ ہیں۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۸۴۶ آئے گی۔

۷۸۶

م	و	خ	ر
۶۰۱	۱۹۹	۴۱	۵
۱۹۸	۵۹۸	۸	۴۲
۷	۴۳	۱۹۷	۵۹۹

یہ نقش تو اسم باری تعالیٰ کے تھے۔ اسی طرح قرآن حکیم کی آیتوں کے نقوش بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ جس آیت کا نقش ذوالکتابت بنانا ہو پہلے اس کے اعداد نکالیں۔ مثال کے طور پر قرآن حکیم کی یہ آیت اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اس آیت کے کل اعداد ۸۱۳۴ ہیں۔ اس آیت کا نقش بنانے کیلئے آیت کے چار ٹکڑے کر دیں مثلاً آیت کے ٹکڑے اور ان کے الگ الگ اعداد اس طرح ہوں گے۔

آیت	اعداد
اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا	۲۸۴۳
یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ	۲۴۴۱
وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ	۶۸۶
عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ	۲۱۶۴

نقش یہ ہے

۷۸۶

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا	یُضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ	وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ	عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
۶۸۷	۲۱۶۳	۲۸۴۴	۲۴۴۰
۲۱۶۲	۶۸۴	۲۴۴۲	۲۸۴۵
۲۴۴۴	۲۸۴۶	۲۱۶۱	۶۸۵

دیکھئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۱۳۴ آئے گی۔ یہ نقش قرض کی ادائیگی میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ علم الاعداد میں یہی نقش اس طرح بنتا ہے

۷۸۶

۲۰۲۶	۲۰۳۹	۲۰۳۶	۳۰۳۳	۸۱۳۴
۲۰۳۷	۲۰۳۲	۲۰۲۷	۳۰۳۸	۸۱۳۴
۲۰۳۱	۲۰۳۴	۲۰۴۱	۳۰۲۸	۸۱۳۴
۲۰۴۰	۲۰۲۹	۲۰۳۰	۳۰۳۵	۸۱۳۴
۸۱۳۴	۸۱۳۴	۸۱۳۴	۸۱۳۴	

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۸۱۳۴ آئے گی۔ لیکن یہ نقش جب ذوالکتابت کی صورت میں تیار کیا جاتا ہے تو اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے اس نقش کو قوی اور مؤثر بنانے کیلئے ذوالکتابت ہی میں تحریر کرنا چاہیئے۔ بیوی کی محبت کے لئے یہ نقش ذوالکتابت بے حد مجرب اور مؤثر ہے۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔ اس آیت کے کل اعداد ۱۶۵۴ ہیں۔ پہلے اس آیت کے چار ٹکڑے کئے۔

آیت	اعداد
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ	۱۰۱۱
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ	۳۰۷
یَدُ اللّٰہِ	۸۰
فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ	۲۵۶

نقش اس طرح بنے گا۔

(نقش اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں)

۷۸۶

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ	اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہ	یَدُ اللہ	فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ
۸۱	۲۵۵	۱۰۱۲	۳۰۶
۲۵۴	۷۸	۳۰۹	۱۰۱۳
۳۰۸	۱۰۱۴	۲۵۳	۷۹

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۱۶۵۴ آئے گی۔ ۱۶۵۴ کا نقش تمام قاعدے کی رُو سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۰۶	۴۱۹	۴۱۶	۴۱۳
۴۱۷	۴۱۲	۴۰۷	۴۱۸
۴۱۱	۴۱۴	۴۲۱	۴۰۸
۴۲۰	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۵

لیکن اس کی تاثیر بڑھانے کیلئے نقش ذوالکتابت بنایا جاتا ہے جو اوپر بنا کر دکھایا گیا۔

نقشِ مربّع کا ساتواں قاعدہ

نقش مربع کا یہ قاعدہ بھی بے حد مؤثر اور زود اثر ثابت ہوتا ہے

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۱۶ کم کر دیئے جائیں۔ ۱۶ کم کرنے کے بعد جو اعداد باقی رہیں ان کو نصف کر دیں۔ اب نقش اس طرح پُر کریں کہ ایک خانہ سے لیکر ۸ خانے تک ایک سے آٹھ تک ہندسے لکھتے چلے جائیں اور نوے خانے میں وہ ہندسہ لکھیں جو کل اعداد کا نصف کرنے کے بعد

برآمد ہوا تھا۔ اگر کسر ہو تو ۱۳ وے خانے میں ایک کا اضافہ کر کے لکھنا چاہیئے۔ ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔ مثلاً اللہ کے اسم ذات ۶۶ کا نقش مربع بنانا ہے تو اس میں سے سب سے پہلے ۱۶ عدد گھٹا دیں گے۔ ۱۶ گھٹا کر پچاس رہے۔ پچاس کو نصف کیا تو ۲۵ باقی رہا۔ ۲۵ کو نوے خانے میں رکھ کر حسبِ قاعدہ ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں نقش مکمل ہو جائے گا۔ اور میزان ہر طرف سے برابر آئے گی۔

دیکھئے نقش یہ ہے۔

۱	۳۰	۲۷	۸	۶۶
۲۸	۷	۲	۲۹	۶۶
۶	۲۵	۳۲	۳	۶۶
۳۱	۴	۵	۲۶	۶۶
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	

کسر کی مثال یہ ہے کہ اعداد طاق ہوں تو ان میں سے ۱۶ گھٹنے کے بعد جو اعداد باقی رہیں گے۔ ان کا نصف کرنے کی صورت میں برابر تقسیم نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں نصف کا ایک گھٹا کر پھر بقایا اعداد کو نصف کرینگے اور ایک الگ کرنے کی وجہ سے ۱۳ وے خانے سے ایک کا مزید اضافہ کریں گے۔ مثلاً کل اعداد ۶۷ ہوں۔ ان میں سے ۱۶ کم کئے۔ تو باقی رہے۔ ۵۱، ۵۱ کو اگر آپ نصف کرنے کے لئے ۲ سے تقسیم کریں۔

۲) ۵۱ (۲۵
۴
۱۱
۱۰
۱

ایک بچے گا برابر تقسیم نہیں ہو گی۔ اب اس نقش میں کسر آئے گی اور ۱۳ ویں خانے میں ایک کا مزید اضافہ ہو گا۔

مثال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۳۱	۲۷	۸	۶۷
۲۸	۷	۲	۳۰	۶۷
۶	۲۵	۳۳	۳	۶۷
۳۲	۴	۵	۲۶	۶۷
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	

دیکھئے گا ہر طرف سے میزان ۶۷ ہی آرہی ہے۔ مربع کے اس طرح کے نقوش نقش کی طاقت میں اضافہ کرنے کیلئے تیار کئے جاتے ہیں اس لئے اس لائن کے طلباء کو ان قاعدوں کو بھی پوری طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ تاکہ آگے چل کر ہر قسم کے نقش تیار کرنے کی انہیں مشق رہے۔ اور کسی طرح کی کوئی بعد میں دشواری پیش نہ آئے۔

نقش مربع کا یہ طریقہ وسائل رزق، ترقی روزگار اور تسخیر و مقبولیت کے معاملات میں خاص طور پر زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے اس طریقے کو تمام فنِ عملیات سیکھنے والوں کو ازبر کر لینا چاہیئے۔ تاکہ بوقتِ ضرورت کام آئے۔ اور فائدہ اٹھایا جاسکے۔

نقشِ مربّع کا آٹھواں قاعدہ

ان سطور میں جو قاعدہ بیان کیا جارہا اس میں کسر نہیں آتی۔ اور یہ قاعدہ دوسرے قاعدوں کے بہ نسبت بہت آسان ہے۔

قاعدہ یہ ہے کل اعداد میں سے ۲۱ اعداد گھٹا دیں۔ اس کے بعد نقش

پہلے خانے سے ۱۲ ویں خانے تک ایک سے لیکر ۱۲ تک بالترتیب پُر کریں ۱۳ ویں میں وہ ہندسہ لکھیں جو ۲۱ گھٹانے کے بعد بچا ہو اس کے بعد ایک ایک عدد بڑھا کر نقش کو مکمل کرلیں۔ ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔ مثلاً اللہ کے نام کے اعداد ۶۶ ہیں۔ ان میں سے ۲۱ گھٹائیے تو ۴۵ باقی رہے۔

اب نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱	۴۶	۱۱	۸	۶۶
۱۲	۷	۲	۴۵	۶۶
۶	۹	۴۸	۳	۶۶
۴۷	۴	۵	۱۰	۶۶
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	

اسی طرح کے نقش کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۲۵ اعداد گھٹائیں۔ اس کے بعد نقش کو پہلے خانے سے آٹھوے خانے تک ایک سے لیکر ۷ تک بالترتیب پُر کریں۔ خانۂ نو میں گھٹانے کے بعد جو ہندسہ باقی رہا تھا اس کو لکھ دیں۔ اور ۱۲ ویں خانے تک بالترتیب ایک ایک کا اضافہ کریں۔ ۱۳ ویں خانے سے ۱۶ ویں خانے تک پہلی ترتیب ہی کا لحاظ رکھ کر ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ ہندسے بالترتیب لکھ دیں۔ انشاء اللہ میزان ہر طرف سے برابر آئے گی۔ مثلاً ۶۶ میں سے ۲۵ گھٹائیے تو باقی رہے ۴۱۔ نقش اسطرح بنے گا۔

۷۸۶

۱	۱۴	۴۳	۸	۶۶
۴۴	۷	۲	۱۳	۶۶
۶	۴۱	۱۶	۳	۶۶
۱۵	۴	۵	۴۲	۶۶

اسی طرح کے نقش کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کل اعداد میں سے ۲۹ گھٹائیں۔ اس کے بعد نقش کو پہلے خانے سے چوتھے خانے تک بالترتیب ایک سے لے کر چار تک پُر کریں۔ پانچویں خانے میں ۲۹ گھٹا کر جو ہندسہ بچا تھا اس کو لکھیں اور آٹھویں خانے تک اس میں ایک ایک کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ نویں خانے میں ۹ لکھیں اور پھر آخیر تک ایک ایک کا اضافہ کر کے نقش مکمل کریں۔ ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔

مثلاً ۶۶ میں سے ۲۹ گھٹائیے تو باقی رہے ۳۷۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۶	۴۰	۱۱	۱۴	۱
۶۶	۱۳	۲	۳۹	۱۲
۶۶	۳	۱۶	۹	۳۸
۶۶	۱۰	۲۷	۴	۱۵
	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶

نقش مربّع کا نواں قاعدہ

وہ نقوش جن میں کسر نہیں آتی اس کے ۳ طریقے پچھلے صفحات میں پیش کئے گئے تھے۔ اسی طرح کے نقش کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۲ گھٹائے جائیں۔ جو باقی رہے اس کو خانۂ اوّل میں رکھ کر خانۂ چہارم تک ایک ایک کے اضافے کے ساتھ چال چلیں۔ خانۂ پنجم میں رکھ کر نقش کے ختم تک ایک ایک کا اضافے کے ساتھ خانہ پُری کر کے نقش کو مکمل کر لیں۔ اس طرح بھی ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔

مثلاً ۶۶ میں سے ۳۲ گھٹائے تو ۳۴ باقی رہے۔ اب نقش اس طرح بنے گا۔ اور دیکھئے میزان ہر طرف سے برابر آئے گی۔

۷۸۶

۶۶	۸	۱۱	۱۴	۳۳
۶۶	۱۳	۳۴	۷	۱۲
۶۶	۳۵	۱۶	۹	۶
۶۶	۱۰	۵	۳۶	۱۵
	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶

نوے قاعدے کے یہ نقوش جو بلا کسر پُر کئے جاتے ہیں جسمانی امراض کو دور کرنے میں بہت مؤثر ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے عاملین جسمانی امراض کے لئے نقش مربع کی یہ قسم مریضوں کو لکھ کر دیتے ہیں۔ اس طریقے کی جو چار قسم بیان کی گئی ہیں ان میں سے قسم اوّل ٹانگوں اور پیروں سے متعلق تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ اگر کسی کی پنڈلیوں میں درد ہو یا پیروں کی اُنگلیوں میں کوئی مرض ہو یا رانوں میں کوئی تکلیف ہو تو قاعدۂ اوّل کا استعمال کریں۔

اگر مریض کے پیٹ میں یا کمر میں درد ہو تو قاعدہ دوم کا استعمال کریں اگر مریض کے دل میں یا سینے میں کوئی مرض ہو تو تیسرے قاعدہ کا استعمال کریں۔ اگر زبان، سَر اور کان، ناک وغیرہ میں کوئی بیماری ہے تو قاعدۂ چہارم کا استعمال کریں۔ یہ بلا کسر نقوش جسمانی امراض میں تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔ اور بفضلِ تعالیٰ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ اس لئے اس لائن کے طلبار کو ان نقوش کے بھرنے کی بھی مشق کرنی چاہیئے۔

نقش مربّع کا دسواں قاعدہ

محبّت کے لئے یا دفعِ رنج و غم کے لئے نقش مربع بھرنے کا ایک خاص طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۶۰ عدد گھٹائیں۔ جو باقی رہے اس کو پہلے خانے

میں رکھ کر دو دو کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ مثال کے طور پر کسی اسم یا آیت کے اعداد ۱۴۲ ہیں۔ ان میں سے ۶۰ گھٹا دیئے۔ تو ۸۲ باقی رہے۔ اس کو ۴ سے تقسیم کیا۔ خارج قسمت ۲۰ آیا۔ اور دو باقی رہے۔ اس لئے نوے خانے میں کسر آئے گی اور نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۴۲	۳۴	۴۱	۴۷	۲۰
۱۴۲	۴۵	۲۲	۳۲	۴۳
۱۴۲	۲۴	۵۱	۳۷	۳۰
۱۴۲	۳۹	۲۸	۲۶	۴۹
	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۴۲، آرہی ہے۔ یہ زوج الزوج کا نقش کہلاتا ہے۔ اور محبّت اور دفع رنج و غم میں بہت ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

نقش مُربّع کا گیارواں قاعدہ

اگر ہم یا مغنی مربع عرفان احمد کے لئے بنائیں گے تو اس کا سیدھا سادا طریقہ یہ ہے کہ مغنی کے اعداد۔ عرفان احمد کے اعداد میں جمع کریں۔ مغنی کے اعداد گیارہ سو ہیں۔ اور عرفان احمد کے اعداد چار سو چون، ان کو جمع کریں گے تو مجموعی ٹوٹل ہوگا۔ ۱۵۵۴، ان میں سے قانون کے وضع کریں گے ۳۰، تو باقی رہیں گے ۱۵۲۴، اس کو ۴ سے تقسیم کر دیں گے۔

$$
۴) ۱۵۲۴ (۳۸۱ \\
۱۲ \\
۳۲ \\
۳۲ \\
\times ۴ \\
۴ \\
\times
$$

نقش اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۵۴	۳۸۸	۳۹۱	۳۹۴	۳۸۱
۱۵۵۴	۳۹۳	۳۸۲	۳۸۷	۳۹۲
۱۵۵۴	۳۸۳	۳۹۶	۳۸۹	۳۸۶
۱۵۵۴	۳۹۰	۳۸۵	۳۸۴	۳۹۵
	۱۵۵۴	۱۵۵۴	۱۵۵۴	۱۵۵۴

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۵۵۴، آئے گی۔

اس نقش کی قوت بڑھانے کے لئے بزرگوں سے یہ طریقہ منقول ہے۔ سب سے پہلے خانے میں عرفان احمد کے اعداد ۴۵۴ لکھ دیں۔ اور چوتھے خانے تک ایک ایک کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد کل اعداد ۱۵۵۴ میں سے ۴۵۴ وضع کر دیں۔ باقی رہیں گے ۱۱۰۰، اس میں سے ۱۸ قانون کے وضع کریں۔ تو باقی رہیں گے ۱۰۸۲، اس کو ۳ سے تقسیم کر دیں گے۔

$$
۳) ۱۰۸۲ (۳۶۰ \\
۹ \\
۱۸ \\
۱۸ \\
\times ۲
$$

پانچوے خانے میں ۳۶۰ رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کر کے نقش کی تکمیل کریں گے۔ چوں کہ اس صورت میں کسر آرہی ہے اور ۲ باقی بچ رہے ہیں تو نوے خانے میں مزید ایک کا اضافہ کرینگے اس تفصیل کے ساتھ نقش اسطرح بنے گا۔ نقش کے پہلے خانے میں عرفان احمد قائم مقام ۴۵۴ کے ہے۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے ۱۵۵۴ ہی آئے گی۔

۳۶۳	۳۶۷	۳۷۰	عرفان احمد
۳۶۹	۴۵۵	۳۶۴	۳۶۸
۴۵۶	۳۷۲	۳۶۵	۳۶۱
۳۶۶	۳۶۰	۴۵۷	۳۷۱

اکابرین اور ماہرینِ فن نے فرمایاہے۔ اسی طرح یامغنی کانقش زود اثر بھی ہوتاہے اور بے پناہ طاقت ور بھی۔ یہ نقش رزق کی فراوانی اور حصولِ غنا کے لئے کام کرے گا۔ اسی طرح محبّت کیلئے بھی نقوش تیار کئے جاسکتے ہیں۔ محبت کے نقوش میں طالب ومطلوب دونوں کے نام کے اعداد شامل ہوں گے۔ اور وہ اسماءِ الٰہی شامل ہوں گے جو حُب میں عام طور پر مستعمل ہیں۔ یاودود، یالطیف، یاباسطُ وغیرہ

نقش مربّع کا بارواں قاعدہ

اب نقش مربّع کا ایک ایسا قاعدہ پیش کررہے ہیں جو تاثیر کے اعتبار سے عام نقوش کے مقابلے میں اپنے اندر کئی گنا قوّت رکھتاہے۔ اور نتیجہ اللہ کے فضل سے بہت جلد برآمد ہوتاہے۔ یہ نقش مطلوب کو بلانے کے لئے تیر بہدف ہے۔ گمشدہ، مفرور لوگوں کے لئے اس نقش کو استعمال کرسکتے ہیں۔ بیوی اگر اپنے مائیکہ چلی گئی ہو اور آنے کا نام نہ لیتی ہو تو اس نقش کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر شوہر بیوی کو لینے نہ آتا ہو تو بھی اس نقش کا استعمال کرنا چاہیئے۔ غرضیکہ یہ نقش مطلوب کو طلب کرنے میں حیرتناک اثر دکھاتاہے۔ اگر عارفہ کو بلانا مقصود ہو تو نقش اس طرح بنائیں گے۔

طریقہ نوٹ کریں۔ نقش کے پہلے خانہ میں بدّوح لکھ دیں۔ بدّوح کے اعداد ۲۰ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دو دو کے اضافے کے ساتھ ۴ خانوں تک چال چلیں۔ پانچویں خانے میں محبّت لکھ دیں۔ محبّت کے اعداد ۴۵۰ ہوتے ہیں۔ چھٹے خانے سے دو اور دو کے اضافے کے ساتھ آٹھویں خانے تک چال چلیں۔ نویں خانے میں عارفہ بنت زاہدہ کا نام لکھ دیں۔ عارفہ کے اعداد والدہ کے نام سمیت ۳۷۸ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ۱۲ویں خانے تک دو دو

کے اضافے کے ساتھ پھر چال چلیں۔ ۱۳ویں خانے میں پانچ لکھ کر دو دو کے اضافے کے ساتھ نقش کو مکمل کریں۔ اور ۱۶ویں خانے میں آئے لکھ دیں۔ آئے کے اعداد ہوتے ہیں ۱۱۔ اب اس طرح نقش پُر کرنے کے بعد دیکھیں۔ ہر طرف سے میزان صحیح آئے گی۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اس چال کو سامنے رکھ کر اب نقش کو بغور دیکھیں۔ اور مذکورہ تفصیل کو ذہن میں رکھیں۔

۸۶۵	۴۵۶	۳۸۲	۷	بدّوح ۲۰
۸۶۵	۵	۲۲	۴۵۴	۳۸۴
۸۶۵	۲۴	آئے ۱۱	عارفہ بنت زاہدہ ۳۷۸	۴۵۲
۸۶۵	۳۸۰	محبّت ۴۵۰	۲۶	۹
	۸۶۵	۸۶۵	۸۶۵	۸۶۵

دیکھ لیجئے ہر طرف سے میزان برابر آرہی ہے۔ نقش مربع کا یہ طریقہ صرف مطلوب کو بلانے کیلئے کارآمد ہے۔ اور اللہ کے فضل وکرم کی بنا پر سَو فیصد کامیاب ہے۔ اس لائن کے طلباء کو یہ طریقہ پوری طرح ذہن نشین رکھنا چاہیئے: اس نقش کو گلاب وعنبر سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے انار کے درخت پر لٹکائیں۔ اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔ اگر یہ عمل عروج ماہ

میں ساعتِ سعید میں کریں تو افضل ہے۔

نقش مربّع کا تیرواں قاعدہ

نقش مربّع کا یہ قاعدہ حُبّ کے معاملے میں حد سے زیادہ کارگر اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے عاملین حُبّ کیلئے اس قاعدے پر عمل کر کے عمل کی قوت کو دُگنی کر دیتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم کی وجہ سے تیر فوراً نشانے پر لگتا ہے۔ اس قاعدے میں نقش کے بطن میں تینوں نام کے اعداد جوں کے توں قائم ہوجاتے ہیں۔

مثال کے طور پر آپ آدم وحوّا کی محبّت کا نقش بنانا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدم وحوّا کے اعداد نکال کر اس میں اسم الٰہی ودود کے اعداد شامل کریں۔ پھر ان میں سے طالب ومطلوب یعنی آدم وحوّا کے اعداد گھٹا دیں جو باقی رہے ان میں سے ۷ عدد قانون کے گھٹا دیں۔ اب جو باقی رہے اس کا نصف کر دیں۔ اگر کسر آئے تو پانچویں خانے میں ایک کا اضافہ کریں۔ نصف کرنے کے بعد جو عدد برآمد ہوگا اس کو پہلے خانے میں رکھ کر ایک ایک کے اضافے کے ساتھ چال چلیں۔ خانہ ۸ تک چال چلنے کے بعد رُک جائیں۔ نوے خانے میں طالب کے کل اعداد رکھ دیں۔ اور پھر ایک ایک کے اضافے کے ساتھ ۱۲ ویں خانے تک چال چلیں۔ اس کے بعد مطلوب کے کل اعداد میں سے ۳ گھٹا دیں۔ ۳ گھٹانے کے بعد جو عدد برآمد ہو اس کو تیرویں خانے میں رکھ کر آخر تک چال چلیں۔ نقش مکمل ہوجائے گا۔ اور اس کی میزان ہر طرف سے برابر آئے گی۔ اور بطنِ نقش میں طالب ومطلوب اور اسم الٰہی کے اعداد جلوہ گر ہوں گے۔ اس طریقے میں اگر کوئی عدد، دُوبارہ بھی استعمال ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔

اسم الٰہی کے اعداد ۲۰، طالب کے اعداد ۴۵، مطلوب کے اعداد ۱۵، مجموعۂ اعداد ۸۰، اس میں سے طالب ومطلوب کے اعداد ۶۰ گھٹا دیئے تو ۲۰ باقی رہے۔ اس میں سے ۷ گھٹا دیئے تو ۱۳ باقی رہے۔ ۱۳ کا نصف کیا۔ تو ساڑھے چھ باقی رہے۔ ۶ کو خانۂ اوّل میں رکھیں گے۔ اور آدھے عدد کی وجہ سے پانچ کے خانے میں ایک کا اضافہ کریں گے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۰	۱۴	۴۷	۱۳	۶
۸۰	۱۲	۷	۱۳	۴۸
۸۰	۸	۱۵	۴۵	۱۲
۸۰	۴۶	۱۱	۹	۱۴
	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰

اور دیکھئے بطنِ نقش اسم الٰہی ودود کے اعداد ۲۰ بھی جلوہ گر ہیں۔ ۱۳+۷=۲۰ اور طالب ومطلوب کے اعداد ۶۰ بھی جلوہ گر ہیں۔ نقش مربّع کا یہ طریقہ صرف محبّت میں شدّت پیدا کرنے کیلئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے عاملین اس درد سری کو اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔

نقش مربّع کا چودواں قاعدہ

یہ نقش محبّت اور تسخیر کے معاملے میں حد سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے عاملین اس طریقے کو خاص طور پر محبّت وتسخیر کے معاملے میں ترجیح دیتے ہیں۔ اس نقش کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تینوں اسماء اسم طالب، اسم مطلوب اور اسم الٰہی کے اپنی اصلی صورت میں باقی رہتے ہیں۔ اور نقش کی میزان ہر طرف سے برابر آتی ہے۔

یہ طریقہ اس وقت استعمال میں لانا چاہیئے جب دوسرے طریقوں سے مقصد میں کامیابی نہ ملی ہو۔ ساعتِ سعید اور وقتِ سعید میں یہ نقش بنا کر طالب اپنے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی بہت جلد حاصل ہوگی۔

طریقہ یہ ہے۔ طالب کے اعداد پہلے خانے میں رکھ کر چوتھے خانے تک حسبِ قاعدہ ایک ایک کا اضافہ کریں۔ پانچویں خانے میں مطلوب کے اعداد رکھ کر آٹھویں خانے تک حسبِ قاعدہ ایک ایک کا اضافہ کریں نویں خانے میں اسم الٰہی کے اعداد رکھ کر ۱۲ ویں خانے تک حسبِ قاعدہ ایک ایک کا اضافہ کر کے چال چلیں۔

یہاں تک تو بات بالکل صاف سی ہے۔ اس کے بعد چال کے اعتبار سے خانہ ۲، ۷، ۱۲ کے اعداد جمع کریں۔ اور ان کو سورۂ اخلاص کے اعداد ۱۰۰۲ میں سے گھٹا دیں۔ حاصلِ تفریق کو ۱۳ ویں خانے میں رکھ کر حسبِ قاعدہ ایک ایک کا اضافہ کر کے نقش مکمل کریں۔ ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔ اور نقش قوت و تاثیر میں انشاء اللہ بے مثال ہوگا۔ مثلاً طالب سلیم اور مطلوب سلیمہ کے لئے نقش بنانا ہے تو سب سے پہلے خانے میں سلیم کے اعداد ۱۴۰ رکھیں گے۔ پانچویں خانے میں سلیمہ کے اعداد ۱۴۵ رکھیں گے۔ نویں خانے میں اسم الٰہی ودود کے ۲۰ اعداد رکھیں گے۔ اس کے بعد خانہ دوٗ، خانہ ساتؔ اور خانہ بارہؔ کے اعداد جو کل ۳۱۱ ہوتے ہیں۔ ۱۰۰۲ میں سے گھٹا دیں گے اور حاصلِ تفریق کو جو ۶۹۱ ہوتے ہیں۔ ۱۳ ویں خانے میں رکھ کر نقش مکمل کریں گے۔ دیکھئے ہر طرف سے سورۂ اخلاص کے اعداد ۱۰۰۲ برآمد ہوں گے۔ اور یہ نقشِ محبت سورۂ اخلاص کا نقش کہلاتا ہے اور بہت کم خطا کرتا ہے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۰۲	۱۴۸	۲۲	۶۹۲	۱۴۰
۱۰۰۲	۶۹۱	۱۴۱	۱۴۷	۲۳
۱۰۰۲	۱۴۲	۶۹۴	۲۰	۱۴۶
۱۰۰۲	۲۱	۱۴۵	۱۴۳	۶۹۳
	۱۰۰۲	۱۰۰۲	۱۰۰۲	۱۰۰۲

بعض عاملین نے اسی طریقہ نقش کو طلب رزق کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ اور راقم الحروف کا اپنا ذاتی تجربہ بھی یہ ہے کہ یہ طریقہ حصولِ رزق اور حصولِ دولت میں بھی کارگر ثابت ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مطلوب کی جگہ رزق کے اعداد جو ۳۰۷ ہوتے ہیں، لکھ دینے چاہئیں۔ قاعدے کے مطابق ۳۰۷ پانچویں خانے میں رکھا جائے گا۔ اسی طرح ملازمت کے لئے بھی اس طریقے کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ملازمت کے اعداد پانچویں خانے میں رکھ کر حسبِ قاعدہ نقش کی تکمیل کریں۔ چوں کہ یہ طریقہ بھی مؤثر اور مفید ہے اس لئے اس کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔

نقش مربع کا پندرواں قاعدہ

لوحِ سلیمانی کا طریقہ عاملین میں بہت مقبول ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نقش کے چاروں گوشوں میں اللہ کی قدرت و عظمت کا بیان ہوتا ہے۔ مثلاً نقش کے پہلے گوشے میں اللہ اکبر، دوسرے گوشے میں اللہ قادر، تیسرے گوشے میں اللہ عظیم، اور چوتھے گوشے میں اللہ باقی لکھا جاتا ہے۔ اور باقی خانوں میں نقشِ ذوالکتابت کے اصول کے پیش نظر اعداد لکھے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ٹوٹل ہر طرف سے برابر آتا ہے۔

اللہ اکبر کے اعداد ۲۹۸، اللہ قادر کے اعداد ۳۰۵، اللہ عظیم کے اعداد ۱۰۸۶، اور اللہ باقی کے اعداد ۱۷۹ ہیں۔ اب نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان برابر ہے۔

۱۸۶۸	اللہ قادر ۳۰۵	۱۰۸۷	۱۷۸	اللہ اکبر ۲۹۸
۱۸۶۸	۱۷۷	۲۹۹	۳۰۴	۱۰۸۸
۱۸۶۸	۳۰۰	۱۸۰	۱۰۸۵	۳۰۳
۱۸۶۸	اللہ عظیم ۱۰۸۶	۳۰۲	۳۰۱	اللہ باقی ۱۷۹
	۱۸۶۸	۱۸۶۸	۱۸۶۸	۱۸۶۸

یہ نقش خاص طور پر تسخیر میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ ساعتِ سعید میں اس کو لکھ کر کافور کی دھونی دے کر اپنے پاس رکھیں۔ اس نقش کو اگر سونے چاندی کے پترے پر یا ہرن کی جھلّی پر لکھ کر استعمال کریں تو اس کی تاثیر کئی گنا بڑھ جائے۔ اسی طریقے کو حُب کے لئے بھی عاملین اختیار کرتے ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نقش کے پہلے خانے میں مطلوب کے اعداد مع والدہ کے نقش کے دوسرے خانے میں علی حُب کے اعداد، اور نقش کے تیسرے خانے میں طالب کے اعداد مع والدہ کے اعداد کے، اور نقش کے چوتھے خانے میں بحق یا ودود کے اعداد لکھے جائیں۔ باقی خانوں میں نقش ذوالکتابت کا طریقہ اختیار کیا جائے۔ نقش اس طرح بنے گا۔ واضح رہے کہ اس نقش میں بنت اور ابن کے اعداد شامل نہیں ہوں گے۔

۱۵۷۳	علی حب ۱۲۰	۱۴۲	۱۶۱	سلمہ بنت [illegible] ۱۱۵۰
۱۵۷۳	۱۶۰	۱۱۵۱	۱۱۹	۱۴۳
۱۵۷۳	۱۱۵۲	۱۶۳	۱۴۰	۱۱۸
۱۵۷۳	بحق یا ودود ۱۴۱	۱۱۷	۱۱۵۳	سلیم بن زاہدہ ۱۶۲
	۱۵۷۳	۱۵۷۳	۱۱۷۳	۱۵۷۲

اس نقش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے پیپل کے درخت پر لٹکایا جائے۔ انشاء اللہ فوراً اثر ہوگا۔ اور مطلوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی۔ یہ طریقہ علم جفر کا خصوصی سرمایہ ہیں۔ جو اپنے قارئین کے لئے بطور خاص ہم پیش کر رہے ہیں۔ اور قارئین سے قدر دانی کی توقع رکھتے ہیں۔

نقش مربّع کا سولواں قاعدہ

یہ قاعدہ خاص طور پر فتوحات اور دست غیب کے لئے مستعمل ہے۔ اور تسخیر و حُب کے لئے بھی اس سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ قاعدہ بھی رُوحانی عملیات اور علم جفر کا اہم ترین قاعدہ ہے۔ اس لئے اس کو بھی ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسم الٰہی کے کل اعداد کو ۳۰ سے تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کو خانہ ۲ میں لکھ کر جو عدد خانہ ۲ میں آیا ہے۔ چال کے اعتبار سے ۱۲ ویں خانے تک پہاڑہ بڑھنے کی کارروائی کریں۔ اس کے بعد دیکھیں کہ کسر کیا ہے۔ خارج قسمت جو بھی ہو اس کو ۱۳ ویں خانے میں بڑھا دیں۔ اس کے بعد پھر پہاڑے کی تکمیل کریں۔ اور نقش آخری خانے تک مکمل کریں۔ ہر طرف سے میزان برابر آئے گی۔

اس نقش میں پہلا خانہ خالی رہے گا۔ اس میں اسم الٰہی لکھ دیں اس نقش کو "مربع جوزف خالی" کا نام دیا جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ مخصوص مسائل میں تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے عاملین وقتاً فوقتاً اس سے استفادہ کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

اس طریقے کی مثال یہ ہے۔ مثلاً آپ کو اسم ذات "اللہ" کا نقش بنانا

ہے تو سب سے پہلے آپ اللہ کے اعداد کو ۳۰ سے تقسیم کریں۔

۳۰) ۶۶ (۲
۶۰
۶

اس تقسیم میں حاصل تقسیم ۲ ہے۔ اور خارج ۶ ہے۔ اب آپ حاصل تقسیم کو خانہ ۲ میں رکھ کر دُو دُو کا اضافہ کرتے چلے جائیں۔ جب بارہ خانوں تک کارروائی ہو جائے تو ۱۳ ویں خانے میں ۲ کا اضافہ کرنے کے بعد خارج تقسیم کے چھ بڑھا دیں۔ اس کے بعد پھر دُو دُو کا اضافہ کرکے نقش مکمل کرلیں۔ اور پہلے خانے میں اسم ذات لکھ دیں۔

نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان برابر ہے۔

یا اللہ	۳۲	۲۰	۱۴	۶۶
۲۲	۱۲	۲	۳۰	۶۶
۱۰	۱۶	۳۶	۴	۶۶
۳۴	۶	۸	۱۸	۶۶
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	

اگر اسی جوزف خالی کو برائے حُب بنانا چاہیں تو طالب و مطلوب کے اعداد کو ۳۰ سے تقسیم کرکے باقی کارروائی کریں۔ مثلاً زاہد و عقیلہ کے لئے نقش بنانا ہے تو اس طرح بنے گا۔ دونوں کے اعداد نکالے جو ۲۳۲ ہوتے۔ انہیں ۳۰ سے تقسیم کیا۔

۳۰) ۲۳۲ (۷
۲۱۰
۲۲

تو حاصل قسمت ۷ اور خارج قسمت ۲۲ آیا۔ اب نقش اسطرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان برابر ہے۔

زاہد و عقیلہ	۱۱۳	۷۰	۴۹	۲۲۲
۷۷	۴۲	۷	۱۰۶	۲۲۲
۳۵	۵۶	۱۲۷	۱۴	۲۲۲
۱۲۰	۲۱	۲۸	۶۳	۲۲۲
۲۳۲	۲۲۲	۲۲۲	۲۲۲	

اس طرح کے نقوش بناتے وقت ماں کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف طالب و مطلوب کے اعداد نکالے جائیں اور نقش کے نیچے حسب قاعدہ دونوں کے ناموں کے ساتھ ماؤں کے نام بھی لکھ دیئے جائیں۔

مربع کے ضروری قاعدوں کا بیان مکمل ہوا۔

نقش نویسی کے طریقوں میں خالی البطن کا بھی ایک معروف قاعدہ ہے یہاں مثلث خالی البطن کا طریقہ سمجھ لیں۔ باقی طریقے انشاء اللہ نقش نویسی کے فن میں دیئے جائیں گے۔ یہ کتاب انشاء اللہ بعد میں منظرِ عام پر آئے گی۔

مثلث خالی البطن

مثلث خالی البطن کا قاعدہ یہ ہے کہ جن اعداد کا نقش بنانا ہو ان کو ۱۲ سے تقسیم کردیں۔ مثلث کا عام قاعدہ تو یہ ہے کہ قانون کے ۱۲ وضع کرکے ۳ سے تقسیم کردیں۔ لیکن مثلث خالی البطن کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ بھی گھٹائے بغیر کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کرنا ہے۔ مثلاً ۶۶ کا نقش بنانا ہے تو ۶۶ کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے۔

۵
۱۲) ۶۶ (
۶۰
۶

۱۲ سے تقسیم کرنے کے بعد خارج قسمت ۵ آیا۔ اب ۵ کو خانہ اول میں رکھیں گے۔ پھر ۵ کا اضافہ کرکے ۱۰ عدد خانہ دوم میں رکھیں گے اس طرح ۵۔۵ کے اضافے کے ساتھ نقش کی چال چلتے رہیں گے۔ اگر تقسیم پوری نہ ہو اور کچھ بچ جائے تو چھٹے خانے میں بچے ہوئے تمام اعداد بڑھا کر رکھ لیں گے اسکے بعد

حسبِ طریقہ ساتوے اور آٹھوے خانہ میں ۵۔۵ کے اضافے کے ساتھ نقش مکمل کریں گے۔

مثلث خالی البطن کی چال یہ ہے۔ اس چال کے اعتبار سے ۶۶ کا نقش اسطرح بنے گا۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	۶

۷۸۶

۱۵	۴۶	۵
۴۱		۲۵
۱۰	۲۰	۳۶

اس قاعدے اور اس طریقے سے کسی بھی نام کا نقش مثلث خالی البطن تیار کیا جاسکتاہے۔ مذکورہ نقش میں جو اللہ کے ذاتی نام کا نقش ہے۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۶۶ آرہی ہے۔ بس اسی طرح ہر اسم الٰہی کا اور کسی نام اور آیت کا نقش تیار کیا جاسکتاہے۔ بزرگوں کی رائے کے مطابق نقش مثلث خالی البطن میں نسبتاً زیادہ طاقت ہوتی ہے اور بہت جلد باذن اللہ اثر انداز ہوتاہے۔

دوسری مثال: اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "یا لطیفُ" ہے اسکے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ اس کا نقش خالی البطن اس طرح بنے گا۔

$$\begin{array}{r} 10 \\ 12\overline{)129} \\ \underline{120} \\ 9 \end{array}$$

اس طرح، ۱۰ خارج قسمت آیا اور ۹ باقی رہے اب نقش حسبِ قاعدہ اس طرح بنے گا دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۲۹ آئے گی۔

۷۸۶

۱۲۹	۳۰	۸۹	۱۰
۱۲۹	۷۹		۵۰
۱۲۹	۲۰	۴۰	۶۹
	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹

اس طرح ہر اسم الٰہی کا نقش تیار کیا جاسکتاہے۔ اس طریقے سے نقش کی قوت و تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے عاملین کو اس طریقے کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے۔

لوازماتِ نقوش

نقوش کے لوازمات میں، قلم، سیاہی، کاغذات، بخورات اور ساتھ ہی نقوش کی زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سب سے پہلی شرط ہے۔

قلم

سرکنڈے یا کسی بھی لکڑی کا قلم سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہولڈر، فاؤنٹین پین، بال پین وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر آلۂ کتابت جو بھی ہو وہ حلال کمائی سے خریدا گیا ہو۔ اگر متعلقہ چیزیں مالِ حرام سے حاصل کی جائیں گی تو ان میں تاثیر نہیں ہوگی۔

مثبت اعمال کے لئے انار کی لکڑی یا چنبیلی کی لکڑی یا گلاب کی لکڑی وغیرہ کے قلم استعمال کرنے چاہئیں۔ اور منفی اعمال کے لئے کیکر، نیم، بیری وغیرہ کی لکڑی کے قلم استعمال کرنے چاہئیں۔

اعمالِ خیر کے لئے قلم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قلم کا رُخ اپنی طرف کر کے ۷ مرتبہ سورۃ فاتحہ، اوّل و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر قلم تراشیں۔ اور اعمالِ شر کے لئے طریقہ یہ ہے کہ قلم کا رُخ دوسری طرف کر کے بلا درود یَامُنْتَقِمُ یَامُذِلُّ یَاقَھَّارُ ۱۲ مرتبہ پڑھ کر قلم تراشنا شروع کریں۔ فاؤنٹین وغیرہ پر پہلا نقش لکھنے سے پہلے اعمالِ خیر اور اعمالِ شر کے لئے مذکورہ عمل پڑھ کر دم کر دینا ہی کافی ہے۔ اس کے بعد فاؤنٹین پین اور بال پینسل وغیرہ کو اعمال کے لئے استعمال کریں۔

قلم بنانے کے اوقات

اگر نقش زبان بندی یا خواب بندی یا کسی اور طرح کی بندش کا ہو تو قلم ساعت عطارد میں

بنائیں۔ اگر نقش جھگڑے و فساد کے لئے ہو تو ساعتِ مریخ میں قلم بنائیں۔ اگر دو فریقوں کے درمیان بغض کا نقش بنانا ہو تو قلم ساعتِ زحل میں بنائیں۔ اگر نقش محبّت کے بنانے ہوں تو قلم ساعتِ قمر میں بنائیں۔

اگر عمل ترقی روزگار کا ہو یا حصولِ ملازمت کا ہو تو قلم ساعتِ زہرہ میں بنائیں۔ اگر عمل حصولِ علم یا حصولِ ہنر وغیرہ کا ہو تو قلم ساعتِ مشتری میں بنائیں۔ اگر بنے بنائے پین وغیرہ کا مسئلہ ہو تو پہلی بار مذکورہ ساعتوں میں اعمالِ خیر و شر کے لئے ان کا استعمال کریں۔

سیاہی مختلف رنگوں سے نقوش بھرنا ماہرین سے ثابت ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تمام اعمالِ خیر کے لئے مثلاً رزق، محبّت، ترقی، اقتدار وغیرہ کے لئے زعفران، گلاب اور مشک وغیرہ سے نقوش لکھے جائیں۔ اور ان کی تاثیر بڑھانے کے لئے پانی کی جگہ اس میں گلاب، کیوڑے یا کسی بھی خوشبو کا حلول بہتر ہے۔ ہری روشنائی سے اعمالِ خیر کے لئے نقوش لکھنا ثابت ہے۔ اعمالِ شر کے لئے مثلاً نفرت، فساد، بندش وغیرہ کے لئے نیلی یا کالی روشنائی سے نقوش لکھے جائیں۔ اور ان میں مزید خرابی پیدا کرنے کے لئے بدبودار چیز کا حلول بہتر ہے۔ نمک کا پانی اور سرکہ وغیرہ یا کریلے وغیرہ کا پانی بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

اچھے کاموں کے لئے نقش لکھتے وقت عامل کو صاف ستھرے لباس میں ہونا چاہیئے۔ اور منہ میں اگر کوئی مٹھائی وغیرہ لے کر وہ نقش لکھے گا تو افضل ہوگا اور تاثیر جلد بر آمد ہوگی۔

بُرے کاموں کے لئے میلے کچیلے لباس میں عامل کو ہونا چاہیئے اور کوئی کڑوی چیز منہ میں لے کر اگر وہ عمل کرے گا تو بہتر ہوگا۔ اور تاثیر

جلد سامنے آئے گی۔

کاغذ اچھے کاموں کے لئے سفید یا ہرے کاغذ کا استعمال کرنا چاہیئے اور بُرے کاموں کے لئے زرد، کالے اور سُرخ کاغذ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

کپڑا عام امراض، سحر و آسیبی اثرات وغیرہ کے لئے جو نقوش تیار کئے جاتے ہیں ان کو کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہیئے۔

نفرت والے تعویذ بھی کالے کپڑے میں پیک کرنے چاہیئیں جو نقوش کاروبار کے لئے یا ترقی کے لئے یا حصولِ اقتدار اور محبّت و تسخیر کے لئے تیار کئے جاتے ہیں ان کو ہرے یا نیلے یا فیروزی کپڑے میں پیک کرنا چاہیئے۔ جو نقش جنسی امراض، بندش یا پھر حمل اور حفاظتِ حمل کے لئے ہوتے ہیں ان کو سُرخ کپڑے میں پیک کرنا چاہیئے۔

تعویذوں پر لپٹا ہوا کپڑا بھی باذن اللہ اثر انداز ہوتا ہے اسلئے عامل کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے اور اپنے مریضوں کو ان باتوں کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ تاکہ تاثیر جلد سے جلد سامنے آئے۔

بخورات ہر ستارے کی بخورات الگ الگ ہوتی ہیں۔ عامل جس ستارے کی ساعت میں عمل کرے اُسے اسی ستارے کی بخورات جلانی چاہیئے۔

بخورات جلانے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل عمل کے وقت انگیٹھی میں کوئلے جلا کر اپنے سامنے رکھ لے اور بخورات کا سفوف بنا لے اور اس کے بعد عمل کے دوران اس سفوف کو جلتے ہوئے کوئلوں میں ڈالتا رہے۔

بخورات کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ عمل کے مؤکلین اور روحانیت عامل

کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کو اپنا تعاون پیش کرتے ہیں۔

عامل کو چاہیئے کہ وہ ساتوں ستاروں کی بخورات ہر وقت اپنے پاس تیار رکھے اور بوقت ضرورت ان کا استعمال کرے۔

اگر کسی ستارے کی کچھ بخورات مل جائیں اور کچھ مہیا نہ ہو سکیں تو کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے جتنی مل جائیں اتنی ہی پر قناعت کریں۔ کوشش کریں کہ درج تفصیل میں ہر ستارے کی پہلی والی بخورات عامل ضرور حاصل کرلے۔ اس کے بعد مزید جتنی مہیا ہوں اسے غنیمت جانیں۔

بخورات کی تفصیل

زحل۔ میعہ سائلہ، رال، سیاہ دانہ، سیاہ مرچ، قرنفل۔

مریخ۔ سندروس، رائی، دارچینی، سرخ مرچ، افیون، رال۔

شمس۔ عود، صندل سرخ، زعفران، گلنار، ہلدی، مشک۔

عطارد۔ مصطگی، لوبان، گوکل، چنبیلی کی جڑ، صندل سرخ، چھلکا بادام۔

مشتری۔ حب الغار، صندل سرخ، ناگرموتھا، عود، عنبر، سمندر جھاگ۔

قمر۔ لوبان، کافور، صندل سفید و سرخ، عود۔

طریقِ نشست آتشی نقش لکھتے وقت عامل کو اپنا رخ جانب مشرق کرنا چاہیئے۔ بادی نقش لکھتے وقت عامل کو اپنا رخ مغرب کی طرف کرنا چاہیئے۔ خاکی نقش لکھتے وقت عامل کو اپنا رخ جنوب کی طرف اور آبی نقش لکھتے وقت اپنا رخ شمال کی طرف کرنا چاہیئے۔

جگہ اعمال خیر۔ کسی تخت پر یا قالین پر یا پھر مصلے پر یا کسی پھلوار درخت کے نیچے بیٹھ کر کرنے چاہئیں۔ اعمال شر کچی زمین پر یا پھٹے ہوئے

بوریئے پر یا کسی کانٹوں والے درخت کے نیچے بیٹھ کر کرنے چاہئیں (بہت سے عمل کھڑے ہو کر بھی مؤثر ہوتے ہیں۔ ان کے لئے کسی صاحبِ علم و ہنر سے مشورہ کرنا ضروری ہے)

خوشبوئیں ہر ستارے کی خوشبو الگ ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ جس ستارے کی ساعت میں کام کرے اسی ستارے کی خوشبو اپنے لباس پر لگائے۔

شمس ــــ عطرِ مشک، عطرِ صندل۔

عطارد ــــ عطرِ مجموعہ۔

قمر ــــ کیوڑہ، عطرِ سنترہ۔

مشتری ــــ عطرِ گلاب۔

زہرہ ــــ عطرِ چنبیلی، عطرِ سہاگ۔

زحل ــــ عطرِ گل، عطرِ خس۔

مریخ ــــ تمام تیز خوشبوئیں۔

(نوٹ) یہ بھی ذہن نشیں کرلیں کہ کسی بھی ستارے کی بخورات میں سب بخورات کا جلانا ضروری نہیں ہے۔ ایک خوشبو بھی اگر میسر آجائے تو مقصد پورا ہوجائے گا۔

مثلاً قمر کی خوشبوئیں کیوڑہ اور عطرِ سنترہ ہے۔ اس میں سے اگر کوئی ایک بھی مہیا ہوجائے تو عامل کو اسی پر قناعت کرلینی چاہیئے۔ دوسری کی تلاش میں وقت نہیں ضائع کرنا چاہیئے۔

آتش کا رنگ سُرخ ہے۔ خاک کا سیاہ۔ باد کا زرد اور آب کا سفید یا نیلا۔ اگر کاغذ، روشنائی یا کپڑے میں ان رنگوں کا لحاظ رکھیں تو بہتر ہے۔

طریقہ نشست

طلب حاجات، تسخیر قلوب، بلند مرتبہ، انکشافاتِ اسرار، تکمیلِ خواہشات، حصولِ علم و ہنر، امتحان اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے ایسے بیٹھیں جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

اعمالِ دفع سحر، تسخیرِ حکام، تسخیر خواتین، محبت و شادی، حصولِ خوشی، حصولِ سکونِ دل، مقبولیت و عزت وغیرہ کے لئے آلتی پالتی مار کر بیٹھیں۔

تباہی دشمن، خصومت، طلاق و تفریق، بغض و نفرت، زبان بندی، جنگ جدال، اور تمام منفی کاموں کے لئے ایک ٹانگ پھیلا کر اور ایک ٹانگ سمیٹ کر بیٹھیں یا اس طرح بیٹھیں جس طرح عورتیں نماز میں بیٹھتی ہیں۔

زکوٰۃ کی اہمیت

عملیات میں ایک بنیادی مسئلہ زکوٰۃ کا ہے۔ اکثر عاملین اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً انہیں جگہ جگہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پیشہ ور عاملین ـــ تو ناکام ہونے پر بھی جھوٹ سچ بول کر کام چلا لیتے ہیں۔ لیکن پریشانی اور مایوسی محققین کو اور اُن عوام النّاس کو گھیر لیتی ہے جو اپنے مسائل کے لئے عاملین کے پاس آتے ہیں۔ اس لئے اُن تمام حضرات کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔ جو اس راہ میں قدم رکھنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

اکابرین کی تحقیق کے مطابق زکوٰۃ کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ہر ہر حرف پر اور قرآن کی ہر ہر آیت پر اور اپنے تمام اسماء پر ملائکہ کو مسلّط کر دیا ہے۔ اور ہر ہر حرف کا تعلق کسی نہ کسی فرشتے سے وابستہ ہے۔ پھر ہر وہ فرشتہ جو کسی حرف یا آیت پر نگراں ہو وہ حیثیت بمنزلہ سردار کے ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماتحت اور بھی فرشتے ہوا کرتے ہیں۔ جو اللہ کے بنائے ہوئے قانون اور ضابطے کے مطابق اپنے سردار کے احکامات کی تعمیل کرنے پر مجبور ہیں۔

یہ بات بالکل عام فہم ہے کہ ہمارے کسی حکم کی تعمیل وہی شخص کریگا جس سے کوئی تعلق یا تعارف ہوگا۔ بے تعارف اور بلا تعلق اگر کوئی کام آجائے تو یہ صرف اتفاقی امر ہے۔ ورنہ اس دنیا میں کام اسی کا کیا جاتا ہے جس سے شناسائی بھی ہو اور کسی طرح کا انس بھی۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر ذرا سوچیں جن مؤکلین یا ملائکہ سے ہمارا کسی بھی طرح کا تعارف یا تعلق نہ

ہو اور ہم اُس آیت کا عمل کرنے چلیں جس آیت پر بطور نگہبان وہ مسلّط ہیں۔ تو بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ عمل میں تاثیر پیدا ہو جائے۔ یہ بات اپنی جگہ اٹل ہے کہ اصل چیز مرضیاتِ خداوندی ہے۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اسباب کی اس دنیا میں سبب اختیار کرنا مزاجِ نبوی بھی ہے اور حکمِ مولیٰ بھی۔ اس دنیا میں جب کسی افسر کی سفارش سے ہمارا کام بنتا ہے تب بھی مرضیِ مولیٰ کو اس میں دخل ہوتا ہے۔ مالکِ حقیقی کی مرضی کے بغیر کبھی نہ کچھ ہوا ہے نہ کبھی ہوگا۔ اسی طرح عملیات کی راہ میں اگر فرشتوں کی سفارش یا امداد سے کچھ کام بن جائے تب بھی مولیٰ کی مرضی و اذن کا اس میں دخل ہوگا۔ لیکن جس طرح اسباب کی اس دنیا میں یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ اللہ ہی کی مرضی سے سب کچھ ہوتا ہے۔ ہم بالائی لوگوں سے سفارشیں کراتے ہیں اور افسران کی خوشامد کرتے ہیں اسی طرح عملیات میں تاثیر پیدا کرنے کے لئے ملائکہ اور مؤکلین سے شناسائی پیدا کرنا اور اُن کے ذریعہ کام کرانے کی جدوجہد کرنا توحید کے منافی نہیں ہے۔ یقین بہرحال دل میں یہ ہونا چاہئے کہ کرنے والی ذات حق تعالیٰ کی ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بے شمار لوگ اس دنیا میں عمل کرتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ اپنے عمل میں ناکام ہو جاتے ہیں اور مطلوبہ تاثیر سامنے نہیں آتی۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ عمل میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی کمی باقی رہ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے عمل بے تاثیر ہو کر رہ جاتا ہے۔ ورنہ اس دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو باذن اللہ مؤثر نہ ہو۔ لیکن ہر چیز اپنا اثر اسی وقت دکھاتی ہے جب اسے قاعدے اور طریقے سے استعمال میں لایا جائے۔ کسی بھی چیز سے فائدہ اُٹھانے کیلئے نیکی بدی بھی کوئی مفید اور مانع

نہیں بنتی۔ اگر طریقے سے کام کیا جائے گا تو بُرا آدمی بھی کچھ نہ کچھ لے اڑے گا اور اگر بے قاعدہ کام کیا جائے گا تو نیک اور پارسا انسان بھی کامیابی سے محروم رہے گا۔ اس لئے کہ اسباب کی اس دنیا میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے منزل کی طرف صحیح قدم اٹھانا ضروری ہے۔ زہر کا پیالہ نیک آدمی پیئے یا بدکار آدمی۔ زہر اپنا اثر دکھا کر رہے گا۔ اور اسی طرح تریاق کا استعمال بُرا آدمی کرے یا بھلا آدمی اس کا اثر بھی ظاہر ہو کر رہے گا۔ شیرینی سب کے لئے میٹھی ہوتی ہے۔ نمک سب کے لئے نمکین ہوتا ہے۔ نمکولی سب کے لئے کڑوی ہوتی ہے، ایسا نہیں ہے کہ نمکولی نیک آدمی کے منہ میں جا کر اپنا ذائقہ بدل دے اور وہ میٹھی ہو جائے۔ اسی طرح ایسا بھی نہیں ہے کہ کوئی میٹھی چیز کسی بے کردار انسان کے منہ میں جا کر اپنا ذائقہ تبدیل کر دے اور تلخ بن جائے۔ کوکو جم اچھے آدمی کے معدے میں اُتر کر اپنا مخصوص اثر دکھا کر رہے گا۔ اور شُدھ گھی بُرے آدمی کے معدے میں اُتر کر اپنا رنگ دکھا کر رہے گا۔

بہرحال اسباب و علل کی اس دنیا میں اگر ہم اپنے مقاصد میں کامیابی بھی چاہتے ہیں تو محنت، لگن، اور صحیح راستے کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ ورنہ ماسوا ناکامی یا وقتی کامیابی کے علاوہ اور کچھ بھی ہاتھ نہیں لگے گا۔

عملیات میں زکوٰۃ کی ادائیگی اسی طرح ضروری ہے جس طرح نماز کے لئے وضو شرط ہے۔ بغیر وضو کے جو نماز ادا کی جائے گی وہ بظاہر نماز ہوگی۔ لیکن ایسی نماز بے روح ہوگی اور اس کا کوئی نتیجہ دین و دنیا میں ظاہر نہیں ہوگا۔ ایسی نماز ہمارے افعال و کردار پر کوئی اثر نہیں چھوڑے گی۔ اور آخرت میں بھی اس پر کوئی اجر مرتب نہیں ہوگا۔ اسی طرح عملیات جو

زکوٰۃ کے بغیر تجربے میں لائے جائینگے بے روح رہیں گے اُنکا کوئی مثبت اثر ظاہر نہیں ہوگا۔
اور اگر ظاہر ہوگا تو صرف اتفاقی۔ جس طرح اس دنیا میں زہر پی کر بھی انسان
نہیں مرتا۔ حالانکہ زہر کا کام ہی مار ڈالنا ہے۔ لیکن کبھی کبھی جب اللہ کی مرضی
نہیں ہوتی تو چھری اور آگ بھی اپنا کام نہیں کرتی۔ لیکن اُسے قاعدہ کلیہ
نہیں سمجھا جاسکتا۔ بہرحال جو لوگ عامل بننے کے آرزومند ہیں وہ یہ بات
اپنے دل میں اُتار لیں کہ عملیات سے پوری طرح مستفیض ہونے کیلئے زکوٰۃ
کی ادائیگی ضروری ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا مشہور و معروف طریقہ تو یہ ہے کہ جس اسم باری تعالیٰ
یا جس آیت یا عزیمت کی زکوٰۃ نکالنی ہو اسے سوا لاکھ مرتبہ ایک وقت مقرر
کر کے پڑھا جائے، کم سے کم ایک چلّہ (چالیس ۴۰ دن) میں یا پھر زیادہ سے زیادہ
تین چلّوں میں یعنی ۱۲۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ لیکن عاملینِ
کاملین نے زکوٰۃ کی مختلف قسمیں بتائی ہیں۔ ہم ان پر انشاء اللہ تفصیل سے
روشنی ڈالیں گے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ زکوٰۃ جو عمل کیلئے ادا کی جاتی ہے اس کی
شرعی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ عمل کو مضبوط کرنے کے لئے ہے۔ اور اربابِ تجربہ
نے اسے ایجاد کیا ہے۔ عاملینِ محققین نے زکوٰۃ کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں
اور ہر زکوٰۃ کے الگ الگ اثرات بھی بتاتے ہیں۔ مثلاً زکوٰۃ کی ایک قسم یہ بھی
ہے۔ عامل اپنے نام کے اعداد نکالے اور قرآن حکیم کی آیت کو جس کے ذریعہ
کوئی عمل کرنا چاہتا ہو، اپنے نام کے اعداد کے مطابق ایک رات پڑھے۔
اس طرح چالیس رات پڑھنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتے گی۔ لیکن یہ زکوٰۃ صرف

ایک ہی بار عمل کے لئے کارآمد ثابت ہوگی اور ایک ہی بار عمل کرنے کے
بعد باطل ہو جائے گی۔ اب اس میں اثر باقی نہیں رہے گا۔

مثلاً حسن کے مجموعی اعداد ۱۱۸ ہیں۔ اب میں آیتِ کریمہ کے عمل کو
مؤثر بنانے کیلئے سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ الرَّحِیۡمٍ کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہوں۔
تو میں روزانہ بہ نیت زکوٰۃ مذکورہ آیت کو ۱۱۸ مرتبہ پڑھوں گا تو زکوٰۃ ادا
ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد میں نے مذکورہ آیت کو کسی سحر زدہ
انسان کے لئے پانی پر پڑھ کر دم کیا۔ اور اس طرح میں نے اس آیت کو
اپنے ایک عمل کے لئے پڑھ لیا۔ اس عمل کے بعد آیت مذکورہ کی زکوٰۃ ختم
ہوگئی۔ اب کسی اور عمل کے لئے مجھے دوبارہ پھر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ بہرحال
عامل کے اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر جو زکوٰۃ چالیس دنوں میں ادا
کی جاتی ہے۔ وہ صرف ایک ہی بار عمل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اس کے بعد
اس کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس عمل یا آیت کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو۔
اس کے حروف گن لئے جائیں۔ جتنے حروف ہوں اتنے ہی سو مرتبہ اسے پڑھا
جائے اور لگاتار چالیس دن تک پڑھا جائے۔ یہ زکوٰۃ بھی ایک ہی مرتبہ
عمل کے لئے ہوتی ہے۔ مثلاً مذکورہ آیت کے کل حروف ۱۸ ہیں تو روزانہ ۱۸ سو
مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ زکوٰۃ کا یہ طریقہ پہلے والے طریقے کے مقابلے میں زیادہ قوی
ہے۔ لیکن اس طریقے سے بھی ایک ہی مرتبہ کے لئے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے۔ ایک
مرتبہ عمل کرنے کے بعد زکوٰۃ باطل ہو جاتی ہے۔ ان کے علاوہ زکوٰۃ کی اور
بھی متعدد قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ زکوٰۃ کی ایک قسم "زکوٰۃِ صغیر" کہلاتی ہے۔
اس کا طریقہ یہ ہے کہ عمل کے اعداد نکالے جائیں۔ جو بھی اعداد ہوں اتنی

ہی مرتبہ روزانہ چالیس دن تک عمل پڑھا جائے۔ مثلاً مذکورہ آیت کے اعداد ۸۴۹ ہیں تو روزانہ ۸۴۹ مرتبہ پڑھنے سے چالیس دن تک زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔ لیکن یہ زکوٰۃ، زکوٰۃِ صغیر ہوگی۔ اور یہ زکوٰۃ تین سال تک کے لئے مؤثر بنے گی۔ اس کے بعد خود بخود باطل ہو جائے گی اور اس کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ یا مثلاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھے گا اور لگاتار چالیس دن تک پڑھے گا تو زکوٰۃ صغیر ادا ہو جائے گی۔ لیکن یہ زکوٰۃ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، صرف ۳ سال تک مؤثر رہے گی۔ اس کے بعد اس کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

زکوٰۃ کی دوسری قسم "زکوٰۃِ اصغر ہے"۔ زکوٰۃ اصغر کا طریقہ یہ ہے کہ اعدادِ عمل کو نصف کر لیا جائے پھر جو تعداد ہو اتنی مرتبہ روزانہ پڑھا جائے۔ مثلاً سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ کے اعداد ۸۴۹ ہیں۔ اس کے نصف ہوئے ۴۲۴۔ اب مذکورہ آیت کو اگر ۴۰ دن تک روزانہ ۴۲۴ مرتبہ پڑھا گیا تو زکوٰۃِ اصغر ادا ہوگی۔ یا مثلاً اگر بسم اللہ کو ۳۹۳ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھا گیا تو زکوٰۃِ اصغر ادا ہوگی۔ یہ زکوٰۃ، زکوٰۃِ صغیر کے مقابلے میں کمزور بھی ہے اور اس کے اثرات ایک سال تک باقی رہتے ہیں۔ اس کے بعد زائل ہو جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کی تیسری قسم ہے۔ صغائر۔ یعنی زکوٰۃِ اصغر کا نصف۔ اگر مذکورہ آیت کو روزانہ ۲۱۲ مرتبہ پڑھیں گے ۴۰ دن تک تو زکوٰۃِ صغائر ادا ہوگی۔ اس طرح اگر روزانہ بسم اللہ کو ۱۹۶ مرتبہ پڑھیں گے تو بسم اللہ کی زکوٰۃ صغائر ادا ہوگی۔ یہ زکوٰۃ، زکوٰۃِ اصغر سے بھی کمزور ہے۔ اور اس کے اثرات چھ مہینے تک رہتے ہیں۔ اس کے بعد زائل ہو جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کی چوتھی قسم ہے اصغر الصغائر۔ یعنی زکوٰۃِ صغائر کا بھی نصف۔ اگر مذکورہ آیت کو ۱۰۶ مرتبہ اور بسم اللہ کو ۹۸ مرتبہ ۴۰ روز تک پڑھیں گے تو زکوٰۃ اصغر الصغائر ادا ہوگی۔ یہ زکوٰۃ، زکوٰۃِ صغائر کے مقابلے میں بھی کمزور ہے اور اس کے اثرات تین ماہ تک رہتے ہیں۔ پھر زائل ہو جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کی پانچویں قسم یہ ہے کہ جو بھی عمل پڑھنا ہے اس کے حروف گن لئے جائیں کہ کتنے ہیں اور پھر اس کے حروف کے اعداد حاصل کر لئے جائیں۔ اور حروف کی تعداد کو اعداد سے ضرب دے دیا جائے حاصل ضرب کے طور پر جو عدد نکلے اتنی ہی تعداد میں روزانہ اُس عمل کو پڑھا جائے۔ چالیس روز تک لگاتار زکوٰۃ کی یہ قسم "زکوٰۃِ کبیر" کہلاتی ہے۔ اور یہ اب تک کی بیان کردہ تمام قسموں سے زیادہ قوی ہے۔ یہ زکوٰۃ عمر بھر کام دیتی ہے۔ یعنی ایک بار اس طرح اگر کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو پھر دوبارہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاعمر ضرورت نہیں پڑے گی۔ بشرطیکہ حروف کی تعداد کے مطابق روزانہ عمل کا ورد جاری رہے۔

اس تفصیل کو مثال سے سمجھیں۔ مثلاً آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ بسم اللہ کے مختلف عملیات میں آپ بروقت فائدے اٹھا سکیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آپ بسم اللہ کے حروف دیکھیں کہ کتنے ہیں۔ آپ نے بسم اللہ کے حروف شمار کیئے تو معلوم ہوا کہ وہ ۱۹ ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ان حروف کے اعداد برآمد کئے تو معلوم ہوا کہ وہ ۷۸۶ ہیں۔ اب آپ ۱۹ کو ۷۸۶ سے ضرب دے دیں۔ حاصل ضرب ۱۴۹۳۴ آئے گا۔ اس تعداد میں یعنی ۱۴۹۳۴ مرتبہ روزانہ بسم اللہ کو اگر چالیس روز تک پڑھ لیا جائے تو زکوٰۃ کبیر ادا ہوگی۔ اس کے بعد بسم اللہ کا جو بھی عمل کیا جائے گا وہ

انشاءاللہ مؤثر ثابت ہوگا۔ اور فوراً ہی اس کے نتائج بر آمد ہوں گے۔

زکوٰۃ کی چھٹی قسم یہ ہے کہ زکوٰۃ کبیر کی تعداد کو عمل کے حروف کی تعداد سے ضرب دے دیا جائے اور حاصلِ ضرب کے طور پر جو عدد نکلے اتنی تعداد میں روزانہ عمل کو چالیس روز تک پڑھا جائے۔ مثلاً بسم اللہ کی زکوٰۃ کبیر کی تعداد ۱۴۹۳۴ ہے۔ اب اس کو بسم اللہ کے حروف کی تعداد ۱۹ سے ضرب دیں تو حاصلِ ضرب ۲۸۳۷۴۶ آئے گا۔ اگر کوئی شخص اتنی مرتبہ روزانہ بسم اللہ کو پڑھے گا تو عمل کے اندر زبردست قوت پیدا ہوگی۔ اور بسم اللہ کے مؤکلین روزانہ عامل سے بالمشافہ ملاقات کرنے آئیں گے۔ زکوٰۃ کی یہ قسم زکوٰۃِ اکبر کہلاتی ہے۔ اور یہ زکوٰۃِ کبیر سے زیادہ قوی ہے۔

زکوٰۃ کی ساتویں قسم یہ ہے کہ زکوٰۃِ اکبر کی تعداد کو حروفِ عمل سے ضرب دے دیا جائے اور جو عدد حاصل ضرب کے طور پر برآمد ہوں۔ اتنی ہی تعداد میں روزانہ عمل چالیس روز تک پڑھا جائے۔ مثلاً بسم اللہ کے زکوٰۃ اکبر کی تعداد ۲۸۳۷۴۶ ہے۔ اب اس تعداد کو جب آپ ۱۹ سے ضرب دیں گے تو ۵۳،۹۱،۱۷،۴ آئے گا۔ اتنی مرتبہ بسم اللہ کو اگر روزانہ پڑھا جائے تو زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور عمل کے مؤکل عامل کے تابع اور غلام بن جائیں گے اور آنکھ کے اشارے پر کام کریں گے۔ عامل جو بھی حکم دے گا وہ تعمیل کریں گے۔ اور سمندر کی گہرائی میں چھپی ہوئی دولت اور زمین میں پوشیدہ خزانوں کی خبر دیں گے۔ زکوٰۃ کی یہ قسم زکوٰۃِ کبائر کہلاتی ہے اور زکوٰۃِ اکبر کے مقابلے میں بہت زیادہ قوی ہے۔

زکوٰۃ کی آخری قسم یہ ہے کہ زکوٰۃِ کبائر کی تعداد کو حروفِ عمل کی تعداد سے ضرب دیں۔ حاصلِ ضرب کے طور پر جو اعداد آئیں اتنی مرتبہ روزانہ عمل

کو ۴۰ روز تک پڑھیں۔ مثلاً بسم اللہ کے زکوٰۃِ کبائر کی تعداد ۵۳،۹۱،۱۷،۴ ہے۔ اب اس کو ۱۹ سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب ۱۰۲۴۳۲۳۰۶، آیا ہے اتنی مرتبہ بسم اللہ کو روزانہ اگر پڑھ لیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہوگی۔ جو شخص عمل کی یہ زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے وہ عامل روحانی بادشاہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اگر وہ ایک مرتبہ بھی عمل کو پڑھ کر کسی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لے تو انقلاب پیدا کر دے۔ اگر پتھر کو بھی دیکھے گا تو اس میں شگاف پیدا کر دے گا اگر ایسا عامل اڑتے ہوئے پرندے کو غصہ سے دیکھ لے تو پرندہ زمین پر آ کر گرے۔ زکوٰۃ کی یہ آخری قسم اکبرِ اکبائر کہلاتی ہے۔ اور اس کے بعد زکوٰۃ کی کوئی اور قسم نہیں ہے۔

بعض اعمال میں حروف کی تعداد بھی کم ہوتی ہے اور حروف کے اعداد بھی کم ہوتے ہیں۔ اس صورت میں زکوٰۃ بڑی سی بڑی بھی ادا ہو جاتی ہے لیکن فی زمانہ اگر صرف زکوٰۃِ کبیر ہی ادا کر دی جائے تو بہتر ہے۔ کیوں کہ اس زمانہ میں ہمتیں بھی پست ہیں۔ تندرستیاں بھی پہلے جیسی نہیں ہیں اور فرصت بھی نہیں ہے۔ لہٰذا زکوٰۃِ کبیر ہی پر اکتفا کر لینا چاہیئے۔

صدقات

بعض خصوصی اعمال میں ستاروں سے متعلق بعض غذاؤں کو صدقہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ اعمال کی تاثیرات قوی ہو کر جلد سے جلد سامنے آسکیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

ستارہ	صدقہ
شمس	سوجی کا حلوہ، اُڑد کی دال، عطر، شہد، کلونجی۔
قمر	زردہ، دودھ، اصلی گھی، دہی۔
عطارد	پستہ، بادام، چاروں مغز، انگور، انار، مونگ کی دال۔
مشتری	شہد، چھوارے، مصری، میٹھی روٹی، چنا۔
زہرہ	چاروں مغز، مکھانے، چنے کی دال کا حلوہ، کسی بھی طرح کے چاول۔
زحل	کھچڑی، سادہ روٹی، مسور کی دال، کوئی سی بھی ترکاری۔
مریخ	گوشت، پراٹھے، سرسوں کا تیل، کسی بھی طرح کا کپڑا۔

ہر ستارے کی مختلف غذائیں ہیں۔ وسعت ہو تو سب غذاؤں کا صدقہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہر ستارے کی کوئی ایک غذا بھی حسبِ گنجائش صدقہ کر دینی چاہیئے۔ صدقہ کا زیادہ وزن ۹ کلو اور کم سے کم وزن ایک کلو ہے۔ کسی بھی چیز کا صدقہ ایک کلو سے کم اور ۹ کلو سے زائد ٹھیک نہیں ہے۔

علمِ نجوم

"علمِ نجوم" اس حد تک ضروری ہے جس حد تک شریعت نے اجازت دی ہے اور جہاں سے علمِ نجوم کے وہ جزئیات شروع ہوتے ہیں جو توحید و سنت سے متصادم ہوں ان کو نظر انداز کر دینے میں عافیت ہے۔

ہم نے صرف اُن باتوں پر روشنی ڈالی ہے جو جائز بھی ہیں اور ضروری بھی۔

نظراتِ سیارگان

ستارے دورانِ گردش کبھی ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور کبھی ایک دوسرے سے فاصلے پر ہوتے ہیں۔ ان فاصلوں کی تعداد کو علم نجوم کی اصطلاح میں نظرات کے نام سے جانتے ہیں۔ عملیات میں نظرات کا قانون بہت پُر تاثیر ہے۔ دو ستاروں کے درمیان مخصوص نظر، مخصوص تاثیر پیدا کرتی ہے۔ اچھی تقویم میں یہی باتیں عمدہ طریقے سے لکھی جاتی ہیں۔ ورنہ پھر رفتارِ کواکب کو مندرجہ ذیل طریقے سے معلوم کر سکتے ہیں۔

قِران اگر دو ستارے ایک بُرج میں ایک درجے میں ایک دقیقے پر جمع ہو جائیں تو اس کو قران کہتے ہیں۔

احتراق:۔ اگر آفتاب کے ساتھ کوئی ستارہ قران کرے تو اسکو احتراق کہتے ہیں۔

تحت الشعاع اگر ستارے دو چار درجے کے فاصلے پر ہوں تو اس کو تحت الشعاع کہتے ہیں۔ اور باقی نظرات ہیں۔

محاق جب قمر آفتاب سے قران کرتا ہے تو اس کو اجتماع نیرّین کہتے ہیں اور ہندو لوگ اماوس کہتے ہیں۔ یہ وقت منفی کام کے لئے بہتر ہے۔

بدر جب قمر آفتاب کے بالمقابل ہوتا ہے تو اس کو بدر اور استقبالِ قمر کہتے ہیں۔ اور ہندو لوگ اس کو پورنماشی کہتے ہیں۔ یہ وقت مثبت کام کے لئے بہتر ہے۔

منازل تین سو ساٹھ درجات کو ۲۸ حصّوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ ۱۲ درجے اور چند دقیقے کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ ہر حصّے کو منزل کہتے ہیں۔

نظرِ تدیس اگر ایک ستارہ دوسرے ستارے کے ۶۰ درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظرِ تدیس کہتے ہیں۔ (یہ آدھی دوستی کی نظر ہے) اس وقت ایک ستارہ دوسرے ستارے سے تیسرے گھر میں ہوتا ہے۔ یہ ساعت سعد اصغر ہوتی ہے۔ اس میں تمام اچھے کام کئے جاسکتے ہیں۔

نظرِ تربیع اگر ایک ستارہ دوسرے ستارہ کے نوّے درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظرِ تربیع کہتے ہیں۔ (یہ آدھی دشمن کی نظر ہے۔) اس وقت ایک ستارہ دوسرے ستارے سے چوتھے گھر میں ہوتا ہے۔ یہ ساعت نحس اصغر ہوتی ہے۔ اس میں تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔

نظرِ تثلیث اگر ایک ستارہ دوسرے ستارے سے ایک سو بیس درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظرِ تثلیث کہتے ہیں۔ (یہ عین دوستی کی نظر ہے) یعنی ایک ستارہ سے دوسرا ستارہ پانچویں گھر میں ہو تو نظرِ تثلیث کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت قضائے حاجات، حصولِ مرادات، رزق و ترقی اور تسخیر و فتوحات کے اعمال کئے جاتے ہیں۔ اور بفضلِ رب مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

نظرِ مقابلہ اگر ایک ستارہ دوسرے ستارہ سے ۱۸۰ درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظرِ مقابلہ کہتے ہیں (یہ عین دشمنی کی نظر ہے) اور اس وقت جدائی اور تفریق نیز بربادی و ہلاکت کے عمل مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

عروج جب کوئی ستارہ خانۂ عروج میں ہوتا ہے تو وہ قوی ہوتا ہے۔ مگر مکمل طاقت پیدا نہیں کرتا۔

شرف جب کوئی ستارہ خانۂ شرف میں آتا ہے تو پوری قوت سے کام کرتا ہے۔ اس کو پوری طاقت حاصل ہوتی ہے۔

ہبوط جب کوئی ستارہ خانۂ ہبوط میں آتا ہے تو اپنی تمام طاقت کھو دیتا ہے اور محض کمزور ہوتا ہے۔

وبال جب کوئی ستارہ خانۂ وبال میں آتا ہے تو کمزور ہو جاتا ہے۔ مگر اپنی پوری قوت زائل نہیں کرتا۔

ستاروں کے عروج شرف اور ہبوط و وبال کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے۔ اسے خاص ریکارڈ میں رکھیں۔

نقشہ عروج و شرف۔ ہبوط و وبال سیّارگان

نام سیّارہ	مالک عروج و بروج	وبال و بروج	شرف بروج	ہبوط و بروج
شمس	اسد	دلو	حمل ۱۹ درجہ	میزان ۱۹ درجہ
قمر	سرطان	جدی	ثور ۳ درجہ	عقرب ۳ درجہ
مریخ	حمل و عقرب	ثور میزان	جدی ۲۸ درجہ	سرطان ۲۸ درجہ
عطارد	جوزا سنبلہ	قوس حوت	سنبلہ ۱۵ درجہ	حوت ۱۵ درجہ
مشتری	قوس۔ حوت	جوزا۔ سنبلہ	سرطان ۱۵ درجہ	جدی ۱۵ درجہ
زہرہ	ثور۔ میزان	حمل و عقرب	حوت ۲۷ درجہ	سنبلہ ۲۷ درجہ
زحل	جدی۔ دلو	اسد۔ سرطان	میزان ۲۱ درجہ	حمل ۲۱ درجہ

چند ضروری باتوں کا اعادہ

یہ باتیں اگرچہ پچھلے اسباق میں بیان کی جاچکی ہیں۔ لیکن اہمیت کے پیشِ نظر اختصار کے ساتھ انہیں دوبارہ پھر بیان کیا جارہا ہے تاکہ طلباء

انہیں ذہن نشین کرلیں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عملیات میں عمومی طور پر ناکامی کی وجہ غیر مناسب ساعتوں میں غلط سلط انداز سے کام کرنا ہے۔ جو لوگ اس اسباب کی دنیا میں حُسنِ سبب کو ترجیح دیتے ہیں وہ رب العٰلمین کے فضل و کرم سے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ اور وہ لوگ جو اسباب کو حیثیت نہیں دیتے انہیں بسا اوقات ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کامیابی اور ناکامی کا دار و مدار مرضیٔ مولیٰ پر ہے، لیکن مرضیٔ مولیٰ اس اسباب کی دنیا میں سبب اختیار کرنے والوں کے ساتھ رہتی ہے۔ جو لوگ اسباب اختیار نہیں کرتے وہ خواہ کتنے ہی نیک اور پارسا ہوں انہیں دار الاسباب میں بار بار شکست و ریخت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عملیات کا ہمالیہ پہاڑ اس وقت تک فتح نہیں ہو سکتا جب تک ساعتوں، سیاروں اور بروج سے متعلق ضروری علم انسان کو حاصل نہ ہو۔ اس تمہید کے بعد درج ذیل تفصیلات کو ذہن نشین کرلیں۔

ستارے ساتوں آسمان کا دورہ کرتے ہیں

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قمر ۲۸ دن میں آسمان کا دورہ کرتا ہے۔ عطارد ۲۸ دن میں زہرہ دو سو چوبیس دن میں سورج ۳۶۵ دن میں دورہ مکمل کرتا ہے۔ مریخ چھ سو دن میں مشتری گیارہ سال میں اور زحل ۲۹ سال میں آسمان کا دورہ مکمل کرتا ہے۔

بُرج کے مقامات

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ قمر کا ہر بُرج میں ۲ دن اور تین رات قیام ہوتا ہے۔ عطارد کا ہر بُرج میں ۱۵ دن قیام ہوتا ہے۔ زہرہ کا قیام ہر بُرج میں ۲۵ دن ہوتا ہے۔ مشتری کا ہر بُرج میں ایک سال قیام ہوتا ہے اور زحل کا قیام ہر بُرج میں ۳۰ مہینے ہوتا ہے۔

شرفِ کواکب

قمر کا شرف بُرج ثور میں ہوتا ہے۔ عطارد کا بُرج سنبلہ میں، زہرہ کا بُرج حوت میں، شمس کا بُرج حمل میں، مریخ کا بُرج جدی میں، مشتری کا بُرج سرطان میں اور زحل کا بُرج میزان میں ہوتا ہے۔

ستاروں کے دن

اتوار کا دن شمس کا ہے۔ پیر کا دن قمر کا ہے۔ منگل کا دن مریخ کا ہے۔ بدھ کا دن عطارد کا ہے۔ جمعرات کا دن مشتری کا ہے۔ جمعہ کا دن زہرہ کا ہے اور ہفتے کا دن زحل کا ہے۔

ستاروں کا اقتران

اقتران کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک ستارہ ایک بُرج میں ہو تو دوسرا ستارہ اس کی نظر میں ہو۔ اور اجتماع یہ ہے کہ دو ستارے ایک بُرج میں جمع ہوں تو حکم الٰہی سے ان کے آثار نمایاں ہوں۔ جب زحل مشتری کے قریب ہوتا ہے تو باذنِ خداوندی جنگ و جدال دنیا میں خوب ہوتی ہیں۔ اور جب مریخ زحل کے قریب ہوتا ہے تو تب بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ جب زحل شمس کے قریب ہوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب زحل کا زہرہ سے قران ہو تو قحط سالی اور گرانی نمایاں ہوتی ہے۔ جب زحل عطارد سے قران کرتا ہے تو لکھنے والوں کا حال بہتر ہوتا ہے۔ اور جب قمر سے زحل قران کرتا ہے تو حاکم سے ظلم سرزد ہوتے ہیں۔ اور جب مشتری مریخ سے قران کرتا ہے تو عالم اسباب میں حد درجہ کی سختیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

برجوں کے گھر

حمل اور عقرب مریخ کے گھر ہیں اور ثور اور میزان زہرہ کا گھر ہے۔ جوزا اور سنبلہ عطارد کے گھر ہیں۔ قمر کا گھر سرطان ہے۔ اسد شمس کا گھر ہے۔ حوت مشتری کا گھر ہے۔ اور جدی اور دلو زحل کے گھر ہیں۔

نفس اور شیطان کا دھوکہ

بعض لوگ ان تمام چیزوں کو توہمات کا درجہ دیتے ہیں۔ اور ان باتوں کو

شرک کے قبیل سے سمجھتے ہیں۔ ایسے تمام لوگ بالعموم وہ ہیں جنہیں توحیدِ خالصہ کا علم ہی نہیں۔ نہ جسے توحید سمجھتے ہیں وہ نفس کا دھوکہ ہے۔ توحید یہ ہے کہ انسان بنیادی طور پر یہ مانتا ہو کہ مؤثر حقیقی حق تعالیٰ کی ذات ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر کسی بھی اثر اور نتیجے کا ظاہر ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ لیکن اس دنیا میں جب کوئی مؤثر متأثر سے ٹکراتا ہے تو کوئی نہ کوئی تاثر اور نتیجہ لازماً پیدا ہوتا ہے۔ اور یقینی طور پر یہ تاثر اور نتیجہ باذنِ خداوندی ہی پیدا ہوتا ہے۔ دیا سلائی کو جب تک آپ ماچس سے نہیں رگڑیں گے آگ پیدا نہیں ہوگی۔ میاں بیوی آپس میں متّصل نہیں ہوں گے تو بچّہ پیدا نہیں ہوگا۔ اسی طرح علمِ نجوم میں جب تک دو سبب باہم متصل نہیں ہوں گے۔ اچھا یا بُرا نتیجہ ظاہر نہیں ہوگا۔

ناقص عاملین کا حال یہ ہے کہ وہ بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور عجلت سے کام لیتے ہیں۔ قدم قدم پر ناکام ہوتے ہیں۔ غلطی اپنی ہوتی ہے۔ اور الزام اُن بزرگوں کو دیتے ہیں جنہوں نے دن رات کی مشقّت سے عملیات کی کتابیں مرتّب کی ہیں۔ میں اُن طلباء سے تاکیداً عرض کروں گا جو عامل بننے کے خواہش مند ہیں کہ نفس اور شیطان کے دھوکے سے بلند ہو کر اللہ کو مؤثر حقیقی مانتے ہوئے عملیات کی لائن کے تمام اجزاء کو ملحوظ رکھ کر اعمال انجام دیں۔ اسی میں فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہے۔

نظرات و عملیات

عملیات میں کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ عامل ستاروں کی نظرات کو ملحوظ رکھے۔ عامل کی آسانی کیلئے اگلے صفحے پر نظرات کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ اس لئے یہ اندازہ آسان ہوگا کہ کس کام کیلئے کونسا وقت منتخب کرنا چاہیئے۔ نظرات کا وقت جاننے کیلئے ہر سال تقویم کو پیش نظر رکھیں۔

نظرات اور عملیات

کواکب	تثلیث یا تسدیس	مقابلہ یا تربیع	قرانات
قمر و شمس	تسخیر حکام و افسران۔	کسی کو عہدے سے گرانا۔	ہر قسم کے منحوس اعمال کیلئے۔
قمر و عطارد	تسخیر ارباب قلم۔	دو چاہنے والوں میں نفاق پیدا کرنا	برائے ملاقات ارباب قلم۔
قمر و زہرہ	تسخیر خواتین۔	میاں بیوی میں جدائی ڈالنا۔	برائے عشق و محبّت۔
قمر و مریخ	کسی کی نیند اڑانا۔	دفع حشرات الارض کے عملیات	دشمنوں پر غلبہ پانے کیلئے۔
قمر و مشتری	حصولِ مال و زر۔	استخارے وغیرہ کے اعمال۔	ترقی کاروبار۔
قمر و زحل	ترقی زراعت و باغات۔	دشمن کو ذلیل و خوار کرنا۔	دشمن کی بربادی کے لئے۔
عطارد و زہرہ	وصالِ محبوب۔	کسی کا کاروبار بند کر دینا۔	اتصال و وصالِ محبّت۔
عطارد و مریخ	شفاء امراض کے لئے۔	کسی کو بیمار کرنا۔	کسی دشمن کو ویران کرنا۔
عطارد و مشتری	ترقی صنعت و دستکاری۔	کسی کی املاک تباہ کرنا۔	حصول ملازمت کیلئے۔
عطارد و زحل	حل المشکلات۔	کسی کی جائیداد تباہ کرنا	دشمن کی ہلاکت و بربادی کیلئے
زہرہ و مریخ	تسخیر مستورات۔	میاں بیوی کے درمیان نفرت کرانا	تسخیر مستورات۔
زہرہ و مشتری	تسخیر و مطلوب و محبوب	عورتوں اور مردوں میں فتنے پیدا کرنا	برائے تسخیر مرداں۔
زہرہ و زحل	محبت و نکاح کے استحکام کیلئے	عورتوں اور مردوں میں فتنے ڈالنا	کسی بھی قبضے کو روکنے کیلئے۔
مریخ و شمس	تسخیر سلاطین و افسران۔	دشمنوں کو منتشر کرنا۔	فساد ڈالنے اور بیمار کرنے کے لئے
مریخ و مشتری	حصولِ مال و زر۔	کسی کو مصیبت میں مبتلا کرنا	کسی بھی جنگ میں فتح پانے کیلئے
مریخ و زحل	ترقی عمارت کے اعمال۔	ہلاکت دشمن کے اعمال۔	تباہی و بربادی اور جدائی کیلئے
مشتری و شمس	ترقی کاروبار۔	آباد جگہ کو ویران کرنا۔	قرض وصول کرنے کیلئے۔
مشتری و زحل	افسران کے غضب سے نجات حاصل کرنا	کسی کو مرتبے سے گرانا۔	ارباب علم میں نفاق ڈالنے کیلئے
زحل و شمس	حصولِ مراتب کے اعمال۔	دو شخصوں کے درمیان جدائی کے اعمال	طاقتور دشمن کی طاقت ختم کرنے کیلئے

وہ پانچ ستارے ہیں جو کبھی اُلٹے چلتے ہیں اور کبھی سیدھے چلتے ہیں وہ ستارے یہ ہیں۔ زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد سیدھی رفتار سے چلنے کو استقامت اور الٹی رفتار سے چلنے کو رجعت کہتے ہیں۔ انکے نتائج کی تفصیل یہ ہے۔

نقشہ نظرات بحالتِ استقامت

ستارہ	نتیجہ بحالتِ رفتار استقامت
زحل	بغض اور خرابی دشمن کے لئے اچھا ہے۔
مشتری	قائم رکھنے عمارت اور ملکیت کے لئے اچھا ہے۔
مریخ	لشکر اور فوج میں قوت اور بہادری پیدا کرنے کیلئے اچھا ہے۔
زہرہ	عورتوں سے دوستی اور محبت کے لئے مفید ہے۔
عطارد	علم اور بزرگی حاصل کرنے کیلئے مفید ہے۔

نقشہ نظرات بحالتِ رجعت

ستارہ	نقشہ نظرات بحالتِ رجعت
زحل	دوستوں میں جدائی اور نفرت ڈالنے کے لئے اچھا ہے۔
مشتری	قائم رکھنے عمارت اور ملکیت کے۔
مریخ	لشکر اور فوج میں قوت پیدا کرنے کے لئے۔
زہرہ	دوستوں کی دوستی، عورتوں کی محبت بڑھانے کیلئے
عطارد	بزرگی اور علم وصفت کے حصول کیلئے۔

ایام فارغہ اور ایام ملانہ

جس طرح علمائے جفر نے عمل کے دوران عناصر اور مزاج کو ملحوظ رکھا ہے اور جس طرح علمائے جفر نے چاند کی بعض تاریخوں کو مبارک اور ہر ماہ میں بعض تاریخوں کو غیر مبارک قرار دیا ہے اسی طرح علمائے جفر نے ایام ملانہ اور ایام فارغہ کو عملیات میں بہت اہمیت دی ہے۔ اور تاکید کی ہے کہ عاملین عمل کرتے وقت ان تاریخوں کو پیش نظر رکھیں۔

اعمالِ جمالی ایامِ ملانہ میں کئے جاتے ہیں۔ اور اعمالِ جلالی ایامِ فارغہ میں کئے جاتے ہیں۔ علمائے جفر نے ان کی تقسیم بہ اعتبار تاریخ اس طرح کی ہے۔

ایامِ فارغہ۔

چاند کی۔ ۱،۲،۳،۴،۵،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۹،۲۰،۲۱،۲۵،۲۶ اور ۲۹۔

علمائے جفر کا کہنا یہ ہے کہ چاند کی ان تاریخوں میں جلالی اعمال کئے جائیں کیوں کہ ان تاریخوں میں جلالی اعمال ہی کامیاب ہوسکتے ہیں۔

ایامِ ملانہ۔

چاند کی۔ ۶،۷،۸،۹،۱۰،۱۵،۱۶،۱۷،۱۸،۲۲،۲۳،۲۴،۲۷،۲۸ اور ۳۰۔

ان تاریخوں میں جمالی اعمال کئے جائیں۔ کیوں کہ ان تاریخوں میں جمالی اعمال ہی کامیاب ہوسکتے ہیں۔ جلالی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

دیکھئے بنیادی طور پر عقیدہ تو یہی رکھیں کہ ہر معاملے میں کرنیوالی ذات اللہ کی ہے اور اس کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کچھ بھی ہونے والا نہیں لیکن جس طرح کوئی طبیب اپنے نسخے کو تیار کرتے وقت فارمولے کے تمام اجزاء کو

ایک جگہ مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کسی بھی جزو کو خواہ وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو نظر انداز نہیں کرتا۔ حد یہ ہے کہ وہ اجزاء کے اوزان کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ اور کوئی طبیب موسم سرما میں بننے والی دواؤں کو کبھی موسم گرما میں نہیں تیار کرتا ــــ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے اثرات میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح صاحب استعداد عامل بھی رُوحانی فارمولوں کی ترکیب و تعمیل کے وقت عمل کی تعداد، عمل کا وقت، عمل کا دن اور عمل کی تاریخ کو پیش نظر رکھتا ہے۔ حالانکہ اس کا عقیدہ بنیادی طور پر یہی ہوتا ہے کہ تمام تر جد وجہد اور احتیاط کے باوجود ہو گا وہی جو اللہ چاہے گا۔

اگر آپ عاملِ کامل بننا چاہتے ہیں تو درس عملیات کے تحت دی گئی تمام شرائط کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ تب ہی کامیابی کے امکانات روشن ہوں گے۔ اور عمل کے اندر تاثیر ہو گی۔ اور اگر آپ نے ایسا کیا کہ جو اعمال ایام فارغہ میں کرنے چاہئیں تھے انہیں ایامِ ملانہ میں کر لیا۔ اور جنہیں ایامِ ملانا میں کرنا تھا۔ انہیں ایامِ فارغہ میں کر بیٹھے تو عمل کی تاثیر الٹ جائے گی اور ممکن ہے کہ اس طرح آپ کو کوئی نقصان بھی پہنچے۔

علمِ نجوم سے متعلّق کچھ باتیں

روحانی عملیات کے لئے جس طرح حروف اور اعداد کا علم حاصل کرنا ضروری ہے اسی طرح کچھ علمِ نجوم سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ کچھ نادان لوگ علمِ نجوم کا نام سُنتے ہی چراغ پا ہو جاتے ہیں اور بے دھڑک یہ الزام تراشی کرتے ہیں کہ جو عاملین اپنے عمل کے دوران ساعتوں کو ملحوظ رکھتے ہیں اور بروج اور سیاروں کی طے شدہ گردش کے قائل ہیں وہ دراصل گمراہی میں مبتلا ہیں۔ حالاں کہ یہ صرف نادانی اور ناواقفیت کی بنا پر ہوتا ہے۔ اگر علمِ نجوم سے متعلق

لوگوں کو صحیح معلومات ہو تو وہ اس طرح کی الزام تراشی سے یقیناً گریز کریں گے۔

ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ خالقِ اکبر نے تمام کائنات کے نظام کو سیاروں کی گردش سے وابستہ کیا ہے جو کچھ بھی اس دنیا میں ہو رہا ہے وہ سیّاروں کی گردش ہی کا نتیجہ ہے۔ لیل و نہار کا آنا جانا موسموں کا تغیّر وغیرہ سیّاروں کی گردش ہی کی بنا پر ہے۔ اگر سیّاروں کی گردش ختم ہو جائے تو نظامِ عالم معطّل ہو کر رہ جائے۔

بعض حضرات اس بات کے دعویدار ہیں کہ علم نجوم کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ جہاں تک شریعت کا معاملہ ہے تو وہ ہمیں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ اور اپنے جان و مال سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگر شریعت نے مطلقاً علم نجوم کو حرام قرار دے دیا ہوتا تو کسی عامل کی یہ مجال نہ ہوتی کہ وہ پھر بھی علم نجوم کو کسی معاملے میں وسیلہ بناتے۔ لیکن چوں کہ شریعت نے مطلقاً اسے حرام قرار نہیں دیا۔ اور شریعت کسی بھی علم کی خواہ وہ کیسا بھی ہو نہ نفی کرتی ہے اور نہ ہی مطلقاً کسی علم کو ممنوع اور باطل قرار دیتی ہے۔ شریعت تو علم نجوم کے اُس حصّے کو مردود سمجھتی ہے جس میں سو فی صد دعووں کے ساتھ غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ اور پھر ان پر کامل یقین کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص عقیدہ تو یہ رکھّے، سیّاروں کی گردش کی وجہ سے یہ اثرات عالم پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اللہ کو بہت قدرت حاصل ہے وہ چاہے تو ان اثرات کو پلٹ سکتا ہے تو ایسا سوچنا اور کہنا ہرگز ہرگز بدعقیدگی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عامل بنیادی طور پر اللہ ہی کو قادرِ مطلق سمجھتا ہے اور ستاروں کی گردش کو وہ ایک سبب کا درجہ دیتا ہے اور ہر سبب کو بطورِ سبب کے قبول کرنا اور بھروسہ اللہ ہی پر رکھنا کسی طور ناجائز نہیں ہے۔

اس تمہید کے بعد ہم اُن ضروری ضروری باتوں کو بیان کریں گے جو روحانی عملیات میں بے حد ضروری ہیں۔ اور جگہ جگہ ان کی ضرورت پڑے گی اگر ہم نے انہیں بیان نہیں کیا تو آگے چل کر اس راہ کے سالکوں کو دشواری ہوگی۔ اور بات کو سمجھ نہ پائیں گے۔ سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ قادرِ مطلق نے آسمان پر ہزاروں سیارے بنائے ہیں۔ اور ان میں بھی دو قسم کے سیارے بنائے ہیں۔ نمبر ۱ ثوابت اور نمبر ۲ متحرک ۔۔۔ ثوابت اُن سیاروں کو کہتے ہیں جو ایک جگہ قائم ہوں اور متحرک اُن سیاروں کو کہتے ہیں جو مسلسل گردش میں ہوں۔ جو ستارے مسلسل گردش میں ہیں وہ کل سات ہیں۔ اور یہی سات ستارے علمِ نجوم کا موضوع ہیں۔

ان سات ستاروں کے نام یہ ہیں۔

شمس، مشتری، مریخ، عطارد، زہرہ، قمر اور زحل۔

شمس یہ سیارہ سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اور یہ سیارہ مبارکِ اکبر بھی ہے۔ دیگر چھ سیارے اسی سیارے کے ماتحت ہیں۔ اور ان کا وجود عالمِ اسباب میں اسی سیارے کا مرہونِ منت ہے۔ یعنی وہ سیارے اسی سے روشنی پاتے ہیں۔ بذاتِ خود وہ روشن نہیں ہیں۔ یوں سمجھیں کہ اگر بالاتفاق شمس سیاہ پڑ جائے اور کسی وجہ سے اپنا نور کھو بیٹھے تو دیگر سیارے بھی سیاہ پڑ جائیں گے کیوں کہ وہ تو سب کے سب اسی سے اکتسابِ فیض کرتے ہیں۔

شمس سیارہ بُرج اسد کا مالک ہے۔ اور چوتھے آسمان سے یہ متعلق ہے۔ یہ سیارہ تمام سیاروں سے پانچ گنا بڑا ہے۔ اور اس زمین سے جس پر ہم رہتے ہیں ۱۳ لاکھ اسی ہزار گنا بڑا ہے۔ سورج کا قطر آٹھ لاکھ ۶۷ ہزار میل ہے اور محیط ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ میل ہے ۔۔۔ کرۂ زمین سے سورج کا فاصلہ

۹ کروڑ پچاس لاکھ میل ہے۔ اس کی رفتار ایک سیکنڈ میں ۱۹ میل ہے اور اس کی روشنی کی رفتار فی سیکنڈ ایک لاکھ اسی ہزار میل ہے۔ طلوع ہونے ۸ منٹ میں زمین تک پہنچ جاتی ہے۔ آفتاب ۱۲ بُرجوں کا سفر تقریباً ۳۶۵ دن چھ گھنٹے میں طے کر لیتا ہے۔ اور تقریباً ہر بُرج کو یہ ۳۰ دن میں طے کر لیتا ہے۔ اس کے مؤکل کا نام صلصائیل ہے۔ یہ اتوار کے دن کا حاکم و مالک ہے۔

قمر یہ سیارہ وجود کے اعتبار سے دوسرے نمبر کا سیارہ ہے۔ یہ بُرج سرطان کا مالک ہے۔ اس کا تعلق پہلے آسمان سے ہے۔ اسکا قطر ۲ ہزار ایک سو ساٹھ میل ہے۔ اور محیط ۲۴ ہزار آٹھ سو پچھتر میل ہے۔ اسکا فاصلہ ۲ لاکھ ۳۵ ہزار پانچ سو میل ہے۔ یہ زمین سے تقریباً ۴۹ حصے چھوٹا ہے۔ اس کی جسامت زمین سے ۴۹ حصے کم ہے۔ یہ زمین کے اردگرد ۲۷ دن سات گھنٹے ۴۳ منٹ اور پانچ سیکنڈ میں گھوم جاتا ہے۔ قمر کی رفتار فی گھنٹہ ۲ ہزار دو سو اسی میل ہے۔ یہ ایک بُرج کو تقریباً سوا دو دن میں طے کر لیتا ہے۔ اس کا مؤکل اسمٰعیل ہے۔ یہ پیر کے دن کا حاکم ہے۔

مریخ یہ سیارہ برج حمل اور عقرب کا مالک ہے۔ اس کا تعلق پانچویں آسمان سے ہے۔ اس کی رفتار تقریباً فی گھنٹہ ۵۲۰ میل ہے۔ یہ سیارہ زمین سے کافی چھوٹا ہے۔ سورج سے اس کا فاصلہ ۱۴ کروڑ ۷۰ لاکھ میل دور ہے۔ اس کا قطر ۴ ہزار ایک سو آٹھ میل ہے۔ یہ سیارہ ہر بُرج کو ۴۰ دن میں طے کرتا ہے اس کا مؤکل کاکائیل ہے۔ یہ منگل کے دن کا حاکم ہے۔

عطارد یہ سیارہ دو برجوں، جوزا اور سُنبلہ کا مالک ہے۔ اس کا تعلق دوسرے آسمان سے ہے۔ اس کا فاصلہ زمین سے تین کروڑ ۸ لاکھ ۷۰ ہزار میل دور ہے۔ اس کی رفتار فی گھنٹہ ۹ لاکھ ایک ہزار میل ہے۔

اس کا قطر ایک ہزار آٹھ سو میل ہے۔ اس کا قیام ایک برج میں ۱۸ دن رہتا ہے۔ اس کا مؤکل شخائیل ہے۔ یہ بدھ کے دن کا حاکم ہے۔

مشتری یہ سیّارہ بھی دو برجوں قوس اور حوت کا مالک ہے۔ چھٹے آسمان سے یہ وابستہ ہے۔ یہ سورج سے ۴۸ کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی رفتار فی گھنٹہ ۴۸۰ میل ہے۔ زمین سے اس کا فاصلہ ۴۸ کروڑ ۳۸ لاکھ میل ہے۔ اور یہ زمین سے ۱۲۵۰ گنا بڑا ہے۔ یہ سیّارہ ایک برج کو ایک سال طے کرتا ہے۔ اس کے مؤکل کا نام سمحائیل ہے۔ یہ جمعرات کے دن کا حاکم ہے۔

زہرہ یہ سیّارہ بھی دو برجوں ثور اور میزان کا مالک ہے۔ یہ تیسرے آسمان سے متعلق ہے۔ اس کا قطر سات ہزار آٹھ سو میل ہے۔ یہ تقریباً کرۂ ارض کے برابر ہے۔ یہ زمین سے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ ہر برج کو ۲۵ دنوں میں طے کرتا ہے۔ اس کے مؤکل کا نام سہدبائیل ہے۔ یہ جمعہ کے دن کا حاکم ہے۔

زحل یہ سیّارہ بھی دو برجوں، جدی اور دلو کا مالک ہے۔ اس کا تعلق ساتوے آسمان سے ہے۔ یہ زمین سے ۷۴۳ گنا بڑا ہے۔ اس کا قطر ۷۰ ہزار میل ہے۔ یہ سورج سے ۸۷ کروڑ ۵۲ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے اس کی رفتار فی سیکنڈ ۵۹۶ میل ہے۔ یہ ایک برج کو تیس۳۰ ماہ میں طے کرتا ہے۔ اور ۱۲ برجوں کا سفر ۲۹ سال میں طے کرتا ہے۔ اس کے مؤکل کا نام عجوتیائیل ہے۔ اور یہ ہفتے کے دن کا مالک ہے۔ یہ سیّارہ ہمیشہ الٹا چلتا ہے۔

مہینوں کا مزاج

آتشی	محرم الحرام	جمادی الاوّل	رمضان المبارک
خاکی	صفر	جمادی الثانی	شوّال
بادی	ربیع الاوّل	رجب	ذی تعدہ
آبی	ربیع الثانی	شعبان	ذی الحجّہ

غیر مبارک تاریخیں

محرم الحرام	۱۴-۱۱	رجب	۱۱	۱۲	۱۳
صفر	۲۰-۱۱-۲	شعبان	۱۴	۲۰	۲۶
ربیع الاوّل	۲۰-۱۰-۴	رمضان المبارک	۳	۱۲	۲۴
ربیع الثانی	۲۸-۱۱-۱	شوّال	۲	۶	۸
جمادی الاوّل	۲۸-۱۱-۱۰	ذی قعدہ	۲	۶	۸
جمادی الثانی	۲۸-۱۱-۱	ذی الحجّہ	۸	۲۰	۲۸

قمری مہینوں کی تشریحات

محرم الحرام	صفر	ربیع الاوّل	ربیع الثانی	جمادی الاوّل	جمادی الثانی
منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین
رجب	شعبان	رمضان	شوّال	ذی تعدہ	ذی الحجّہ
منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین

۱۲ برجوں کی تشریحات

حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
آتشی	خاکی	بادی	آبی	آتشی	خاکی	بادی	آبی	آتشی	خاکی	بادی	آبی
مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث
منقلب	ثابت	ذو جسدین	منقلب	ثابت	ذو جسدین	منقلب	ثابت	ذو جسدین	منقلب	ثابت	ذو جسدین

سات سیّاروں کی تشریحات

قمر	عطارد	زہرہ	شمس	مریخ	مشتری	زحل
آبی	بادی	بادی	آتشی	آتشی	آتشی	خاکی
مؤنث	مخنث	مؤنث	مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
ثابت	ذوجسدین	ذوجسدین	ثابت	منقلب	ثابت	منقلب

نقشہ دوستی ودشمنی سیارگان

ستارہ	دوستی کواکب	دشمنی کواکب	مساوی کواکب
شمس	قمر، مریخ، مشتری	زہرہ، زحل	عطارد
قمر	شمس، عطارد	کوئی نہیں	مریخ، زحل، زہرہ، مشتری
مریخ	شمس، قمر، مشتری	عطارد	زہرہ، زحل
عطارد	زہرہ، شمس	قمر	مریخ، مشتری، زحل
مشتری	شمس، قمر، مشتری	عطارد، زہرہ	زحل
زہرہ	عطارد، زحل	شمس، قمر	مریخ، مشتری
زحل	زہرہ، عطارد	شمس، قمر، مریخ	مشتری

عمل کے لئے وقت کا انتخاب

کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ (القرآن)

کُلُّ اُمُورٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا (الحدیث)

ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے

عامل کے لئے سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ مشکل کام کسی عمل کے لئے وقت کا انتخاب کرنا ہے۔ اور یہ انتخاب اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک عام قانونِ عملیات علم الاعداد اور علم نجوم سے پوری طرح واقف نہ ہو۔

سال کے کونسے حصّے میں کونسا عمل کرنا چاہیئے

حق تعالیٰ نے اس کائنات کے نظام کو برقرار رکھنے کے لئے آسمان پر برجوں اور ستاروں کو ایک جال بچھایا ہوا ہوا ہے۔ اس دنیا کے تمام انسانوں اور تمام مخلوقات خواہ وہ جاندار ہو ـــ یا بے جان، اُن کی تقدیریں اُن ہی بُرجوں اور ستاروں سے وابستہ ہیں۔

ماہرین علم نجوم نے بُرجوں کی ۳ قسمیں کی ہیں ـــ منقلب، ثابت، ذوجسدین، منقلب وہ بُروج کہلاتے ہیں جن میں سورج کو انقلاب کی گردشوں سے گزرنا پڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ حکمِ خداوندی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور حکمِ خداوندی ہی کی وجہ سے جب سورج انقلاب کی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے تو ان بُروج سے متعلق افراد اور اشیاء میں بھی انقلاب اور تغیر کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور حکمِ خداوندی کا اصل منشاء یہ ہے کہ ـــ دنیا اور دنیا والے معطّل اور منجمد بن کر نہ رہ جائیں۔ غور و فکر سے

کام لیا جائے تو یہ انقلابات زمانہ بھی اللہ کے رحم و کرم کو ثابت کرنے کی بہتر دلیل دیں۔ جس وقت سورج اُن بُروج میں داخل ہوتا ہے جو منقلب کہلاتے ہیں۔ یعنی جو تقدیروں کے اُلٹ پھیر کا وقت ہے اُس وقت دشمنوں کو زیر کرنے، دشمنوں کی ہلاکت و بربادی اور کے اعمال کرنے، بغض و نفاق والے اعمال کرنے یا کسی کو عہدے یا اقتدار سے ہٹانے کے اعمال کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ دراصل یہ اوقات منفی کاموں کے لئے موزوں ترین اوقات ہیں۔ ۱۲ بُرجوں میں سے ۴ بُرج منقلب کہلاتے ہیں۔

نام بُرج	عرصہ
حمل	۲۲ مارچ سے ۲۰ اپریل تک۔
سرطان	۲۲ جون سے ۲۳ جولائی تک۔
میزان	۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر تک۔
جدی	۲۳ دسمبر سے ۲۰ جنوری تک۔

ثابت بُروج وہ کہلاتے ہیں، جب سورج کی رفتار میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے اور حالات میں ٹھہراؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

ان اوقات میں عزّت کی زیادتی، مرتبہ اور عہدے کی ترقی ــــ کشائش رزق اور فتوحاتِ عامّہ مقدمہ میں کامیابی اور ہر طرح کی فتح و کامرانی کے نقوش اور اعمال کرنے چاہئیں۔ ثابت بُروج یہ ہیں۔

نام بُرج	عرصہ
ثور	۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی تک۔
اسد	۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست تک۔
عقرب	۲۴ اکتوبر سے ۲۰ نومبر تک۔
دلو	۲۱ جنوری سے ۱۹ فروری تک۔

بُروج ذوجسدین وہ بُروج کہلاتے ہیں۔ جن میں آفتاب حدِّ اعتدال پر ہوتا ہے۔ یعنی نہ سعد نہ نحس۔ ان اوقات میں میل ملاپ، پیار محبّت، تسخیر اور ترقی کے نقوش اور اعمال کرنے چاہئیں۔ شادی کے لئے بھی یہی اوقات موزوں ترین ہیں۔

ذوجسدین بُروج یہ ہیں۔

نام برج	عرصہ
جوزا	۲۲ مئی سے ۲۱ جون تک۔
سنبلہ	۲۴ اگست سے ۲۳ ستمبر تک۔
قوس	۲۳ نومبر سے ۲۲ دسمبر تک۔
حوت	۲۰ فروری سے ۲۱ مارچ تک۔

مہینے کے کونسے حصّے میں کونسا عمل کرنا چاہیئے

ماہرین علم جفر نے ہر قمری مہینے کو ۴ حصّوں پر تقسیم کیا ہے۔

پہلی تاریخ سے ۱۰ تاریخ تک مرتبے کی زیادتی، رزق کی فراوانی حصولِ روزگار، تکمیل آرزو کے نقوش بنانے چاہیئے۔

۱۱ تاریخ سے ۲۰ تاریخ تک (۱۱ سے ۱۴ تک محبّت اور میل ملاپ ۱۵ سے ۲۰ تک قضائے حاجات اور مہلک بیماریوں سے نجات کے لئے نقوش بنانے چاہئیں۔ اسی دوران زبان بندی کے اعمال کرنے چاہئیں)

۲۱ تاریخ سے ۲۸ تاریخ تک بغض و نفاق، فتنہ و فساد ــــ اور

ہلاکیٔ دشمن کے عمل کرنے چاہئیں

تحت الشعاع یعنی اماوس کے اوقات میں ذلّت وخواری، کسی کو عہدے اور ملازمت سے سبکدوش کرنے جیسے عمل کرنے چاہئیں۔

نظامِ آفتاب

نظامِ آفتاب، حساب شمسی کہلاتا ہے۔ اور یہ حساب عیسوی مہینوں سے لیا جاتا ہے جس تاریخ کا حساب معلوم کرنا ہو اس کو ماہِ جنوری سے تاریخ مطلوبہ تک شمار کریں۔ پھر اس میں دس دن کا اضافہ کریں۔ حاصل جمع کو ۱۲ بُروج کے دنوں پر بُرج جدی سے تقسیم کرنا شروع کریں جس بُرج پر جاکر تعداد ختم ہوجائے اس بُرج کو مذکورہ تاریخ میں اسی درجے پر مانیں۔

جدول یہ ہے

ماہِ عیسوی	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
تعداد دن	۳۱	۲۸	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱
بروج	جدی	دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس
تعداد دن	۲۹	۳۰	۳۰	۳۱	۳۱	۳۲	۳۱	۳۱	۳۱	۳۰	۳۰	۲۹

مثال:۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ ۱۵ جون کو آفتاب کس درجے پر ہوگا۔

اب ماہِ جنوری سے ۱۵ جون تک دن شمار کئے۔ جنوری کے ۳۱ فروری کے ۲۸۔ مارچ کے ۳۱۔ اپریل کے ۳۰۔ مئی کے ۳۱۔ اور جون کے ۱۵۔ کل ہوئے ۱۶۶۔ ان میں ۱۰ کا اضافہ کیا۔ ٹوٹل ہوا ۱۷۶۔ ان اعداد کو بُرج جدی سے شمار کیا۔ جدی کے ۲۹ دن۔ دلو کے دن ۳۰، حوت کے ۳۰۔ حمل کے ۳۱۔ ثور کے ۳۱۔ اور جوزا کے ۳۲۔ کل ہوئے ۱۸۳=اب ۱۸۳ میں سے ۱۷۶ گھٹادیں تو باقی رہے یہ سرطان

کے جانیں۔

جواب یہ ہے کہ ۱۵ جون کو آفتاب بُرج سرطان کے ۷ درجے پر ہوگا۔

نظامِ قمر

قمر کا حساب عربی مہینوں پر مبنی ہے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ کس تاریخ میں قمر کس بُرج میں ہے تو پہلے یہ اندازہ کریں گے کہ اُس تاریخ میں آفتاب کس بُرج میں ہے۔ اور کس درجے پر ہے۔ اس کو ۱۳ سے ضرب دیں گے۔ حاصل ضرب میں ۲۶ عدد خانوں کے جمع کریں گے۔ حاصلِ جمع کو ۳۰ پر تقسیم کردیں گے حاصلِ تقسیم جو ہو۔ جس بُرج میں آفتاب ہو اس سے اتنے ہی برج گن لیں گے یعنی ہر ایک بُرج کے تیس ۳۰ دن شمار کریں گے۔ معلوم ہوجائے کہ قمر کس بُرج میں ہے۔

مثال:۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ ۲۵ جولائی سنہ۲۰۱۰ء کو قمر کس بُرج میں ہوگا سب سے پہلے یہ دیکھیں گے کہ ۲۵ جولائی سنہ۲۰۱۰ء کو قمری تاریخ کیا ہے؟ معلوم ہوا کہ قمری تاریخ ۷ جمادی الثانی ہے۔ ۷ کو حسبِ قاعدہ ۱۳ سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب ۹۱ آیا۔ اسمیں ۲۶ کا اضافہ کیا تو حاصلِ جمع ۱۱۷ ہوا۔ ۳۰ سے انہیں تقسیم کیا تو حاصلِ قسمت ۳ اور خارج قسمت ۲۷ آیا۔ اب یہ دیکھیں گے کہ ۲۵ جولائی کو آفتاب کس بُرج میں ہے۔ معلوم ہوا کہ بُرج اسد میں ہے۔ بُرج اسد سے تیسرا بُرج شمار کیا، میزان آیا۔

جواب یہ ہے کہ ۲۵ جولائی سنہ۲۰۱۰ء کو قمر بُرج میزان کے ۲۷ ویں درجے پر ہوگا۔

کس دن کونسا عمل کرنا چاہیے

سنیچر ـــــ ہلاکیٔ دشمن، زبان بندی (برائے نفرت)

اتوار ـــــ تسخیر اور روزگار۔

پیر ـــــ وسعتِ رزق، شفاءِ امراض۔

منگل ـــــ بغض و عداوت۔

بدھ ـــــ ترقیٔ مرتبہ، تسخیرِ افسران، زبان بندی (برائے محبّت)

جمعرات ـــــ دولت کی ترقی، عزّت و مرتبہ میں اضافے کے لئے۔

جمعہ ـــــ عشق و محبّت کے لئے۔

دن کے کونسے حصّے میں عمل کرنا چاہیئے

- سورج نکلنے کے بعد سے ۹ بجے تک محبّت کے نقوش۔
- ۹ بجے سے زوال کے وقت تک۔ ترقی رزق حصول روزگار۔
- زوال سے ظہر تک۔ کسی کو مرتبے سے گرانے کے لئے۔
- ظہر کے بعد سے ۴ بجے تک عداوت کے لئے۔
- ۴ بجے سے مغرب تک۔ عام امراض کے لئے۔
- مغرب سے عشاء تک۔ زبان بندی کے لئے عمل کرنے چاہیئیں۔

برجوں کے نام

عربی نام	ہندی نام	انگریزی نام
حمل	میکھ	Aries
ثور	برکھ	Taurus
جوزا	متھن	Gemini
سرطان	کرک	Cancer
اسد	سنگھ	Leo
سُنبلہ	کنیا	Virgo
میزان	تلا	Libra
عقرب	برشچک	Scorpio
قوس	دھن	Sagittarius
جدی	مکر	Capricorn
دلو	کنبھ	Aquarius
حوت	مین	Pisces

بُرجوں کی شکلیں اور علامات

بُرج	شکل	علامت
حمل	مینڈھا	♈
ثور	بیل	♉
جوزا	جڑواں بچّے	♊
سرطان	کیکڑا	♋
اسد	شیر	♌
سنبلہ	دوشیزہ	♍
میزان	ترازو	♎
عقرب	بچھّو	♏
قوس	تیرانداز	♐
جدی	بکرا	♑
دلو	مشکیزہ بردار	♒
حوت	دومچھلیاں	♓

بُرجوں کا جسم سے تعلق

بُرج	عضوبدن (بیرونی)	عضوبدن (اندرونی)
حمل	سَر	دماغ
ثور	گردن	حلق
جوزا	بالائی بازو کاندھے	پھیپھڑے
سرطان	سینہ، کہنیاں	پستان، معدہ
اسد	بالائی کمر۔ بازوکلائیاں	دل، ریڑھ کی ہڈی
سنبلہ	پیٹ	انتڑیاں
میزان	زیریں کمر	گردے
عقرب	پیڑو	اعضائے تولید
قوس	کولہے رانیں	ریڑھ کی ہڈی کا نچلا حصّہ
جدی	گھٹنے، ڈھانچہ	ہڈیاں
دلو	پنڈلیاں، ٹخنے	دوران خون
حوت	پاؤں	جگر

جب کسی بُرج کے جسم کے کسی حصّے سے بات ہوگی تو اس سے عاملین کو یہ معلوم کرنے میں مدد ملے گی کہ اس بُرج کے حامل افراد کو کن کن بیماریوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کا بُرج سنبلہ ہے تو اس کو پیٹ کے امراض، قبض، دست، آنتوں کی ٹی بی، اپھارہ، آنتوں کی سوجن معدہ کی گرمی وغیرہ کی شکایات ہوسکتی ہیں۔

برجوں کے تعلقات

برجوں کے تعلقات اس گوشوارے سے معلوم کریں۔

برج	موافق برج	ناموافق برج
حمل	اسد، قوس	سرطان، میزان، جدی
ثور	سنبلہ، جدی	اسد، عقرب، دلو
جوزا	میزان، دلو	سنبلہ، قوس، حوت
سرطان	عقرب، حوت	حمل، میزان، جدی
اسد	حمل، قوس	ثور، عقرب، دلو
سنبلہ	ثور، جدی	جوزا، قوس، حوت
میزان	جوزا، دلو	حمل، سرطان، جدی
عقرب	سرطان، حوت	ثور، اسد، دلو
قوس	حمل، اسد	جوزا، سنبلہ، حوت
جدی	ثور، سنبلہ	حمل، سرطان، میزان
دلو	جوزا، میزان	ثور، اسد، عقرب
حوت	سرطان، عقرب	جوزا، سنبلہ، قوس

اس تفصیل سے یہ اندازہ کرنے میں مدد ملے گی کہ کس برج کا ہم مزاج برج کونسا ہے اور متضاد یعنی مخالف برج کونسا ہے۔ مثلاً حمل آتشی برج ہے اور اس کے ہم مزاج برج اسد اور قوس ہیں جو آتشی ہیں یہ برج آگ بھڑکاتے ہیں! اسکے برخلاف سرطان آبی ہے اور میزان بادی ہے بادی برج آگ بھڑکاتے ہیں اور آبی برج آگ بجھاتے ہیں اس تفصیل سے عاملین کو طالب و مطلوب کے مزاجوں کا اندازہ ہوسکتا ہے! اور اس اندازے کے بعد دونوں کیلئے صحیح عمل تجویز کیا جاسکتا ہے۔

برجوں کا مزاج اور ماہیت

اس گوشوارے سے برجوں کے مزاج اور ان کی ماہیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

برج	مزاج	ماہیت
حمل	آتشی	منقلب
ثور	خاکی	ثابت
جوزا	بادی	ذوجسدین
سرطان	آبی	منقلب
اسد	آتشی	ثابت
سنبلہ	خاکی	ذوجسدین
میزان	بادی	منقلب
عقرب	آبی	ثابت
قوس	آتشی	ذوجسدین
جدی	خاکی	منقلب
دلو	بادی	ثابت
حوت	آبی	ذوجسدین

مشہور ترین نظریہ ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز چار عناصر سے بنی ہے یعنی آگ، مٹی، ہوا، پانی۔ ہر برج مزاج کے اعتبار سے ان چاروں عناصر میں سے کسی ایک کا حامل ہے۔ چنانچہ برجوں کے مزاج چار قسم کے ہوتے ہیں آتشی، خاکی، بادی اور آبی۔

اگلے صفحات میں ان مزاجوں کی وضاحت کی جارہی ہے۔

مزاجوں کی وضاحت

ذیل میں ہر بُرج کے مزاج کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

آتشی بُروج
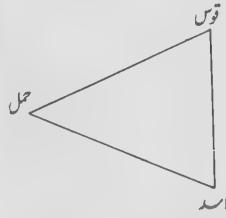
آتشی بُرج کے لوگ مہم جُو، اور طاقت ور افراد ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کے جذبات ابھارنے کا باعث بنتے ہیں اور یہ لوگ خود بھی قوتِ عمل اور قوتِ کارکردگی سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ان میں ذہانت ہوتی ہے۔ اور ان کی سوچ و فکر اعلیٰ ہوتی ہے۔ ان کا عمل تو پختہ ہوتا ہی ہے ان کے خیالات بھی اور ان کے عزائم بھی بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ یہ کسی بھی صورت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانے کو پسند نہیں کرتے۔

بادی بُروج

بادی بروج سے تعلق رکھنے والے لوگ تعلقات اور رابطوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ وہ لفظوں سے اور مزاجوں اور رنگوں سے کھیلنے کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ افسانوی مزاج رکھتے ہیں۔ اور خوابوں سے بھی انہیں خاصی دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ ماحول میں تبدیلی اور تنوع کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ ذہانت و فراست کے ساتھ ساتھ ذوقِ جمال سے بھی بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور حُسن پسندی بھی ان میں نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

آبی بُرج سے تعلق رکھنے والے لوگ جذباتی، خاموش طبع ۔۔ اور پُراسرار قسم کے ہوتے ہیں اور دوسروں کو اپنی مقناطیسی شخصیت سے متأثر کرتے ہیں۔ ان کے جذبات اور تصوّرات بہت وسیع ہوتے ہیں یہ حسّاس اور صاف دل لوگ ہوتے ہیں۔ اُن میں شعورِ فن اور علم و آگہی بدرجۂ اتم ہوا کرتی ہے۔ اور یہ لوگ کسی بھی ماحول کو بدلنے کی زبردست صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔

خاکی بُرج کے لوگ مادیت پرستی کا رجحان رکھتے ہیں۔ اور ان کی دوڑ دھوپ زیادہ تر دنیا کی خاطر ہوتی ہے۔ ان میں اگرچہ ضبطِ نفس کی صلاحیت ہوتی ہے لیکن یہ بہت جلد شہوانیت کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ پہاڑوں کی طرح مضبوط اور سمندر کی طرح گہرے ہوتے ہیں۔ حوادث ان پر بہت جلدی سے اثر انداز نہیں ہوتے۔ یہ لوگ بہت ہی پُراسرار قسم کے جذباتی ہوتے ہیں۔

ثابت بُروج والے لوگ جستجو اور تجسّس کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اور اپنی پوزیشن سے دستبردار ہونے کیلئے آسانی سے تیار نہیں ہوتے۔ یہ اپنے اندر سادگی رکھتے ہیں۔ اور بہت ہی مضبوط اور طاقت ور ہوتے ہیں۔ ان کا مزاج ضدّی ہوتا ہے۔ ان کو کسی بھی چیسٹرٹس سے مَس کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اُن کے اندر مادّیت پرستی ہونے کے باوجود قدرے روحانیت بھی ہوتی ہے۔ یوں سمجھیئے کہ یہ عمل کے اعتبار سے مادّی ہوتے ہیں لیکن اُن کی سوچ و فکر پر رُوحانیت کا غلبہ ہوتا ہے۔

منقلب بُروج

منقلب بُرج۔ قوت اور کامیابی کا تصوّر پیش کرتے ہیں۔ ان کی زندگی بڑے بحرانوں اور انقلابات سے بھرپور ہوتی ہے۔ اور ان کو ہر دم توانائی کے ضائع ہو جانے کا خطرہ در پیش رہتا ہے۔ حالاں کہ ان کے اندر غلبہ پا جانے اور فتح کر لینے کی زبردست طاقت موجود ہوتی ہے۔ پھر بھی ان کی حاصل شدہ پونجی پر کسی بھی وقت زوال آسکتا ہے۔ اور یہ کسی بھی وقت حکومتِ وقت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ان کی زندگی میں ڈرامائی طور پر موڑ آتے رہتے ہیں۔ جو بہت خوشگوار بھی ہوتے ہیں اور بہت ناگوار بھی۔

ذو جسدین بُروج

ذو جسدین بُروج والے لوگ ذہین اور بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ یہ طاقت اور توانائی کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ لوگ جہاں مایوس ہو کر اپنے منصوبے سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ وہیں سے اپنے منصوبہ بندی کا آغاز کرتے ہیں۔ یہ لوگ حد سے زیادہ تصوراتی اور عملی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اچھے منصوبے بنا کر اپنے منصوبوں کو اور اپنے تصورات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بُرج معلوم کرنے کا طریقہ

اگر تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو تو نام کے پہلے حرف سے بُرج کا اندازہ کریں۔

نام بُرج	متعلق ستارہ	نام کا پہلا حرف
حمل	مریخ، پلوٹو	ا۔ع۔ل۔ی
ثور	زہرہ	ب۔و
جوزا	عطارد	ق۔ک
سرطان	قمر	ح۔ہ
اسد	شمس	م
سنبلہ	عطارد	پ۔غ
میزان	زہرہ	ت۔ٹ۔ر۔ط
عقرب	مریخ، پلوٹو	ز۔ذ۔ض۔ظ۔ن
قوس	مشتری	ف
جدی	زحل، یورینس	ج۔خ۔گ
دلو	زحل، یورینس	س۔ش۔ص۔ث
حوت	مشتری، نیپچون	د۔چ

سیاروں کے نام، علامات کلیدی الفاظ

عربی نام	ہندی نام	انگریزی نام	کلیدی الفاظ	علامت
شمس	سورج	Sun	سرچشمۂ حیات	☉
قمر	چندرماں	Moon	متغیّر مزاج	☾
مرّیخ	منگل	Mars	قوت و توانائی	♂
عطارد	بدھ	Mercury	تجسس و ذہانت	☿
مشتری	برہسپت	Jupiter	وسعت و تحفّظ	♃
زہرہ	شکر	Venus	حسن و محبّت	♀
زحل	سنیچر	Saturn	تحقیق و تفتیش	♄

اور تیسری ساعت عطارد کی ہے۔ شمس کے بخور کے ساتھ زہرہ اور عطارد کا بخور بھی پاس رکھیں۔ اور ساعت شروع ہوتے ہی اس کا بخور جلانا شروع کردیں۔ انشاء اللہ اس اہتمام سے زبردست قوت آپ اپنے عمل میں محسوس کریں گے۔

بعض مخصوص عملیات میں سیّارگان کا صدقہ ادا کر دینا بھی عمل کی قوت و تاثیر میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ اس کی تفصیل آگے چل کر کسی جگہ بیان کی جائے گی۔

اگلے صفحات پر ساعتوں کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔ اور اس کا طریقہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عاملین کو ساعت کی تلاش میں دشواری نہ ہو۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ یعنی رب العالمین کی ہر دن ایک نئی شان ہے اور ہر گھڑی ان کی ایک نئی قدرت کا مظاہرہ ہوتا ہے کسی دن ان کی شانِ کریمی رنگ پر ہوتی ہے اور کسی دن ان کی شانِ قہاریت کا ظہور ہوتا ہے۔ اس لئے بزرگوں نے فرمایا ہے۔ ہر ایک دن اور ہر ایک گھڑی کو سمجھ کر عمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ عمل کی تاثیر جلد سامنے آئے۔

ہفتے کی بارہ ساعتیں

(دن کی ساعتیں)

سورج طلوع ہوتے ہی پہلی ساعت شروع ہوجاتی ہے۔ اور تقریباً ایک گھنٹے کی ایک ساعت ہوتی ہے۔ عاملین کے نزدیک برائے عملیات دن کی ساعتیں زیادہ قابلِ اہتمام ہیں۔ بہ نسبت رات کی ساعتوں کے۔ عاملین کاملین کے نزدیک ساعت کی مدت کا صحیح اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہے دن کا اندازہ کرلیں کہ کتنے گھنٹے کا ہے۔ پھر اس کو ۱۲ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد اگر کچھ نہ بچے تو ہر ساعت ایک گھنٹے کی سمجھیں۔

ہفتہ

پہلی ساعت زحل کی ہے۔۔۔ اس ساعت میں محبت و تسخیر کے جو چاہے عمل کرو، ہفتے کی پہلی ساعت نیک ہوتی ہے۔

دوسری ساعت مشتری کی ہے۔ اس ساعت میں صلح وغیرہ کے عمل مناسب ہیں۔

تیسری ساعت مرّیخ کی ہے۔۔۔ اس میں شر اور بغض و عداوت کے اعمال بہتر ہیں۔

چوتھی ساعت شمس کی ہے۔۔۔ حکام وغیرہ سے مطلب برآری کے لئے مفید ہے۔

پانچویں ساعت زہرہ کی ہے۔ عام کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔

چھٹی ساعت عطارد کی ہے۔ اس میں شکار کے کام مفید ہوتے ہیں۔

ساتویں ساعت قمر کی ہے۔۔۔ اس میں کچھ نہ کریں وقفہ رکھیں۔

آٹھویں ساعت زحل کی ہے۔ بغض و عداوت کے لئے کسی کو بیمار کرنے

کے لئے ہلاکت کے لئے بہتر ہے۔

نویں ساعت مشتری کی ہے۔۔۔ اس ساعت میں جو چاہے کرو۔ سب طرح کے اعمال کے لئے ٹھیک ہے۔

دسویں ساعت مریخ کی ہے۔۔۔ یہ ساعت شر و فساد جیسے اعمال کے لئے ٹھیک ہے۔

گیارویں ساعت شمس کی ہے۔ حکام سے نفع حاصل کرنے لئے بہتر ہے۔

بارویں ساعت زہرہ کی ہے۔ تسخیر اور محبت کے لئے مبارک ہے۔

اتوار

پہلی ساعت شمس کی ہے۔۔۔ یہ ساعت عملِ محبت، قبولیتِ عامہ اور حکام کے پاس جانے کے لئے بہتر ہے۔

دوسری ساعت زہرہ کی ہے۔۔۔ یہ ساعت اچھی نہیں ہے۔

تیسری ساعت عطارد کی ہے۔۔۔ یہ ساعت سفر کی شروعات اور تعویذاتِ محبت کے لئے خاص طور پر مبارک ہے۔

چوتھی ساعت قمر کی ہے۔۔۔ اس میں جدائی اور بغض و عداوت کے کام مؤثر ہو سکتے ہیں۔

پانچویں ساعت زحل کی ہے۔ اس ساعت میں ہلاکت اور بغض و عداوت کے کام مناسب ہیں۔

چھٹی ساعت مشتری کی ہے۔ اس ساعت میں ایسے عمل کرنے چاہئیں جس میں امراء اور حکام سے کوئی حاجت ہو۔

ساتویں ساعت مریخ کی ہے۔ اس میں کچھ نہ کریں وقفہ رکھیں۔

آٹھویں ساعت شمس کی ہے۔ اس ساعت میں تمام کام کرنا بہتر اور مفید ہے۔

نویں ساعت زہرہ کی ہے۔۔۔ اس ساعت میں محبت اور کشش قلوب کے عمل میں مفید ہے۔

دسویں ساعت عطارد کی ہے۔ اس ساعت میں مثبت کوئی بھی کام کیا جا سکتا ہے۔

گیارویں ساعت قمر کی ہے۔۔۔ یہ ساعت نامبارک ہے۔ یہ کام منفی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔

بارویں ساعت زحل کی ہے۔ اس ساعت میں عملیات بغض و عداوت بہتر ہیں۔

پیر

پہلی ساعت قمر کی ہے۔۔۔ اس ساعت میں محبت، زبان بندی، اور تالیفاتِ قلوب کے عملیات کرنا بہتر ہے۔

دوسری ساعت زحل کی ہے۔ یہ ساعت سفر اور عمومی کاموں کیلئے ٹھیک ہے۔

تیسری ساعت مشتری کی ہے۔۔۔ یہ ساعت منگنی کرنے، نکاح کرنے اور کسی معاملے کے تصفیہ کے لئے اچھی ہے۔

چوتھی ساعت مریخ کی ہے۔۔۔ یہ ساعت بُرے اعمال، نکسیر بہلنے، پیشاب بند کرنے، نیند بند کرنے، بیماری مسلّط کرنے کے لئے بہتر ہے۔

پانچویں ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت قضائے حاجت اور زبان بندی کے لئے اچھی ہے۔

چھٹی ساعت زہرہ کی ہے۔۔۔ یہ ساعت ہر قسم کے نقوش کے لئے اچھی ہے۔

ساتویں ساعت عطارد کی ہے۔ قضائے حاجت اور زبان بندی کیلئے ٹھیک ہے۔

آٹھویں ساعت قمر کی ہے۔۔۔ جو نکاح کرانے اور دشمنوں میں صلح کرانے

کے لئے بہتر ہے۔

نویں ساعت زحل کی ہے ـــ یہ ساعت جدائی، بغض، اور کسی کو کسی جگہ سے بے دخل کرنے کے لئے بہتر ہے۔

دسویں ساعت مشتری کی ہے ـــ یہ ساعت عام کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔

گیارویں ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت بغض وعداوت اور فتنہ وفساد کرانے کے لئے بہت اچھی ہے۔

بارویں ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت زبان بندی اور دل پھیرنے کیلئے بہتر ہے۔

منگل

پہلی ساعت مریخ کی ہے ـــ یہ ساعت بغض وعداوت، خون بہانے، اور امراض مسلط کرنے کے لئے ٹھیک ہے۔

دوسری ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت کسی بھی کام کے لئے مناسب نہیں وقفہ رکھیں۔

تیسری ساعت زہرہ کی ہے ـــ یہ ساعت منگنی اور نکاح کے لئے مفید ہے۔

چوتھی ساعت عطارد کی ہے۔ یہ ساعت کاروبار اور خرید وفروخت کے لئے اچھی ہے۔

پانچویں ساعت قمر کی ہے ـــ یہ ساعت نامبارک ہے اور تمام اعمالِ شر کے لئے ٹھیک ہے۔

چھٹی ساعت زحل کی ہے ـــ یہ ساعت معاملات ٹھیک کرنے اور جسمانی علاج کی شروعات کے لئے مبارک ہے۔

ساتویں ساعت مشتری کی ہے۔ یہ ساعت محبّت اور الفت کے لئے بہتر ہے۔

آٹھویں ساعت مریخ کی ہے۔ اس میں خون بہانے اور دشمن کو ہلاک کرنے کے کام ٹھیک ہیں۔

نویں ساعت شمس کی ہے ـــ یہ ساعت نکاح اور اظہار محبت کیلئے مبارک ہے۔

دسویں ساعت زہرہ کی ہے ـــ یہ ساعت کسی کام کیلئے ٹھیک نہیں وقفہ رکھیں۔

گیارویں ساعت عطارد کی ہے۔ یہ ساعت سفر اور ملاقات کے لئے بہتر ہے۔

بارویں ساعت قمر کی ہے ـــ یہ ساعت شرارت، فتنہ وفساد اور بغض و عداوت کے لئے بہتر ہے۔

بدھ

پہلی ساعت عطارد کی ہے۔ یہ ساعت تسخیر اور محبّت کے لئے بہتر ہے۔

دوسری ساعت قمر کی ہے ـــ اس میں کچھ نہ کریں۔ وقفہ رکھیں۔

تیسری ساعت زحل کی ہے ـــ بیماری مسلّط کرنے اور خونریزی کیلئے ٹھیک ہے۔

چوتھی ساعت مشتری کی ہے ـــ اس ساعت میں تمام کام بہتر ہیں۔

پانچویں ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت نامبارک ہے۔ لڑائی جھگڑے کے عمل ٹھیک ہیں۔

چھٹی ساعت شمس کی ہے ـــ یہ ساعت سفر کے لئے اچھی ہے۔

ساتویں ساعت زہرہ کی ہے۔ اس ساعت میں سبھی اچھے کام کئے جاسکتے ہیں۔

آٹھویں ساعت عطارد کی ہے۔ یہ ساعت نظر بد کے علاج اور بچّوں کے گنڈے بنانے کے لئے اچھی ہے۔

نویں ساعت قمر کی ہے ـــ یہ ساعت جدائی اور بغض کے لئے بہتر ہے۔

دسویں ساعت زحل کی ہے۔ یہ ساعت حکام سے مراسم پیدا کرنے کیلئے بہتر ہے۔

گیارویں ساعت مشتری کی ہے۔ یہ ساعت ہر اچھے کام کے لئے بہتر ہے۔
بارویں ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت شر اور فتنہ وفساد کے لئے اچھی ہے۔

پہلی ساعت مشتری کی ہے۔ یہ ساعت رزق اور تسخیر کے لئے بہتر ہے۔
دوسری ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت دشمن سے بدلہ لینے اور ہلاکت کے کاموں کے لئے اچھی ہے۔
تیسری ساعت شمس کی ہے۔ تسخیر و محبّت کے لئے اچھی ہے سفر مناسب نہیں۔
چوتھی ساعت زہرہ کی ہے۔ اس ساعت میں محبّت اور شادی کے عمل کئے جائیں۔
پانچویں ساعت عطارد کی ہے۔ یہ ساعت نکاح کے کاموں کے لئے اچھی ہے۔
چھٹی ساعت قمر کی ہے۔ سفر اور ہر طرح کے کام کے لئے بہتر ہے۔
ساتویں ساعت زحل کی ہے۔ یہ ساعت تنقید نگاری کی شروعات کے لئے مبارک ہے۔
آٹھویں ساعت مشتری کی ہے۔ اس ساعت میں بھی نیک کام کئے جاسکتے ہیں۔
نویں ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت حکام سے ملاقات کے لئے بہتر ہے۔
دسویں ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت حکام اور افسران کے سامنے حاجت کے لئے بہتر ہے۔
گیارویں ساعت زہرہ کی ہے۔ یہ ساعت محبّت والفت کے تعویذات کے لئے مبارک ہے۔
بارویں ساعت عطارد کی ہے اس ساعت میں محبت وتسخیر کے سوا باقی تمام

کام کئے جاسکتے ہیں۔

پہلی ساعت زہرہ کی ہے ۔۔۔ اس میں شادی اور منگنی کے کام بہتر ہوتے ہیں۔
دوسری ساعت عطارد کی ہے، اس ساعت میں ہر قسم کے تعویذات کئے جاسکتے ہیں۔
تیسری ساعت قمر کی ہے ۔۔۔ اس میں کچھ نہ کریں۔ وقفہ رکھیں۔
چوتھی ساعت زحل کی ہے ۔۔۔ اس میں کنوئیں کھدوانا۔ چشمے تیار کرانا پانی سے متعلق تمام کاموں کے لئے بہتر ہے۔
پانچویں ساعت مشتری کی ہے، عورتوں اور بڑے لوگوں کی تسخیر کے لئے بہتر ہے۔
چھٹی ساعت مریخ کی ہے ۔۔۔ جنگ وجدال کے لئے بہتر ہے۔
ساتویں ساعت شمس کی ہے، تمام قضائے حاجات کے لئے بہتر ہے۔
آٹھویں ساعت زہرہ کی ہے، اس ساعت میں عورتوں کے پیغام نکاح اور شادی کا تعین کرنا بہتر ہے۔
نویں ساعت عطارد کی ہے، صاحبِ قلم لوگوں کے لئے افضل ہے۔
دسویں ساعت قمر کی ہے ۔۔۔ جو بھی کام اس ساعت میں کیا جائیگا مؤثر ہوگا۔
گیارویں ساعت زحل کی ہے۔ بغض وعداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
بارویں ساعت مشتری کی ہے۔ تمام کاموں کے لئے بہتر ہے۔

رات کی ساعتیں

شبِ ہفتہ

پہلی ساعت مریخ کی ہے۔۔۔ یہ ساعت محبت کے لئے مبارک ہے۔
دوسری ساعت شمس کی ہے۔۔ یہ ساعت صلح صفائی کے کاموں کے لئے اچھی ہے۔
تیسری ساعت زہرہ کی ہے۔ یہ ساعت بغض وعداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
چوتھی ساعت عطارد کی ہے۔ یہ ساعت عزت و اقتدار کے لئے مبارک ہے۔
پانچویں ساعت قمر کی ہے۔۔۔ یہ ساعت محبت کے لئے ٹھیک ہے۔
چھٹی ساعت زحل کی ہے۔۔۔ یہ ساعت شکار کے کاموں کے لئے اچھی ہے۔
ساتویں ساعت مشتری کی ہے۔۔ اس ساعت میں وقفہ رکھنا چاہیئے۔
آٹھویں ساعت مریخ کی ہے۔ اس ساعت میں ہلاکت کے کام موثر ہوتے ہیں۔
نویں ساعت شمس کی ہے۔۔۔ یہ ساعت محبت، رزق اور تسخیر کیلئے مبارک ہے۔
دسویں ساعت زہرہ کی ہے، یہ ساعت عداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
گیارہویں ساعت عطارد کی ہے، یہ ساعت صلح صفائی کے لئے مبارک ہے۔
بارہویں ساعت قمر کی ہے۔۔۔ یہ ساعت مقبولیت اور محبوبیت کیلئے مبارک ہے۔

شبِ اتوار

پہلی ساعت عطارد کی ہے۔۔ یہ ساعت تسخیر و محبت کے کاموں کیلئے مفید ہے۔
دوسری ساعت قمر کی ہے۔۔۔ یہ ساعت غیر مبارک ہے اس میں اعمالِ شر

بہتر رہتے ہیں۔
تیسری ساعت زحل کی ہے۔۔ سفر کے شروعات کے لئے ٹھیک ہے۔
چوتھی ساعت مشتری کی ہے۔۔۔ یہ بھی غیر مبارک ہے۔ اعمالِ شر کے لئے ٹھیک ہے،
پانچویں ساعت مریخ کی ہے۔۔ یہ ساعت اعمالِ بغض وعداوت کے لئے اچھی ہے،
چھٹی ساعت شمس کی ہے۔۔۔ اس ساعت میں جو بھی کام کرینگے پورا ہوگا۔
ساتویں ساعت زہرہ کی ہے۔ یہ ساعت غیر مبارک ہے۔ منفی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
آٹھویں ساعت عطارد کی ہے۔ عزت ومنزلت کے [illegible]وں کیلئے یہ ساعت اچھی ہے۔
نویں ساعت قمر کی ہے۔۔۔ محبت کے کاموں کے لئے یہ ساعت مبارک ہے،
دسویں ساعت زحل کی ہے۔ یہ ساعت اعمال بغض وعداوت کیلئے ٹھیک ہے۔
گیارہویں ساعت مشتری کی ہے۔ اس ساعت میں صلح کرانے کے عمل کرنے چاہئیں
بارہویں ساعت مریخ کی ہے۔۔ دوسروں کو نقصان پہنچانے والے اعمال کے لئے ٹھیک ہے۔

شبِ پیر

پہلی ساعت مشتری کی ہے۔۔۔ یہ ساعت محبت کے اعمال کے لئے مبارک ہے۔
دوسری ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت سفر کے لئے ٹھیک ہے۔
تیسری ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت نکاح اور اسکے کاموں کیلئے ٹھیک ہے
چوتھی ساعت زہرہ کی ہے۔۔ یہ دشمن کو بیمار کرنے کے لئے ٹھیک ہے۔
پانچویں ساعت عطارد کی ہے، یہ ساعت کسی بھی حاجت کے لئے مبارک ہے۔
چھٹی ساعت قمر کی ہے۔۔۔ اس ساعت میں دیوار پر آویزاں کرنیوالا

نقش بنانا مؤثر ثابت ہوتا ہے۔
ساتویں ساعت زحل کی ہے۔ یہ دشمن کی زبان بندی کے لئے بہتر ہے۔
آٹھویں ساعت مشتری کی ہے، یہ ساعت صلح جوئی کے کاموں کیلئے مبارک ہے۔
نویں ساعت مریخ کی ہے ۔ جدائی اور تفریق کے کاموں کے لئے یہ ساعت اچھی ہے۔
دسویں ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت محبت و تسخیر کے لئے مبارک ہے۔
گیارویں ساعت زہرہ کی ہے، یہ ساعت عداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
بارویں ساعت عطارد کی ہے، یہ ساعت محبت کے لئے مبارک ہے۔

پہلی ساعت زہرہ کی ہے ۔ یہ ساعت بغض وعداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
دوسری ساعت عطارد کی ہے، یہ ساعت غیر مبارک ہے۔ منفی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
تیسری ساعت قمر کی ہے ۔ یہ ساعت نکاح اور اس کے لوازمات کے لئے اچھی ہے۔
چوتھی ساعت زحل کی ہے ۔ یہ ساعت اچھے کاموں کے لئے اچھی ہے۔
پانچویں ساعت مشتری کی ہے، یہ ساعت منفی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
چھٹی ساعت مریخ کی ہے ۔ یہ ساعت دشمن کو بیمار کرنے کے لئے ٹھیک ہے۔
ساتویں ساعت شمس کی ہے ۔ یہ محبت و تسخیر اور رزق و روزگار کیلئے اچھی ہے۔
آٹھویں ساعت زہرہ کی ہے ۔ یہ ساعت عداوت کے لئے مناسب ہے۔
نویں ساعت عطارد کی ہے ۔ یہ ساعت تسخیر و محبت کے لئے مبارک ہے۔

دسویں ساعت قمر کی ہے ۔ یہ ساعت غیر مبارک ہے۔ تمام منفی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
گیارویں ساعت زحل کی ہے، یہ بغض وعداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
بارویں ساعت مشتری کی ہے، یہ ساعت منفی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔

شبِ بدھ

پہلی ساعت زحل کی ہے ۔ یہ ساعت محبت کے لئے مبارک ہے۔
دوسری ساعت مشتری کی ہے۔ یہ ساعت منفی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
تیسری ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت خون جاری کرنے کیلئے مفید ہے۔
چوتھی ساعت شمس کی ہے ۔ یہ ساعت اچھے کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
پانچویں ساعت زہرہ کی ہے، یہ ساعت بغض وعداوت کے لئے اچھی ہے۔
چھٹی ساعت عطارد کی ہے ۔ یہ ساعت سفر کی شروعات کے لئے اچھی ہے۔
ساتویں ساعت قمر کی ہے ۔ یہ ساعت محبت اور ملاپ کے لئے مبارک ہے۔
آٹھویں ساعت زحل کی ہے، یہ ساعت جسمانی علاج کے لئے اچھی ہے۔
نویں ساعت مشتری کی ہے۔ یہ ساعت عداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
دسویں ساعت مریخ کی ہے۔ یہ ساعت حکام سے مطلب برآری کیلئے ٹھیک ہے۔
گیارویں ساعت شمس کی ہے، یہ ساعت قبولیت و توجہ کے لئے اچھی ہے۔
بارویں ساعت زہرہ کی ہے، یہ ساعت عداوت کے لئے ٹھیک ہے۔

شبِ جمعرات

پہلی ساعت شمس کی ہے ۔ یہ ساعت قبولیت محبت کے لئے مبارک ہے۔

دوسری ساعت زہرہ کی ہے۔ یہ ساعت بیمار کرنے کے لئے ٹھیک ہے۔
تیسری ساعت عطارد کی ہے، یہ ساعت محبّت کے لئے مبارک ہے۔
چوتھی ساعت قمر کی ہے۔ یہ ساعت محبّت کے لئے مبارک ہے۔
پانچویں ساعت زحل کی ہے۔ نکاح کے کاموں کے لئے اچھی ہے۔
چھٹی ساعت مشتری کی ہے۔ سفر کے لئے اچھی ہے۔
ساتویں ساعت مرّیخ کی ہے۔ یہ ساعت بغض و عداوت کے لئے ٹھیک ہے۔
آٹھویں ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت محبّت و رزق کے لئے مبارک ہے۔
نویں ساعت زہرہ کی ہے۔ یہ ساعت بادشاہوں سے ملاقات کیلئے مفید ہے۔
دسویں ساعت عطارد کی ہے، یہ ساعت حاجت برآری کے لئے مبارک ہے۔
گیارویں ساعت قمر کی ہے۔ یہ ساعت محبّت و تسخیر کے لئے مبارک ہے۔
بارویں ساعت زحل کی ہے۔ یہ ساعت غیر مبارک ہے منفی کاموں کیلئے ٹھیک ہے۔

شب جمعہ

پہلی ساعت قمر کی ہے۔ یہ ساعت نکاح کے لئے موزوں ہے۔
دوسری ساعت زحل کی ہے۔ جادو ٹونا کرنے کے لئے ٹھیک ہے۔
تیسری ساعت مشتری کی ہے۔ یہ ساعت غیر مبارک ہے منفی کاموں کیلئے ٹھیک ہے۔
چوتھی ساعت مرّیخ کی ہے۔ عومی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
پانچویں ساعت شمس کی ہے۔ محبّت اور رزق کے کاموں کیلئے مبارک ہے۔
چھٹی ساعت زہرہ کی ہے۔ یہ ساعت تمام حاجات کے لئے مبارک ہے۔
ساتویں ساعت عطارد کی ہے، یہ ساعت جلالی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
آٹھویں ساعت قمر کی ہے۔ یہ ساعت محبّت اور تسخیر کے لئے مبارک ہے۔

نویں ساعت زحل کی ہے۔ یہ ساعت سبھی کاموں کے لئے ٹھیک ہے۔
دسویں ساعت مشتری کی ہے۔ جدائی اور تفریق کے کاموں کیلئے اچھی ہے۔
گیارویں ساعت مرّیخ کی ہے، یہ ساعت غیر مبارک ہے منفی کاموں کیلئے ٹھیک ہے۔
بارویں ساعت شمس کی ہے۔ یہ ساعت محبت اور تسخیر کے لئے مبارک ہے۔

ساعتوں کا چارٹ، عاملین کی آسانی کیلئے
دن اور رات کا مشترکہ

ہفتہ
ساعاتِ سعید:- ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲۔
ساعاتِ نحس:- ۳، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۳، ۲۴۔

اتوار
ساعاتِ سعید:- ۱، ۶، ۸، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۴۔
ساعاتِ نحس:- ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۱۰، ۱۲، ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۲۳۔

پیر
ساعاتِ سعید:- ۱، ۲، ۳، ۵، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۲۳۔
ساعاتِ نحس:- ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۴۔

منگل
ساعاتِ سعید:- ۱، ۳، ۴، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳
ساعاتِ نحس:- ۲، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۲۱، ۲۴۔

بدھ
ساعاتِ سعید:- ۱، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳۔
ساعاتِ نحس:- ۲، ۳، ۵، ۹، ۱۲، ۱۴، ۱۹، ۲۴۔

جمعرات
ساعاتِ سعید:- ۱، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۴۔
ساعاتِ نحس:- ۲، ۷، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۲۲، ۲۳۔

جمعہ
ساعاتِ سعید:- ۱، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴۔
ساعاتِ نحس:- ۲، ۳، ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰۔

روز و شب کی ساعتیں

	ساعات	ساعات	ساعات	ساعات	ساعات	ساعات	ساعات
	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
	۲۲	۲۳	۲۴	—	—	—	—

ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس

شبِ ہفتہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
شبِ اتوار	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
شبِ پیر	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
شبِ منگل	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
شبِ بدھ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	قمر	زہرہ
شبِ جمعرات	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
شبِ جمعہ	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس

حصار

حصار ایک مفید ترین چیز ہے کوئی بھی عمل ہو خواہ وہ جمالی ہو یا جلالی عامل کو اپنا حصار کر لینا چاہیئے۔ اور اگر عامل باموکل عمل کر رہا ہے تو پھر حصار کر لینا ضروری ہے تاکہ عامل دورانِ عمل جنّات، ارواحِ خبیثہ اور موکل وغیرہ کے حملوں سے محفوظ رہے۔

حصار کے فوائد کیا ہیں۔ اور حصار کرنا کیوں ضروری ہے۔ اس باب میں اسی بات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حصار رُوحانی عملیات میں ایک اہم چیز ہے۔ اور حصار کرنے کی ضرورت بار بار پڑتی ہے۔ اس لئے حصار کے شرائط و قواعد سے بھی عامل کو واقفیت ہونی چاہیئے۔ حصار کے بہت سے طریقے ہیں۔

✪ دورانِ سفر بھی اپنا حصار کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ ایذا پہنچانے والے جانوروں سے حفاظت رہے اور مسافر حادثات سے محفوظ رہے۔ سفر سے پہلے اگر تین بار آیت الکرسی اور ۱۳۱ مرتبہ "یا سَلَامُ" پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں گے۔ تو اپنے وجود کا حصار ہو جائے گا۔ اور انشاء اللہ دورانِ سفر مختلف آفات سے حفاظت رہے گی۔

✪ حصار، دورانِ عمل اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ جنات یا ارواحِ بد سے حفاظت رہے اور وہ دورانِ عمل عامل پر حملہ نہ کر سکیں۔

عمل باموکل ہیں! اس لئے حصار کیا جاتا ہے تاکہ موکل دورانِ عمل عامل کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔

✪ رات کو سونے سے پہلے اس لئے حصار کیا جاتا ہے تاکہ شیطانی حملوں سے اور چوروں سے محفوظ رہا جا سکے۔

طریقہ یہ ہے کہ بعد نمازِ عشاء تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کریں۔ اور پھر دونوں ہاتھوں سے تالی بجائیں۔

✪ اگر مندرجہ ذیل حصار کو پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے تمام بدن پر پھیر لیں تو بدن کو کوئی بھی چیز کسی بھی طرح کا نقصان نہیں

پہنچا سکے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا نَاصِرُ یَا نَصِیْرُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا اللہُ یَا اللہُ یَا اَللہُ بحق کٓھٰیٰعٓصٓ وبحق حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ میں نے اپنے آپ کو محفوظ کیا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سے میں نے اپنے آپ کو محصور کیا محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ (صرف ایک بار پڑھنا ہے)

☆ اپنے بدن کے حصار کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے۔

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ پڑھ کر گیارہ مرتبہ معوذتین پڑھیں۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے پورے بدن پر پھیر لیں۔ انشاء اللہ حفاظت رہے گی۔ جب بھی عامل اپنے بدن کا حصار کر لے گا وہ رجعت کے اندیشوں سے محفوظ رہے گا۔ رجعت نہ دل پر پڑے گی اور نہ دماغ پر۔ عامل دورانِ عمل رجعت سے محفوظ رہے گا۔

☆ رات کو سونے سے پہلے اگر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحُون تک اور ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی آخری آیات آمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک پڑھ کر اپنے دل پر دم کر کے سو جائیں تو تمام رات آفتوں اور مصیبتوں سے اور ارواحِ خبیثہ سے اور بُرے خوابوں سے محفوظ رہیں۔

☆ عامل جب کسی باموکل عمل کا ارادہ کرے تو قوی قسم کا حصار اپنے اردگرد کر لے۔ حصار سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دائرے کے اندر عامل پوری طرح محفوظ رہتا ہے۔ اور رجعت سے بھی وہ محفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل حصار کو پڑھکر عامل اپنی شہادت کی اُنگلی پر دم کر کے اپنے اردگرد دائرہ کھینچ لے۔

☆ مندرجہ ذیل حصار کو تین بار پڑھکر اپنی انگلی پر کسی پاک صاف لکڑی پر یا چھری پر پڑھکر دم کرے۔ پھر دائرہ کھینچ لے۔ دائرہ کھینچنے کے بعد اسی حصار کو پھر تین بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔ اس کے بعد عمل شروع کرے حصار یہ ہے۔

اَعْصَمْتُ بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَللہُ اَللہُ اَللہُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَائِمُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الدَّائِمُ الدَّائِمُ۔ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ حَاضِرٌ حَاضِرٌ حَاضِرٌ نَاصِرٌ نَاصِرٌ نَاصِرٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ نَادِرٌ نَادِرٌ نَادِرٌ قَدِیْرٌ عَلٰی کُلِّ مَخْلُوْقٍ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ کَرِیْمٌ رَحِیْمٌ رَحِیْمٌ رَحِیْمٌ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ لَا خِلَافًا وَلَا کِذَّابٌ جَبَّارٌ غَفَّارٌ سَتَّارٌ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ اللہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ حَافِظٌ حَافِظٌ حَافِظٌ حَفِیْظٌ حَفِیْظٌ حَفِیْظٌ رَقِیْبٌ رَقِیْبٌ رَقِیْبٌ وَکِیْلٌ وَکِیْلٌ وَکِیْلٌ نَاصِرٌ نَاصِرٌ نَاصِرٌ نَصِیْرٌ نَصِیْرٌ نَصِیْرٌ یَا اِسْرَافِیْلُ۔

حصار تو اکابرین سے بے شمار منقول ہیں۔ جن کا تفصیلی بیان آپ "صنم خانۂ عملیات" میں پڑھیں گے۔ اس کتاب کے صفحات میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ اُن سب حصاروں کا ذکر کریں جو اکابرین سے سینہ بہ سینہ اور تحریر بہ تحریر نقل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

یہاں ایک قوی ترین حصار کا بیان ضروری ہے۔ جو "حصارِ قطبی" کے نام سے مشہور ہے۔ اس حصار کو ہم نے طلسماتی دنیا کے جنّات نمبر اور جادو ٹونا نمبر میں بھی نقل کیا ہے۔ یہاں بھی اس کی افادیت کے پیش نظر

اس کو نقل کیا جاتا ہے۔

✪ اگر کسی شخص پر سفلی عمل کرا دیا گیا ہو اور اس کی جان خطرے میں ہو تو بعد نماز مغرب اس کے سامنے بیٹھ کر عامل کو چاہیئے کہ حصار قطبی باآواز بلند پڑھے۔ اتنی آواز سے کہ مریض سنتا رہے اور یہ عمل صرف تین دن تک لگاتار کرے۔ انشاءاللہ جادو ٹونے سے نجات مل جائے گی۔

حصارِ قطبی یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ یَامِیْکَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَۃٌ یَا رَفْتَمَائِیْلُ یَا رَفْتَمَائِیْلُ یَا رَفْتَمَائِیْلُ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ یَا سَرْطَائِیْلُ یَا سَرْطَائِیْلُ یَا سَرْطَائِیْلُ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ ط یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا یَا اُمْرَائِیْلُ یَا اُمْرَائِیْلُ یَا اُمْرَائِیْلُ ھٰھُنَا قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا اِسْرَافِیْلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ یَادَرْدَائِیْلُ یَادَرْدَائِیْلُ یَادَرْدَائِیْلُ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ط اَھْیَا اِشْرَاھِیَا عَلِیْقًا مَلِیْقًا تَلِیْقًا خَالِقًا مَخْلُوْقًا بِحَقِّ لٰہٰ یَا عین صاد وبحقّ حامیم عین سین قاف وَبِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کریں اور سات مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں۔ اوّل و آخر میں ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں۔ لگاتار چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔ اکتالیسویں دن دودھ کی کھیر بنائیں اور گیارہ نمازیوں کو کھلائیں۔

انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہو گی۔ چوں کہ حصار قطبی باموکل ہے۔ اس لئے چالیس دن تک ترکِ جمالی کو ملحوظ رکھیں۔ اور دورانِ پڑھائی سستی اور غفلت کو قریب نہ پھٹکنے دیں۔

یہ حصارِ قطبی اور بھی بے شمار چیزوں میں کام آئے گا۔ اور سب سے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اس کے عامل سے جنات اس طرح ڈرتے ہیں۔ جس طرح عوام النّاس جنّات سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص حصارِ قطبی کا عامل ہو گا وہ روحانی طور پر بادشاہ کہلانے کا حق دار ہے۔

بعض لوگ حصار سے بہت گھبراتے ہیں۔ یا وہ حصار کو بہت بڑی زحمت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حصار سے عامل کی حفاظت ہوتی ہے۔ اگر عامل اپنا حصار نہیں کرے گا تو اس کو کوئی بھی خطرہ دورانِ عمل در پیش آ سکتا ہے۔ اس لئے باموکل والے عملیات میں یا ہمزاد جنات کے عملیات میں حصار لازمی طور پر کر لینا چاہیئے۔ اور اگر ہر ہر عمل سے پہلے خواہ وہ نورانی عمل کیوں نہ ہو۔ عامل اپنا حصار کر لے تو یہ اس کے لئے مبارک ہو گا اور اس کی شیاطین کے دساوس اور ریشہ دوانیوں سے حفاظت رہے گی۔

حصار کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل دور بیٹھ کر بچشم تصوّر بھی حصار کر سکتا ہے۔ اگر کسی مکان یا دُکان وغیرہ کا حصار کرنا ہو تو اس کا حدّ واربعہ سمجھ کر دور بیٹھے عملِ حصار پڑھنے کے بعد تصوّر سے حصار کیا جا سکتا ہے۔ انشاءاللہ حصار کے بعد وہ جگہ محفوظ رہے گی۔

اپنے گھر وغیرہ کا حصار

عمل حصار کے بعد تین مرتبہ تالیاں بجا کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک تالی کی آواز جائے گی۔ وہاں تک ہر طرح کی حفاظت رہے گی۔

بعض گھروں کے اندر جنّات آگ برساتے ہیں یا پتھر برساتے ہیں۔ اور ایسے مواقعات پر عاملین کے لئے پریشانیاں کھڑی ہوتی ہیں۔ ایسے گھروں کا حصار اس عمل سے کیا جاسکتا ہے۔ ایک مرغی کا انڈا لیں اور اس پر مندرجہ ذیل طلسم لکھ لیں۔ اس کے بعد ٥٦ دانے رائی کے لیں۔ اور ہر ایک رائی کے دانے پر مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد اس مکان میں جہاں آگ لگتی ہو یا پتھر برستے ہیں ان دونوں چیزوں کو گاڑ دیں انشاء اللہ آگ اور پتھروں سے حفاظت ہوجائے گی۔

اس عزیمت کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ اس عزیمت کو روزانہ پانچ سو مرتبہ ٤١ دن تک پڑھیں۔ اور روزانہ چالیس طلسم لکھ کر روز کے روز جلائیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں دونوں کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔

طلسم یہ ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سُبحَانَ ذِی المُلکِ وَالمَلَکُوتِ سُبحَانَ ذِی العِزَّۃِ وَالعَظمَۃِ وَالھَیبَۃِ وَالقُدرَۃِ وَالکِبرِیَاءِ وَالجَبَرُوتِ۔ سُبحَانَ المَلِکِ الحَیِّ الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ المَلٰئِکَۃِ وَالرُّوحِ۔

علمِ مؤکل

اپنے عمل کو مضبوط ترین کرنے کیلئے عامل کو مؤکل سے امداد طلب کرنی پڑتی ہے وہ مؤکلین جو باذن اللہ عاملین کی مدد کرتے ہیں۔ اگر ان کا نام معلوم نہ ہو تو تصوّراتی طور پر ان کا نام "اخذ" کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ ان کو مخاطب کرنا آسان ہو۔

"مؤکل" بنانے کا آسان طریقہ اس باب میں بتایا گیا ہے۔ اس باب سے بھی استفادہ کرنا ضروری ہے۔

روحانی عملیات میں مؤکل کی بہت بڑی حیثیت ہے۔ اگر عمل با مؤکل ہوگا تو اس میں زبردست تاثیر ہوگی۔ اگرچہ با مؤکل والے اعمال میں پرہیز بھی ضروری ہے۔ اور قواعد و شرائط کا لحاظ رکھنا بھی حد سے زیادہ ضروری ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ با مؤکل اعمال بمقابلہ بے مؤکل اعمال کے زیادہ مؤثر اور نتائج جلد ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے روحانی عملیات کا علم حاصل کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مؤکل اخراج کرنے کی صلاحیت بھی اپنے اندر پیدا کریں۔

دورانِ عمل۔ مؤکل عامل کو نظر آئے یا نہ آئے لیکن عمل کا مؤکل عامل کی غائبانہ مدد بحکم خداوندی ضرور کرتا ہے۔ یہ دنیا دار الاسباب ہے۔ جو لوگ اربابِ وسائل کو اہمیت دیتے ہیں۔ ان پر رب کا فضل ہوتا ہے اور جو لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہتے ہیں اور مؤکل کے نام پر تعطّل والی روش اختیار کرتے ہیں وہ اللہ کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اور مؤکلین کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ انسانوں کی مدد کریں۔ لیکن اس نورانی مخلوق سے مدد حاصل کرنے کے کچھ طریقے مقرر کئے ہیں جو حضرات ان طریقوں کو اختیار کرکے روحانی عملیات میں اقدامات کرتے ہیں ان کی غیبی مدد ہوتی ہے اور ان پر رحم و کرم کا فیضان ہوتا ہے۔ اس لئے مؤکل کی امداد بھی اس یقین کے ساتھ حاصل
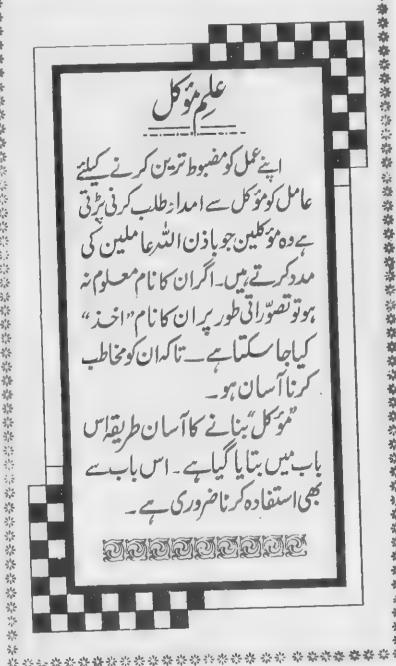
کرنی چاہیئے کہ کرنے والی ذات تو رب العلمین ہی کی ہے۔ لیکن ربّ العلمین نے متعلقہ جو اسباب و وسائل اور ملائکہ پیدا کئے ہیں اُن کے توسط سے اگر دعائیں یا مادی کوششیں کی جائیں گی تو وہ اللہ کے فضل سے کامیابی سے ہمکنار ہوں گی۔

آیئے آپ کو مؤکل بنانے کے کچھ طریقے بتائیں۔ تاکہ کسی بھی عمل کو بامؤکل بنانا آپ کے لئے آسان ہو جائے۔

طریقہ ۱: یہ ہے کہ جس اسم الٰہی کا مؤکل بنانا مقصود ہو تو پہلے ان کے اعداد برآمد کر لیں۔ مثلاً ہمیں رحیم کا مؤکل اخراج کرنا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہم رحیم کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں۔ جو ۲۵۸ ہیں۔ اب ہم ان اعداد کو اُلٹ دیں۔ تو یہ بنے۔ ۸۵۲ اب ان الٹے ہوئے اعداد کے حروف بنالیں جو یہ ہوئے۔ ب ہ ح۔ اب اُن کے آگے آئیل کا اضافہ کر دیں۔ تو یہ بنا بھحائیل۔ گویا کہ رحیم کا مؤکل بھُمَائیل بنا۔

بعض عاملین کی رائے یہ ہے کہ الفاظ اُلٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو بھی اعداد بنیں اُنکے آگے آئیل لگا کر مؤکل بنا دیا جائے۔ مثلاً رحیم کے اعداد ہیں ۲۵۸ ان کے حروف بنے ح۔ ہ۔ ب ان کے آگے آئیل لگایا تو مؤکل بنا حَھُبَائیل۔

یہ طریقہ بھی درست ہے۔ لیکن راقم الحروف کے نزدیک الفاظ کے اُلٹ دینے سے جو مؤکل بنتا ہے وہ قوی ہوتا ہے۔ اس لئے راقم الحروف کا طرز عمل اس بارے میں الفاظ کو اُلٹ کر مؤکل بنانے کا ہے۔ لیکن اس کتاب کے قارئین کو دونوں طریقوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ تاکہ قارئین اپنے اپنے ذوق کے اعتبار سے کام کر سکیں۔

بعض عاملین کی رائے یہ ہے کہ جس اسم کا مؤکل بنانا ہو تو اس کے اعداد حاصل کریں ان میں سے ۴۲ کم کر دیں۔ پھر ان کے حروف بنا کر آئیل بڑھا دیں۔ مؤکل بن جائے گا۔ مثلاً ۲۵۸ میں سے ہم نے ۴۲ گھٹا دیئے تو ۲۱۶ باقی رہے۔ ان اعداد کے حروف بنائے تو و ا ب بنے آئیل لگا کر وابائیل ہوا بس یہی رحیم کا مؤکل ہے۔

قارئین کو ان تینوں طریقوں میں سے جس طریقے میں آسانی محسوس ہو اس پر عمل کر لیں۔ انشاء اللہ تینوں ہی طریقے سودمند ثابت ہوں گے۔ اگر کسی اسم کے اعداد ۴۲ سے کم ہوں تو پھر جو بھی اعداد ہوں بس ان ہی کے حروف بنا کر مؤکل بنایا جائے۔

طریقہ ۲: مؤکل بنانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم کے جو بھی اعداد حاصل ہوں ان کو دوگنا کر کے ان میں سے ۴۲ گھٹا دیں پھر جو بھی اعداد باقی رہیں ان کو الٹ دیں اور اُلٹ کر حروف بنالیں۔ پھر آئیل بڑھا کر مؤکل بنالیں۔ مثلاً رحیم کے ۲۵۸ ہیں ان کو دوگنا کیا تو ۵۱۶ ہوئے۔۔۔ ان میں ۴۲ گھٹا دیئے تو ۴۷۴ ہوئے ان کو اُلٹ کر بھی ۴۷۴ ہوئے۔ ان کے حروف بنائے تو حروف بنے د ع د۔ آئیل بڑھا کر دزدائیل مؤکل بنا۔

اس طریقے میں حروف کو اُلٹ کر ہی مؤکل بنانا پڑے گا۔ گویا کہ دوگنا کرنے کے بعد حروف کو معکوس کرنا ضروری ہے۔

طریقہ ۳: جس اسم کا مؤکل بنانا ہو اس کے ہر ہر حرف کے اعداد نکال کر اس کو دوگنا کر کے ان کے حروف نکالیں۔ پھر ان کو معکوس کرتے چلے جائیں پھر ان کی سطر بنا کر اس کے آگے آئیل لگا کر مؤکل بنالیں۔ مثلاً رحیم کا پہلا حرف ر ہے اس کا دگنا کیا تو ۴۰۰ ہوئے حرف ت بنا۔ دوسرا حرف ح ہے

اس کا دُگنا کیا تو ۱۸ ہوئے۔حروف ح۔ی ہے۔تیسرا حرف ی ہے دُگنا کیا تو ۲۰ ہوتے۔حرف ك بنا۔تیسرا حرف م ہے۔عدد ۴۰ دُگنا کیا تو ۸۰ ہوئے۔حرف ف بنا۔اب ان کی سطر اس طرح بنائیں۔

ت۔ح۔ی۔ك۔ف ان کو معکوس کیا تو سطر یہ بنی۔ف۔ك۔ی۔ح۔ت آئیل لگا کر مؤکل بنا۔فَکَیحُتَائیُل۔

طریقہ ۴۔اسم کے جو بھی اعداد ہوں ان کا مؤکل آئیل لگا کر بنالیں۔ مثلاً رحیم کے اعداد ہوتے ۲۵۸۔حروف یہ بنے ح۔ن۔ر۔آئیل لگا کر مؤکل بنا۔ حنرائیل۔اگر اُلٹ کر بنائیں گے تو حروف یہ بنیں گے۔ر۔ن۔ح۔مؤکل یہ بنے گا۔رنحائیل۔

طریقہ ۵۔اسم کے جو بھی اعداد ہوں ان میں سے ۱۴۱ کم کردیں گے۔ ۲۵۸ میں ۱۴۱ کم کئے تو ۱۱۷ رہے۔حروف یہ بنے۔ر،ا،ز۔مؤکل بنا دزائیل۔ اگر معکوس تو حروف یہ بنے۔زار مؤکل بنا زرائیل۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اگر مثبت کام کرنا ہو تو مؤکل سیدھے سادے طریقے سے بنائیں۔اور اگر منفی کام کرنا ہے تو حروف کو اُلٹ کر مؤکل بنائیں۔

مؤکل بنانے کے سلسلے میں زیادہ الجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کے علاوہ بھی عاملین نے اور بھی طریقے بتائے ہیں۔لیکن ہماری رائے یہ ہیکہ آسان طریقے سے مؤکل بنا کر اپنا عمل مکمل کرلینا چاہیئے۔مشکل ترین طریقوں سے گریز کرنا چاہیئے۔

دس طریقوں میں جو ماہرین اور اربابِ تجربہ سے منقول ہیں سب سے زیادہ آسان طریقہ یہ ہے کہ جو بھی حروف اسم یا آیت سے ماخوذ ہوں۔ان

کے اعداد نکال کر کل اعداد کے حروف بنائے جائیں۔پھر ۱۴۱ وضع کر کے ان اعداد کے حروف بنا کر آئیل بڑھا دیا جائے۔مثلاً اِنَّا فَتَحنَا لَكَ فَتحًا مُّبِینًا کے اعداد ۱۲۳۳ ہیں۔ان میں سے ۱۴۱ وضع کئے تو ۱۰۹۲ ہوئے۔ان کے حروف بنے۔غ،ق،ص،ب آئیل بڑھا کر مؤکل بنا۔غقصبائیل۔

جو مؤکل سیدھے طریقے سے بنایا جاتا ہے اس کو منسوب کہتے ہیں۔ اور جو مؤکل حروف کو اُلٹ کر بنایا جاتا ہے اس کو مقلوب کہتے ہیں۔

سفلی مؤکل: سفلی مؤکل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کل اعداد میں سے ۳۱۹ کم کر کے کلمہ طیش لگادیں تو مؤکل سفلی بنے گا۔لیکن مؤکل سفلی راقم الحروف کی رائے میں اسم الٰہی یا آیتِ قرآنی کا نہیں بنانا چاہیئے۔اور اگر مجبوراً بنانا ہو تو ان اسماءِ الٰہی کا بنانا چاہیئے۔جو منفی کاموں میں استعمال کئے جاتے ہیں اور جو بالعموم جلالی ہوتے ہیں۔ان کے سفلی مؤکل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ۔۔ طالب و مطلوب یا حرف مطلوب کے نام اسکے والدہ کے نام اعداد میں ان اسماءِ الٰہی کے اعداد شامل کر کے کل ٹوٹل میں سے ۳۱۹ کم کردیں۔اور باقی اعداد کو اُلٹ کر حروف بنالیں اور اس کے آگے کلمہ طیش بڑھا دیں۔

اس کو ایک مثال سے سمجھیں۔طالب اور والدہ کا نام نعیم ابن زبیدہ ہے اور مطلوب کا نام کلیم ابن نجمہ ہے۔اسم الٰہی "یا مُذلُّ" ہے۔ان کے اعداد اس طرح ہیں۔

نعیم۔زبیدہ	اعداد	۱۹۸
کلیم۔نجمہ	اعداد	۱۹۸
اسم الٰہی یَامذلُّ	اعداد	۷۷۰
		۱۱۶۶
وضع کئے۔		۳۱۹
		۸۴۷

اب ان اعداد کو اُلٹ دیں تو یہ اعداد بنے۔ ۷۴۸ ان کے حروف بنے۔ ح د ن۔ اُن کے آگے کلمہ طیش لگایا تو حَدُنَ طیش ہوا۔ یہ مؤکلِ سفلی ہوا۔ اس مؤکل کا استعمال اس عزیمت میں کرنا چاہیئے جو اعمالِ شر ہوں۔ اعمالِ خیر میں سفلی مؤکل کا استعمال درست نہیں ہے۔

اگر اعوان بنانا ہو یعنی مؤکل کا مددگار تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۱۶ گھٹا کر حروف بنائیں۔ پھر ان حروف کے آگے کلمہ یوش لگادیں تو اعوان بن جائے گا۔ مثلاً اسم "یا وارث" کے اعداد ۷۰۷ میں ۳۱۶ گھٹا کر باقی بچے ۳۹۱ اور ان کے حروف بنے۔ ش، ص، ا۔ کلمہ یوش لگایا تو بنا شصایوش۔ یہ اسم رحیم کے مؤکل کا مددگار مانا جائے گا۔ سفلی مؤکل کا مددگار جن ہوتا ہے۔ اور جن بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۱۱ گھٹا کر جو اعداد باقی رہیں اُن کو اُلٹ دیں۔ پھر ان کے حروف بنا کر کلمہ یوش بڑھا دیں۔ جن کا نام بن جائے گا۔

مثلاً یا مُذِلُّ کے اعداد ۷۷۰ ہوئے ان میں سے ۳۱۱ کم کر کے ۴۵۹ رہے۔ ان کو اُلٹا تو ۹۵۴ ہوئے۔ ان کے حروف بنے۔ ظ، ن، د۔ کلمہ ہوش بڑھا کر ظَنُدَ ہُوش بنا۔ یہ جن کا نام ہوا۔ یہ سفلی مؤکل کا مددگار ہوگا۔ اس کو اُس عزیمت میں استعمال کرنا چاہیئے ـــــ جو اعمالِ شر کے لئے تیار کی جا رہی ہو۔

علمِ عزیمت

روحانی عملیات کا دسواں قدم

رہنما

حسن الہاشمی

علوِ عزیمت

عزیمت سے عمل میں جان پڑتی ہے اس لئے تمام قدیم عاملین نے دورانِ عمل عزیمت کے سلسلے کو برقرار رکھا ہے عزیمت ہر زبان میں تیار کی جا سکتی ہے۔ اس کی ضروری رہنمائی اس باب میں کر دی گئی ہے۔

عزیمت اور قسم بھی روحانی عملیات میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اور اس سے عمل کی قوت میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔ عزیمت عامل خود بھی تیار کر سکتا ہے اور جو عزیمتیں عاملین اور اربابِ تجربہ سے منقول ہیں ان کو بھی استعمال میں لا سکتا ہے۔ عزیمت میں اپنے مقصد کو عربی فارسی اردو کسی بھی زبان میں عامل لکھ سکتا ہے۔ عربی زبان ہی میں لکھنا ضروری نہیں ہے۔

عزیمت تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جس شخص کے لئے عامل کو کام کرنا ہے تو اس کے نام کا جو سرِ حرف ہے تو اس کا مؤکل نکالیں۔ پھر عمل کے مؤکل یا طالب و مطلوب کے مجموعی اعداد کا مؤکل تیار کریں۔ پھر ان دونوں مؤکلین کو قسم دیں۔ اور اس اسم الٰہی کا واسطہ دیں جو عمل میں استعمال کر رہے ہیں اور اس اسم الٰہی کا بھی واسطہ دیں جو طالب کے نام کے سرِ حرف کا اسم الٰہی ہے۔ اگر عمل کی قوت کو بڑھانا ہو تو مؤکل کے ساتھ اعوان کی بھی مدد لیں۔

مثلاً عامل کو برائے محبّت سلیم ابن نسرین کے لئے عزیمت تیار کرنی ہے اور سلیم کا مطلوب شارقہ بنت نشاط ہے تو اس کی عزیمت تیار کرنے کے لئے یہ کارروائی کرنی پڑے گی۔

اعداد۔ سلیم۔ نسرین ۵۱۰

اعداد۔ شارقہ۔ نشاط ۹۶۶

۱۴۷۶

اعداد اسم الٰہی وَدُود
١٤٧٦
٢٠
١٤٩٦

نام مؤکل۔ غتصوائیل۔
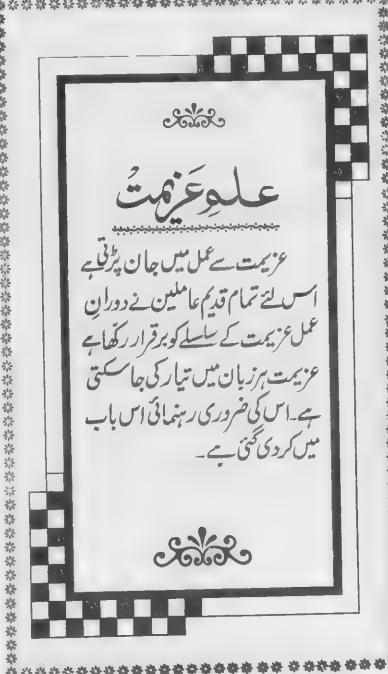
نام اعوان۔ غقفیوش۔

اسم الٰہی مطابق سرِ حرف نام طالب — یَاسَمِیعُ۔

نام۔ مؤکل، اسمِ الٰہی۔ — ھَمُوَاکِیل۔

عزیمت یہ بنے گی۔ عَزَّمْتُ عَلَیْکُمْ یَاغَتصُوائیل وَیَاغَقفیوشُ وَعَزَّمْتُ عَلَیْکُمْ یَاھَمُوَاکِیلُ بِحَقِّ یَاسَمِیعُ وَبِحَقِّ یَاوَدُوْدُ عارفہ بنت خالدہ کے دل میں سلیم ابن نسرین کی محبّت پیدا کرو۔

عامل جو بھی عزیمت تیار کرے اس کے آگے یہ کلمات بڑھا دیئے جائیں۔ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ۔ اَلْوَحَا اَلْوَحَا۔ اَلسَّاعۃ السَّاعۃ اَلسَّاعَۃَ۔

اگرچہ اُن عزیمتوں اور قسموں کو بھی استعمال میں لا سکتے ہیں جو عاملین اور ماہرینِ عملیات سے منقول ہیں لیکن وہ عزیمتیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں جو عامل خود تیار کرتا ہے اس میں محنت بھی ہوتی ہے اور خلوص بھی۔ اس لئے عامل کی تیار کردہ عزیمتیں بہت جلد اپنا اثر دکھاتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اعمالِ خیر میں مؤکل اور اعوان کی مدد حاصل کریں۔ اور اسم الٰہی وہ منتخب کریں جو جمالی ہوں۔ اور اعمالِ شر میں سفلی مؤکل اور جن کی مدد حاصل کریں اور اسماءِ الٰہی وہ منتخب کریں جو جلالی ہوں۔

ازراہِ مصلحت اور ازراہِ مجبوری عامل اپنی مرضی سے بھی ردّ و بدل

کر سکتا ہے۔ لیکن عزیمتیں اس طرح کی ہونی چاہئیں جن سے شرک اور بد عقیدگی کی بُو نہ آتی ہو۔

چند مشہور اور رائج عزیمتیں

برائے محبّت — اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الْاَرْوَاحِ الطَّاھِرَاتِ بِرَبِّنَا وَرَبِّکُمْ عَلٰی تَھیجِ وَتَحْرِیقِ قَلْبِ وَرُوحِ وَجَسَدِ فلاں ابن فلاں (نام مطلوب مع والدہ) بِنَارِ عشق ومحبّت علٰی حب فلاں ابن فلاں (نام طالب مع والدہ) فَجَذبُوا اَفْوَادِ وَجَمِیعِ جَوَارِحِ فلاں بنتِ فلاں (نام مطلوب مع والدہ) حَتّٰی لَایُصبِرُ سَاعَۃً وَیَستَطِیعُ فِی الْاُمُوْرِ لَیْلًا وَّنَھَارًا کَمَا یَجْذِبُ الْمَقْنَاطِیسُ الْحَدِیْدَ وَبِحَقِّ مؤکل (نام مؤکل)، وَبِحَقِّ مَلِکِ الْغَالِبِ سدّا (نام مؤکل اعلٰی)، عَلَیْکُمْ وَبِجَلَالِہٖ لَدَیْکُمْ وَبِحَقِّ (اسم الٰہی) بِحَقِّ یَابدُّوحُ الْعَجَلُ السَّاعۃ الوحا

برائے تسخیر — اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ فلاں ابن فلاں (نام مطلوب مع والدہ) علٰی حب فلاں ابن فلاں (نام طالب مع والدہ) کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَکَمَا سَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَکَمَا سَخَّرْتَ الرِّیْحَ وَالطُّیُوْرَ وَالْوُحُوْشَ وَالْجَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ لِسُلَیْمَانَ ابْنِ دَاؤدَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

جُدائی کے لئے — اَللّٰھُمَّ فَرِّقْ بَیْنَ (فلاں ابن فلاں وفلاں ابن فلاں) کَمَا فَرَّقْتَ بَیْنَ الْمَاءِ وَالنَّارِ وَکَمَا فَرَّقْتَ بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَکَمَا فَرَّقْتَ بَیْنَ الْھَابِیْلِ وَالْقَابِیْلِ۔

زباں بندی کے لئے — اَکْتُبُ ھٰذَا التَّعْوِیْذَ لِعَقْدِہٖ اللِّسَانِ

فلاں ابن فلاں۔ فِی حَقِّ فلاں ابن فلاں عَقَدَ تُوْ اَبَدًا۔

بغض ونفرت کے لئے کَتَبْتُ ھٰذَا التَّعْوِیْذِ لِبُغْضِ بَیْنَ فلاں ابن فلاں وفلاں ابن فلاں بُغْضًا شَدِیْدًا۔

مکان خالی کرانے کے لئے یَاخُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ ھٰذِہِ الْحُرُوْفِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ۔ ھٰذِہِ الْعَمَلِ اُنْصُرُوْنِیْ بِاِخْرَاجِ فلاں ابن فلاں (نام قابض) مِنْ بَیْتِ فلاں ابن فلاں (نام مالک مکان)

ایک ضروری بات

عزیمتیں اردو زبان میں یا کسی دیگر زبان میں بھی لکھی جا سکتی ہیں۔ عاملین کی سہولت کے لئے چند مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں امید ہے کہ یہ چند مثالیں ہوشمند قسم کے عاملین کے لئے کافی ہوں گی۔ عامل کو چاہئیے کہ عزیمت اسی زبان میں لکھے جس زبان سے وہ پوری طرح واقف ہو تب ہی عزیمت مؤثر ہو گی۔ اور مذکورہ عزیمتیں اسی وقت مؤثر ہو سکتی ہیں جب عامل ان کے ترجمے سے واقف ہو۔ صرف الفاظ کے نقل کر دینے سے بات نہیں بنے گی۔

اگر عربی یا فارسی کا ترجمہ سمجھ میں نہ آتا ہو تو عامل کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ اپنی مادری زبان میں عزیمت لکھے۔ مثلاً محبت کے لئے اردو زبان کی عزیمت یہ ہو گی۔

اے مؤکل میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو فلاں ابن فلاں (نام مطلوب مع والدہ) کے دل میں فلاں ابن فلاں (نام طالب مع والدہ کی محبت اور

چاہت پیدا کر دے۔ تو اس سلسلے میں اپنے اعوان (نام اعوان) اور اپنے سردار سے بھی مدد حاصل کر سکتا ہے۔ میں تجھے اللہ کا اور اسکی صفاتِ عالیہ اور اسم صفاتی (نام صفاتی) کا واسطہ دیتا ہوں۔

اسی طرح رزق کے لئے عزیمت اس طرح تیار کریں۔

اے مؤکل میں تجھے اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ تو فلاں ابن فلاں کی روزی میں اضافہ کرنے کا وسیلہ بن جا۔ میں تجھے اُس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جو رزاق وکفیل ہے۔ اسی طرح عزیمت تیار کی جا سکتی ہے۔ لیکن عزیمت کا مفہوم ایسا رہے جیسے عامل اللہ تعالیٰ ہی کو مختارِ مطلق سمجھ رہا ہے اور اس کے نزدیک مؤکل کی حیثیت وسیلے اور توسط کی ہے۔ کیوں کہ خداوند تعالیٰ کے سوا کسی کو قادرِ مطلق سمجھ لینا شرکِ مبین ہے۔

عزیمت تیار کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئیے کہ مؤکل کے ساتھ ساتھ اعوان وغیرہ کو بھی قسم دیں۔ اور اسکے علاوہ عمل کی مناسبت سے اللہ کے صفاتی نام کا واسطہ دیں۔ جیسے محبّت کے عمل میں واسطہ دیں یَاوُدُوْدُ کا۔ روزی کے معاملے میں واسطہ دیں یَارزاق کا۔ وسعت رزق کے عمل میں واسطہ دیں یا واسِعُ کا۔ مقدمہ وغیرہ کے معاملے میں واسطہ دیں یا فتّاح کا۔ اس طرح ہر عامل عزیمت خود تیار کر سکتا ہے۔ لیکن عزیمت پورے ہوش وحواس کے ساتھ تیار کرنی چاہئیے۔ اور اپنے عمل کی مناسبت سے عزیمت تیار کرنی چاہئیے۔

عزیمت کا مطلب مؤکل کو اور متعلقہ فرشتوں کو قسم اور واسطہ خدا دینا ہے۔ یہ کوئی انوکھی چیز نہیں ہے۔ صرف ہوشمندی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

درود شریف

درود شریف، ہر عبادت ہر دعا اور عمل کے آگے پیچھے ضروری ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو عمل بلا درود ہوگا وہ بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کرسکتا۔ اس لئے محتاط ترین عاملین نے تعویذات لکھتے وقت بھی درود کا اہتمام کیا ہے۔ عاملین کیلئے یہاں چند درود نقل کئے جارہے ہیں۔ انشاء اللہ اس موضوع پر ایک الگ سے کتاب مکتبہ روحانی دنیا سے شائع ہوگی۔

اعمالِ ترقی کے لئے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالْمُجِيْبِ الْعَالِيْ الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

دفع امراض کے لئے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اعمالِ مصائب کے لئے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اعمالِ استخارہ کے لئے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

اعمالِ تسخیر کے لئے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ۔

اعمالِ محبت کیلئے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

کسی بھی طرح کے عمل کیلئے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّحُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ علاوہ ازیں درودِ ابراہیم بھی تمام اعمال و مسائل کیلئے مفید تر ثابت ہوتا ہے۔ عاملین کو چاہیئے کہ درود شریف کے بغیر کوئی عمل نہ کریں۔

علمِ تکسیر

عامل کے لئے تکسیر کا علم انتہائی ضروری ہے۔ تسخیر وحُب کے عملیات میں تکسیر بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اس علم کو حاصل کرنا چاہیئے۔

تکسیر کے بہت سے طریقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور کچھ مثالوں کے ذریعہ تکسیر کے طریقوں کو ذہن نشین کرانیکی کوشش کی گئی ہے۔ جو لوگ رُوحانی عملیات میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں اس باب کو اپنے ذہن کی گہرائیوں میں اُتار لینا چاہیئے۔

"تکسیر" علم جفر کا ایک اہم موضوع ہے۔ اور اس تکسیر کے عاملین نے کئی طریقے ایجاد کئے ہیں۔ مگر زیادہ تر طریقے اس قدر مشکل اور پیچیدہ ہیں۔ جو سمجھ سے بالاتر ہیں۔ اس موضوع پر راقم الحروف نے بے شمار کتابیں پڑھیں اور دس سے زائد قلمی بیاض دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کتب اور قلمی بیاضوں میں تکسیر کے ذریعہ مؤکلین اور علم کے اخراج کے جو طریقے اور جو اسرار و رموز درج ہیں انہیں سمجھنے سے راقم الحروف قاصر رہا۔ کیوں کہ ان طریقوں میں اتنی پیچیدگیاں ہیں جن کو حل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس سلسلے میں بعض عاملین سے بھی میں نے رجوع کیا۔ تو عاملین نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

طریقۂ تکسیر کا علم اس لئے بھی ضروری تھا کہ تکسیر کے ذریعہ جو کامیابی ملتی ہے وہ دوسرے طریقوں سے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جستجو اس موضوع پر برقرار رہی۔ اور بالآخر تکسیر کے جو آسان ترین طریقے ہیں ان ہی پر میں نے قناعت کی۔ اور ان پر تجربات کر کے یہ اندازہ کیا کہ تکسیر کے آسان طریقوں میں بھی جب سب کچھ ہاتھ لگ جاتا ہے، پھر مشکلات کے جنگل میں بھٹکنے سے کیا فائدہ۔؟

ہم اپنے قارئین سے بھی اس بات کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ کسی مشکل ترین طریقے کے سمجھنے میں اپنی زندگی کے قیمتی ایّام کو ضائع نہ کریں۔ آسان طریقوں پر محنت کریں۔ اسی میں بھلائی ہے۔ زندگی میں سب سے قیمتی چیز وقت ہے اس کو ضائع کرنا دوراندیشی کے منافی ہے۔

تکسیر کے دو طریقے بالکل سیدھے سادے ہیں۔ ایک میں صدر مؤخر کیا جاتا ہے اور دوسرے میں مؤخر صدر۔ صدر مؤخر کا مطلب یہ ہے کہ پہلے قائم شدہ سطر کا پہلا حرف پھر سطر کا آخری حرف اٹھا کر تکسیر مکمل کریں۔ اور زمام برآمد کریں۔ زمام برآمد کرنے کے بعد اندازہ کریں کہ تکسیر صحیح طریقے سے مکمل ہوگئی ہے یا نہیں۔ جب آخری سطر پہلی سطر کے مطابق ہوجائے تو سمجھ لیں کہ تکسیر صحیح ہوگئی ہے۔ اگر آخری سطر پہلی سطر کے مطابق نہ ہو تو سمجھ لیں کہ کہیں کوئی غلطی ہوگئی ہے۔

عام تعویذات میں مطلوب کا نام پہلے لکھا جاتا ہے۔ لیکن تکسیر کے تعویذات میں طالب کا نام پہلے آتا ہے اور مطلوب کا بعد میں۔ اسی طرح مطلوب کوئی بھی چیز ہو مثلاً ملازمت، ترقی، مقدمہ میں کامیابی، کسی عہدے کا حصول، بیرونِ ملک کا سفر وغیرہ۔ یہ سب چیزیں بعد میں آئیں گی۔ ان سے پہلے مطلوب کا نام اور اسم الٰہی نقل ہوگا۔

مثلاً زید طالب ہے۔ زید کی ماں کا نام صفا ہے۔ مطلوب کا نام حرا اور ماں کا نام حنا ہے۔ زید کو حرا کی محبّت مطلوب ہے تو اس کی سطر اس طرح بنے گی۔ زید۔ صفا۔ وددو حرا۔ حنا

اس طرح سطر قائم کرتے وقت ابن اور بنت لگانیکی ضرورت نہیں اب ان سب ناموں کو بسط کریں گے۔ ز ی د ص ف ا و د و د ح ر ا ح ن ا۔

صدر مؤخر کی مثال

ز	ی	د	ص	ف	ا	و	د	و	د	ح	ر	ا	ح	ن	ا
ز	ا	ی	ن	د	ح	ص	ا	ف	ر	ا	ح	و	د	د	و
ز	و	ا	د	ی	د	ن	و	د	ح	ح	ا	ص	ر	ا	ف
ز	ن	و	ا	ا	ر	د	ص	ی	ا	د	ح	ن	ح	و	د
ز	د	ف	و	ر	ح	ا	ن	ا	ح	ر	د	د	ا	ص	ی
ز	ی	د	ص	ف	ا	و	د	و	د	ح	ر	ا	ح	ن	ا

اس مثال میں دیکھیں آخری سطر پہلی سطر کے مطابق ہوگئی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ تکسیر ٹھیک ہوگئی۔ اگر کسی ایک خانہ میں غلطی ہوجاتی تو زمام صحیح نہیں نکل سکتی تھی۔ اور جب زمام صحیح برآمد نہیں ہوگی تو میزان پہلی سطر کے مطابق نہیں ہوگی۔

صدر مؤخر کا طریقۂ تکسیر یہ ہے کہ پہلے سطر کا حرف اوّل لیں۔ پھر سطر کا آخری حرف لیں۔ پھر سطر کا دوسرا حرف اٹھائیں۔ اور آخر سے بھی دوسرا حرف اٹھائیں۔ اس طرح حروف اٹھاتے چلے جائیں اور سطریں مکمل کرتے چلے جائیں۔ جب دیکھیں کہ کوئی سطر پہلی سطر کے بالکل موافق ہوگئی تو سمجھ لیں تکسیر مکمل ہوگئی۔ اس طریقے کو زمام نکالنا کہتے ہیں۔

مؤخر صدر میں اس کے برعکس کرنا ہوتا ہے۔ پہلے سطر کا آخری حرف اٹھائیں گے پھر سطر کا پہلا حرف۔ اس کے بعد آخر سے دوسرا حرف اٹھائینگے۔ تو ادھر سطر کے شروع سے بھی دوسرا حرف لیں گے۔ اسی طرح حروف اٹھاتے چلے جائیں گے۔ اور جب آخری سطر پہلی سطر کے موافق ہوگئی تو سمجھ لیں گے کہ تکسیر مکمل ہوئی جب تک پہلی اور آخری سطریں بالکل ایک جیسی نہ ہوجائیں تو سمجھ لیں تکسیر مکمل نہیں ہوئی۔

مؤخر صدر کی مثال یہ ہے۔

ز	ی	د	ص	ف	ا	و	د	و	د	ح	ر	ا	ح	ن	ا
ا	ز	ن	ی	ح	د	ا	ص	ر	ف	ح	ا	د	و	و	د
د	ا	و	ز	و	ن	د	ی	ا	ح	ح	د	ف	ا	ر	ص
ص	د	ر	ا	ا	و	ف	ز	د	و	ح	ن	ح	د	ا	ی
ی	ص	ا	د	د	ر	ح	ا	ن	ا	ح	و	و	ف	د	ز
ز	ی	د	ص	ف	ا	و	د	و	د	ح	ر	ا	ح	ن	ا

مؤخر صدر کی اس مثال میں بھی دیکھ لیں کہ پہلی سطر اور آخری سطر ایک دوسرے کی مطابق ہو گئی ہیں۔ جو تکسیر کے صحیح ہونے کی علامت ہے۔

تکسیر کا یہ طریقہ اس قدر آسان ہے کہ اس کو کوئی بھی عامل کر سکتا ہے۔ اور اس طریقے سے وہی فائدے حاصل ہو جاتے ہیں جو مشکل ترین طریقوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ اُن مشکل ترین طریقوں میں الجھنے سے وقت خراب ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد بھی کسی نتیجے پر پہنچنا دشوار ہوتا ہے۔ اس لئے سمجھداری کا تقاضہ ہے کہ عاملین آسان ترین طریقوں کو اپنا کر اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کریں۔ اور مشکل ترین طریقوں میں اُلجھ کر اپنی متاعِ وقت کو برباد نہ کریں۔ زندگی رہی تو کسی دوسری کتاب میں تکسیر کے مشکل ترین طریقوں پر بھی انشاء اللہ بحث کریں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ تکسیر جفری کرنے کے بعد تکسیر کے نیچے متعلقہ عزیمت کو ضرور نقل کر دینا چاہیئے۔ عزیمت اپنے مقصد کے مطابق نقل کریں۔ اور اس میں بھی متعلقہ ناموں کو نقل کریں۔

عزیمت کا باب الگ سے اسی کتاب میں موجود ہے۔ اپنے مقصد کی عزیمت وہاں سے اٹھا کر تکسیر کے نیچے نقل کریں۔ بعض صورتوں میں چراغ جلانے کے دوران عزیمت پڑھنی بھی ضروری ہوتی ہے۔ جس عمل کو بھی تکسیر کے طریقے کے ساتھ انجام دیں۔ اس کی شرائط پر غور کر لیا کریں۔

تکسیر امتزاج

تکسیر کو مزید طاقت ور بنانے کے لئے عاملین نے یہ طریقہ بھی ایجاد کیا ہے کہ طالب و مطلوب کے ناموں کی الگ الگ دو سطریں قائم کی جائیں۔

اور اسم الٰہی کو طالب کی سطر میں جوڑ کر دونوں سطروں میں امتزاج دیا جائے اور جس سطر میں حروف زیادہ ہوں اس کو پہلے لکھیں۔ اور کم حروف والی سطر کو بعد میں لکھیں۔ مثلاً۔ ز ی د۔ ص ف ا۔ ح ن ا۔

اب چوں کہ وَدود زید کے ساتھ لگانا ہے۔ اسلئے زید والی سطر کو پہلے لکھ کر امتزاج دیں۔ جو حروف زائد ہوں اُن کو آخیر میں نقل کر دیں۔

ز ی د ص ف ا و د و د۔

ح م ا ح ن ا۔

امتزاج۔ ز ح ی م د ا ص ح ف ن ا ا و د و د۔

بعض عاملین کی رائے یہ ہیکہ جو حروف سطر اوّل میں زائد ہوں انکو بھی دوسری سطر کے جس حصے تک امتزاج دیا جاسکتا ہو امتزاج دے دیں۔

مثال ـــــ ز ی د ص ف ا و د و د۔

ح م ا ح ن ا۔

امتزاج: ز ح ی م د ا ص ح ف ن ا ا و ح د م و ا د ح۔

بعض عاملین کی رائے یہ ہیکہ امتزاج کیلئے تین سطریں قائم کی جائیں۔ اسم الٰہی کی سطر الگ سے قائم کر کے پھر تینوں سطروں کو امتزاج دیں۔

ز ی د ص ف ا۔

و د و د۔

ح م ا ح ن ا۔

ز و ح ی د م د و ا ص د ح ف ن ا ا

اس طرح ان تینوں مثالوں میں تین طرح کی سطریں برآمد ہوئیں۔ یہ تینوں ہی طریقے معتبر ہیں۔ جس طریقے پر عامل کا دل ٹھکے اسی طریقے کو فوقیت دینی چاہیئے۔ اس کے بعد صدر مؤخر یا مؤخر صدر کر کے زمام نکالنی چاہیئے۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ صدر مؤخر کا طریقہ مثبت کاموں میں مؤثر ہے۔ اور مؤخر صدر کا طریقہ منفی کاموں میں مؤثر ہے۔ جب کہ بعض

حضرات کا تجربہ یہ ہے کہ دونوں ہی طریقے دونوں ہی مقصد میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

تکسیرِ قطبی

تکسیر کا یہ طریقہ خاص طور سے دو شخصوں میں نفرت اور عداوت قائم کرنے کے لئے ہے۔ یہ طریقہ مذکورہ مقاصد میں حد سے زیادہ مؤثر ہے اس طریقہ تکسیر میں حرفِ اوّل اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور باقی حروف گردش کرتے رہتے ہیں۔

مثال۔ خ ی د ق ا ب ض ح ر ا

خ	ی	د	ق	ا	ب	ض	ح	ر	ا
خ	ا	ی	ر	د	ح	ق	ض	ا	ب
خ	ب	ا	ا	ی	ض	ر	ق	ح	د
خ	د	ب	ح	ا	ق	ا	ر	ی	ض
خ	ض	د	ی	ب	ر	ح	ا	ا	ق
خ	ق	ض	ا	د	ا	ی	ح	ب	ر
خ	ر	ق	ب	ض	د	ا	ی	ح	ا
خ	ا	ر	ح	ق	ی	ب	ا	ض	د
خ	د	ا	ض	ر	ا	ح	ب	ق	ی
خ	ی	ح	ق	ا	ب	ض	ح	ر	ا

اس تکسیر میں دیکھئے کہ حرفِ اوّل جوں کے توں قائم ہے۔ اور بقیہ

حروف سب گردش میں ہیں۔ اور نوی سطر میں زمام برآمد ہونے کے بعد دسوی سطر میں میزان درست آگئی ہے۔ اور دوسری سطر پہلی سطر کے مطابق ہوگئی ہے۔ اس طریقہ تکسیر میں عزیمت لکھی بھی جاتی ہے اور عزیمت پڑھی بھی جاتی ہے۔ عزیمتوں کا ذکر دوسرے باب میں ہے۔

واضح رہے کہ یہاں مثال کی وجہ سے طالب و مطلوب کی ماؤں کے نام نہیں دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان کی ماؤں کے نام ضروری ہیں۔ جب بھی اس طرح کی تکسیر بنائیں۔ ماؤں کے نام ضرور لکھیں۔

تکسیرِ زوجی

تکسیرِ زوجی کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سطر طالب مع والدہ کی لکھیں۔ دوسری سطر حروفِ نورانی کی لکھیں۔ تیسری سطر مطلوب مع والدہ کی لکھیں۔ پھر ان تینوں سطروں کو امتزاجی دیگر جوڑے جوڑے حروف بنائیں۔ اگر امتزاج کے بعد سطر کے حروف طاق ہوں تو ان کو جفت کرنیکے لئے طالب کے بعد والدہ کا نام لکھنے سے پہلے بن کے بجائے ابن یا ابن کے بجائے بن لکھیں۔ تاکہ حروف کی تعداد جفت ہوجائے۔ اب اس کی تکسیر ذیل کے طریقے سے کرکے زمام برآمد کریں۔

پہلی سطر۔ س ا ج د ب ن ح و ا۔

دوسری سطر۔ ا ہ ط م ی ن ص ک س ق ح ل ب ر۔

تیسری سطر۔ س ل م ہ ب ن ت ص ب ا۔

امتزاج۔ س ا س ا ہ ل ج ط م د م ہ ب ی ب ن ن ن ح ص ت و ک ص

ا س ب س ق ا ا ح س ج ل ل د ب م ب ر ہ۔

اب ان حروف کو جوڑے جوڑے اٹھا کر الگ الگ خانوں میں رکھ کر تکسیر زوجی کریں۔ (تکسیر زوجی کی مثال اگلے صفحے پر دیکھیں)

س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ
س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا
ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا
ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل
م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط
م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د
ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ
ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی
ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن
ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن
ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص
ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و
ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص
ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س
ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س
ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا
س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح
ل ل	د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج
د ب	م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل
م ب	ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب
ر ہ	س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب
س ا	س ا	ہ ل	ج ط	م د	م ہ	ب ی	ب ن	ن ن	ح ص	ت و	ک ص	ا س	ب س	ق ا	ا ح	س ج	ل ل	د ب	م ب	ر ہ

مذکورہ تکسیر زوجی کی ایک سطر کے حروف کے اعداد یہ ہیں۔ ۱۶۴۱ کل سطر ہیں ۲۱۔ اب ۲۱ سے ۱۶۴۱ کو ضرب دیا تو کل اعداد بر آمد ہوئے ۳۴۴۶۱۔ ان میں سے ۶۰ وضع کئے۔ ۳۴۴۰۱ باقی رہے۔

ساجد کا عنصر ہے خاکی۔ اس لئے نقش کی رفتار خاکی رکھیں۔
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۶۲۹	۸۶۰۶	۸۶۰۸	۸۶۱۸
۸۶۱۰	۸۶۱۶	۸۶۳۱	۸۶۰۴
۸۶۲۲	۸۶۱۲	۸۶۰۲	۸۶۲۵
۸۶۰۰	۸۶۲۷	۸۶۲۰	۸۶۱۴

اللھمّ سخرلی قلب بحق ھذا اللوح المربّع العجل العجل العجل
الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا

اس طرح کے عمل جن میں روزانہ کچھ پڑھنا ہو یا چراغ جلانا ہو انہیں وقت اور جگہ کی پابندی رکھنی چاہیئے۔ یہ روحانی عملیات کا مسلمہ اصول ہے۔ اگر جگہ اور وقت بدلے گا تو تاثیر کم ہوجائے گی۔ اور کبھی کبھی جگہ اور وقت بدلنے سے تاثیر ختم ہوجاتی ہے۔ لیکن روحانی عملیات میں عذرِ شرعی کو اہمیت دی جاتی ہے۔ یعنی اگر کوئی ایسی مجبوری ہو جس کی وجہ سے جگہ یا وقت کا بدلنا ناگزیر ہو تو ایسی صورت میں عامل کو جگہ یا وقت بدلنے کا اختیار ہوتا ہے۔ بس یہ سمجھیئے کہ خواہ مخواہ جگہ اور وقت کا بدلنا عمل کو کمزور کرتا ہے۔ البتہ مجبوری کی حالت میں اگر جگہ یا وقت بدلا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تکسیرِ عجمی

نام طالب و مطلوب مع والدہ کو جُدا جُدا حروف میں لکھیں دوسری سطر میں زہرہ مشتری کے حروف کو جُدا جُدا کر کے لکھیں۔ ان دونوں سطروں کو امتزاج دیں۔ پھر تکسیر جفری کر کے زمام برآمد کریں۔

مثال۔ طوالت سے بچنے کے لئے طالب و مطلوب کی ماؤں کے نام نہیں لکھ رہے ہیں، لیکن جب عامل کسی کے لئے یہ عمل کرے تو اس کو دونوں کی ماؤں کے نام لکھنے چاہئیں۔

طالب نور۔ مطلوب ارشد۔

نام کے حروف۔ ن و ر ا ر ش د۔

حروفِ کواکب۔ ز ہ ر ہ م ش ت ر ی۔

امتزاج۔ ن ز و ہ ر ر ا ہ ر م ش ش د ت ر ی

اس سطر کی جو امتزاج دینے کے بعد برآمد ہوئی تکسیر جفری کریں۔ تکسیر جفری سے جو زمام برآمد ہو اس میں سے حروف نورانی الگ کر کے پھر ان حروف کی تکسیر کریں۔ اس طرح تکسیرِ عجمی کی دو تکسیر کرنی پڑیں گی۔

تکسیر اگر جفت حروف کی ہے تو نورانی حروف کے چار چار حروف کے کلمات بنائیں۔ اگر تکسیر طاق حروف کی ہے تو پانچ پانچ حروف کے کلمات بنائیں۔ اور ان کلمات میں ایل بڑھا کر مؤکل بھی برآمد کریں تکسیر اوّل کے اعداد نکال کر چار نقش اس عنصر کے اعتبار سے لکھیں۔ جو غالب ہو۔ ان میں سے ایک نقش کو طالب کے گھر میں ایسی جگہ دفن کریں جہاں اس

کو آگ کی آنچ پہنچتی رہے۔ دوسرا نقش پانی کے کنارے دفن کریں۔ پانی کے کنارے کسی مٹی کی کُلیا میں رکھ کر اس میں موم بھر کر پھر کنارے پر دفن کر دیں۔ تیسرا نقش طالب کے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور چوتھا نقش مطلوب کی گزرگاہ میں دفن کریں۔

اس عمل کو اس وقت تیار کریں جب زہرہ و مشتری کا قران ہو۔ یا تثلیث یا تسدیس ہو۔ دن جمعرات یا جمعہ کا ہو تو افضل ہے۔ انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر مطلوب حاضر ہو کر اظہارِ اطاعت کرے گا۔

اس مثال کی پہلی تکسیر یہ ہے۔

ی	ر	ت	د	ش	ش	م	ر	ہ	ا	ر	ر	ہ	و	ز	ن
ہ	ر	ا	م	ر	ش	ر	ش	ہ	د	و	ت	ز	ر	ن	ی
ہ	ش	د	ر	و	ش	ت	ر	ز	م	ر	ا	ن	ر	ی	ہ
ز	ر	م	ت	ر	ش	ا	و	ن	ر	ر	د	ی	ش	ہ	ہ
ن	و	ر	ا	ر	ش	د	ر	ی	ت	ش	م	ہ	ر	ہ	ز
ی	ر	ت	د	ش	ش	م	ر	ہ	ا	ر	ر	ہ	و	ز	ن

دوسری تکسیر حروف نورانی کی یہ ہے۔

ی	ر	م	ر	ہ	ا	ر	ر	ہ	ن
ا	ہ	ر	ر	ر	م	ہ	ر	ن	ی
م	ر	ہ	ر	ر	ر	ن	ہ	ی	ا
ر	ر	ن	ر	ہ	ہ	ی	ر	ا	م
ہ	ہ	ی	ر	ر	ن	ا	ر	م	ر
ن	ر	ا	ر	ر	ی	م	ہ	ر	ہ
ی	ر	م	ر	ہ	ا	ر	ر	ہ	ن

چوں کہ یہ دوسری تکسیر حروفِ جفت پر مشتمل ہے۔ اس لئے چار چار حروف کے کلمات بنیں گے پھر ان کے آگے ایل بڑھا کر مؤکل نکالے جائیں گے۔

نھرر۔ اھرم۔ ررى — نھررائیل، اھرمائیل، رریائیل۔
ینزہ۔ مورر۔ ھا — ینزائیل، موررائیل، ھائیل۔
ایھن۔ ززرہ۔ ررم — ایھنائیل، آزرھائیل، رمائیل۔
ماری۔ ھمون۔ ررز — ماریائیل، ھمرنائیل، رزائیل۔
زمرا۔ نزری۔ ھمر — زمرائیل، نرریائیل، ھمائیل۔
ھرھم۔ یزرا۔ رن — ھرھمائیل، یزرائیل، رنائیل۔
نھرر۔ اھرم۔ ررى — نھرائیل، اھرمائیل، رریائیل۔

تکسیر اوّل کے اعداد یہ ہیں۔ ۱۹۲۸۔
تکسیر کی سطروں میں سب سے زیادہ اعداد کا حرف ہے شؔ۔ اور یہ آتشی حرف ہے۔ اس لئے چار نقش جو تیار کئے جائیں گے وہ آتشی چال سے پُر کئے جائیں گے۔ اور نقش کے چاروں طرف مؤکلین کے نام لکھ دیئے جائینگے۔
نقش مذکورہ مثال کا اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

نھرائیل، اھرمائیل، رریائیل، ینزھائیل مرورائیل

۴۸۱	۴۸۵	۴۸۸	۴۷۴
۴۸۷	۴۷۵	۴۸۰	۴۸۶
۴۷۶	۴۹۰	۴۸۳	۴۷۹
۴۸۴	۴۷۸	۴۷۷	۴۸۹

تکسیر بطنی

تکسیر کا یہ طریقہ بھی علمِ جفر میں بہت اہم اور مؤثر ہے۔ اس طریقہ کو بروئے کار لا کر اپنی زندگی کے اہم مقاصد میں کامیابی حاصل کیجا سکتی ہے۔ جس شخص کا جو بھی مقصد ہو اس کو بہت کم حروف میں لکھے۔ اور اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام بھی ایک ہی سطر میں لکھے۔ مقصد کچھ بھی ہو۔ کسی کی محبّت، کسی کی تسخیر، ملازمت کا حصول، ترقی یا کسی منصب کی خواہش، مقدمہ میں کامیابی یا پھر کسی جگہ اپنا تبادلہ کرانے کی آرزو وغیرہ۔ یہ طریقہ ہر ہر مقصد میں کام آتا ہے۔ بس سطر کے آخیر میں ربّ العٰلمین کا کوئی ایسا صفاتی نام لکھ دینا چاہیئے جو اپنے مقصد کے موافق ہو۔ مثلاً محبت کے لئے عمل کرنا ہو تو اسم ودود لکھ دیں۔ تسخیر کے لئے عمل کرنا ہو تو اسم لطیف لکھ دیں۔ ترقی کے لئے عمل کرنا ہو تو اسم واسع لکھ دیں۔ کشادگی کے لئے عمل کرنا ہو تو اسم باسط لکھ دیں۔ رزق کے لئے عمل کرنا ہو تو اسم رزاق لکھ دیں۔ اور اگر اولاد کے لئے عمل کرنا ہو تو اسم خالق لکھ دیں۔ وغیرہ۔
مثلاً مکرم سمیع ابن سلمہ کے لئے حصولِ ملازمت کا عمل کرنا ہے تو سطر اس طرح بنائیں۔

مکرم سمیع ابن سلمہ کو ملازمت مل جائے یا رزاق۔

اس پوری سطر کو بسط کریں۔ یعنی الگ الگ حروف میں لکھیں۔ اس کے بعد ۳ حرف چھوڑ کر پانچواں حرف لیتے جائیں۔ اور دوسری سطر بناتے چلے جائیں۔ جب زمام نکل آئے تو سمجھ لیں کہ تکسیر مکمّل ہوئی۔ زمام کے بعد جب میزان والی سطر آئے گی تو وہ سطرِ اوّل کے مطابق ہوگی۔ اگر تکسیر کی سطر کے

حروف تعداد میں جفت ہوں گے تو ہر سطر کے درمیان میں سے دو دو حروف لئے جائیں گے۔ اور تکسیر کی سطر کے حروف تعداد میں طاق ہوں گے تو ہر سطر کے درمیان میں سے ایک ایک حرف لیا جائے گا۔ جفت کی صورت میں چھ حروف لئے جائیں گے اور طاق کی صورت میں تین حروف لئے جائیں گے۔ چھ حروف میں سے شروع کے ۴ حروف میں سے دو دو حروف کے ساتھ ایل لگا کر مؤکل بنایا جائے گا۔ اور باقی دو حروف کے ساتھ الگ الگ حرف کے ساتھ یوش بڑھا کر اعوان بنایا جائے گا۔ اگر تین حروف اٹھائیں گے تو شروع کے دو حرف کے ساتھ ایل بڑھا کر مؤکل بنایا جائے گا اور باقی ایک حرف کے ساتھ کلمہ یوش بڑھا کر اعوان بنایا جائے گا۔

اس کے بعد مؤکل اور اعوان کے ناموں کو شامل کر کے عزیمت تیار کی جائے گی جو اسم الٰہی کے اعداد کے مطابق عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ روز تک پڑھی جائے گی۔

مذکورہ جملے کی تکسیر کر کے زمام اس طرح برآمد ہوگی کہ ہر پانچواں حرف اٹھا کر دوسری سطر تیار کی جائے گی۔

ن ص ر ع ل ی ب ن س ل م ہ ك و م ل ا ر م ت م ل ج ا ی ی ا ر ا ق

ل ل م ت ی ا ع س و م ا ر ر ب ن ك ر ج ر ص ب ہ ا ل ا ن ی م ل م ی ق

ی م ك ب ن ی ت و ن ص ا م ا م س ر ر ل ل ع ر ج ا م ل ا ا ر ہ ی ق

ن ص ر ع ل ی ب ن س ل م ہ ك و م ل ا ر م ت م ل ج ا ی ی ا ر ا ق

اس مثال میں تیسری سطر میں زمام نکل آئی اور چوتھی سطر کی میزان پہلی سطر کے مطابق نکل آئی۔ اس مثال میں چوں کہ ہر ایک سطر میں ۳۱ حروف ہیں جو طاق ہیں۔ اس ہر سطر میں سے ۱۵ حرف کے بعد درمیانی صرف ایک

ایک حرف اٹھایا جائے گا۔

پہلی سطر میں پندرہ حروف چھوڑ کر آل ہے۔

دوسری سطر میں پندرہ حروف چھوڑ کر زہے۔

تیسری سطر میں پندرہ حروف چھوڑ کر آ ہے۔

حسبِ قاعدہ جس کی تشریح اوپر کی جا چکی ہے۔ پہلے دو حرف آل اور ز کو ملا کر اس میں ایل بڑھا دیں گے۔ مؤکل بنا لزائیل۔ اب باقی رہا ایک حرف آ اس کے آگے کلمہ یوش بڑھا کر اعوان بنا لیں گے۔ اعوان بنا۔ ریوش۔ اب اس عمل کی عزیمت اس طرح تیار ہوگی۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَامَلٰٓئِكَةَ الْمُوَكَّلِ وَالْاِعْوَانُ عَلَى الْحُرُوْفِ وَالتَّكْسِيْرِ يَالِزَائِيْلُ يَارَيُوْشُ میری ملازمت کیلئے مدد کرو۔ بحقِّ یَارَزَّاقُ یَارَزَّاقُ یَارَزَّاقُ۔

یہ تکسیر بطنی کا ایک قاعدہ ہے۔ جو یہاں بیان کیا گیا اور اسکی ایک مثال کے ذریعہ اس کی حقیقت سمجھائی گئی۔ دوسرے امور میں بھی عامل کو چاہئے کہ اسی طرح تکسیر بطنی کے ذریعہ خلقِ خدا کی مدد کرے اور ان کی رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ تحفۃ العاملین ایک فنی کتاب ہے اس میں کسی بھی طریقے کی بہت سی مثالیں نہیں دی جا سکتیں۔ ورنہ یہ کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔ اور اہلِ حضرات کیلئے یہ ایک مثال ہی کافی ہے باقی دوسرے امور میں اسی مثال کو سامنے رکھ کر اپنا مقصد پورا کریں۔

یہ عمل جب بھی کریں نوچندی بدھ کو طلوع آفتاب کے وقت پہلی ساعت میں جو عطارد کی ساعت ہوتی ہے۔ اس میں کریں۔ اس کے بعد پہلی سطر کے تمام حروف کے اعداد نکال کر مربع کا نقش اُس چال سے تیار کریں جو عنصر

تمام حروف میں غالب ہو۔ مکررات کو حذف کر کے عنصر کا اندازہ کریں گے۔
مذکورہ بالا مثال میں یہ حروف پہلی سطر میں ہیں۔

ن ص ر ع ل ی ب ن س ل م ک ل ک و م ل ا ن م ت م ل ج ا ی ی ا ر ن ا ق

ان حروف کے کل اعداد ہوئے۔ ۱۵۵۴۔

مذکورہ حروف کی عنصر کے اعتبار سے صورتِ حال یہ ہے۔

آتشی۔ م۔ ک۔ ا

بادی۔ ن، ص، ی، ب، و، ت۔

آبی۔ س، ک، ن، ج، ق۔

خاکی۔ ر، ع، ل۔

اس مثال میں سب سے زیادہ اعداد اُن حروف کے برآمد ہو رہے ہیں جو بادی ہیں۔ اس لئے ۱۵۵۴ کا نقش حسب قاعدہ بادی چال سے بھرا جائے گا۔ دو نقش تیار کئے جائیں گے۔ ایک نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے کسی پھل دار درخت پر لٹکایا جائے گا۔ دوسرا نقش طالب کے دائیں بازو پر باندھا جائے گا۔

- اگر عنصر آتشی ہوتا تو نقش جلایا جاتا۔
- اگر عنصر آبی ہوتا تو نقش آٹے میں گولا بنا کر دریا میں ڈالا جاتا۔
- اگر عنصر خاکی ہوتا تو ہرے کپڑے میں یا سفید یا خاکی کپڑے میں پیک کر کے زمین میں دبایا جاتا۔

یاد رہے کہ اس نقش کے نیچے مذکورہ عزیمت بھی لکھ دینی چاہئے اور اُس عزیمت کو نقش باندھنے کے بعد ۱۲ روز تک عشاء کے بعد اسم الٰہی کے اعداد کے مطابق پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ ۱۲ روز ہی میں مقصد میں کامیابی

ملے گی۔ اس کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لئے جب تکسیر بطنی سے کام لینا ہو تو اپنے مقصد کے اعتبار سے سطر قائم کریں۔ اور اسم الٰہی مقصد کے اعتبار سے انتخاب کریں۔ مثلاً اگر کسی شخص کے لئے محبّت کی تکسیر تیار کرنی ہو تو اس طرح سطر قائم کریں۔

فلاں ابن فلاں کو فلاں ابن فلاں سے محبّت ہو جائے۔ بحق یا ودود۔
فلاں ابن فلاں کے کاروبار میں وسعت پیدا ہو جائے۔ بحق یا واسع۔
فلاں ابن فلاں کے علم میں ترقی ہو۔ بحق یا علیمُ۔
فلاں ابن فلاں کا مرض رفع ہو جائے۔ بحق یا شافیُ۔
فلاں ابن فلاں کو مقدمہ میں کامیابی ملے۔ بحق یا وکیلُ۔
فلاں ابن فلاں کو مقبولیت عطا ہو۔ بحق یا لطیفُ۔
فلاں ابن فلاں کو اولاد عطا ہو۔ بحق یا خالق۔
فلاں ابن فلاں کے دشمنوں کو شکست ہو۔ بحق یا قہارُ۔
فلاں ابن فلاں کی روزی کشادہ ہو۔ بحق یا باسطُ۔
فلاں ابن فلاں کو امتحان میں کامیابی عطا ہو۔ بحق یا حسیبُ۔

تکسیر بطنی تیار کرتے وقت اوپر دی ہوئی تفصیلات کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔ تکسیر بطنی کسی بھی مثبت یا منفی کام کے لئے تیار کریں۔ اس کو نوچندی بدھ ہی کو کریں تو بہتر ہے۔ بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو۔ عزیمت مذکورہ بالا ہی پڑھی جائے گی۔ موکل اور اعوان کا نام بدلتا رہے گا۔ موکل اور اعوان کس طرح بنائے جائیں گے اس کی وضاحت اوپر کر دی گئی ہے۔ نقش کے لئے وہی کرنا ہے کہ عنصر کے اعتبار سے نقش تیار ہوگا۔ اور تمام حروف میں جس عنصر کا غلبہ ہوگا، اسی عنصر کو فوقیت دی جائے گی۔

تکسیر کے بعد کل سطروں کے اعداد نکال کر حسبِ قاعدہ مربع کا نقش بنائیں۔ طالب کے عنصر کا خیال رکھتے ہوئے نقش کی رفتار متعین کریں۔ کل اعداد میں سے ۶۰ وضع کر کے دو دو دو کے اضافہ کے ساتھ نقش پُر کریں اور نقش کے نیچے مندرجہ ذیل عزیمت لکھیں۔

اَسْخَرْ لِیْ قَلْبَ فُلَاں اِبْن فُلَاں عَلٰی حُبِّ فُلَاں اِبْن فلاں بِحَقِّ هٰذا اللَّوْحِ الْمُرَبَّعْ اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَۃ اَلسَّاعَۃ اَلسَّاعَۃ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا

دو نقش تیار کریں۔ ایک طالب کے پاس رہے اور ایک نقش کسی حرارت کی جگہ رکھیں۔

اس عمل میں مزید قوّت و تاثیر پیدا کرنے کیلئے تکسیر کی تمام سطریں تیار کر کے الگ الگ کاٹ لیں۔ اور کورے چراغ میں ہر رات عشاء کے بعد ایک سطر نئی روئی میں پیوست کر کے جلائیں۔ اور جلاتے وقت طالب مطلوب کے مشترکہ اعداد کے ساتھ مذکورہ عزیمت طالب چراغ کے پاس بیٹھ کر پڑھے۔ طالب و مطلوب کے ساتھ ان کے ماؤں کے اعداد شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔

تکسیر کے اعداد نکالنے کیلئے ایک سطر میں جتنے حروف ہیں ان کے اعداد نکال کر تکسیر کی کل سطروں سے ضرب دے دیں۔ کل حروف تکسیر کے اعداد برآمد ہو جائیں گے۔

اس فہرست سے یہ سمجھ لیں کہ کتنے حروف کی زمام کتنی سطروں میں برآمد ہو گی

تعداد حروف	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
تعداد سطر	۳	۴	۴	۶	۷	۵	۵	۱۰
تعداد حروف	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
تعداد سطر	۷	۱۲	۱۱	۱۰	۱۵	۱۶	۶	۱۳
تعداد حروف	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۳۱
تعداد سطر	۱۹	۱۴	۱۱	۸	۱۳	۲۴	۲۲	۷

علمِ اعداد

علمِ اعداد کے بغیر بھی یہ فن ادھورا ہے۔اس موضوع پر راقم الحروف کی مرتب کردہ "علم الاعداد" اور "اعداد بولتے ہیں" پڑھنی چاہیئے۔ان کتابوں میں اس موضوع کی باریکیاں واضح کی گئی ہیں۔لیکن بنیادی طور پر اس باب میں اعداد نکالنے کا طریقہ سمجھادیا گیا ہے۔ ہے۔تاکہ عامل اسماء الٰہی، آیاتِ قرآنی اور طالب ومطلوب وغیرہ کے اعداد نکال سکے۔
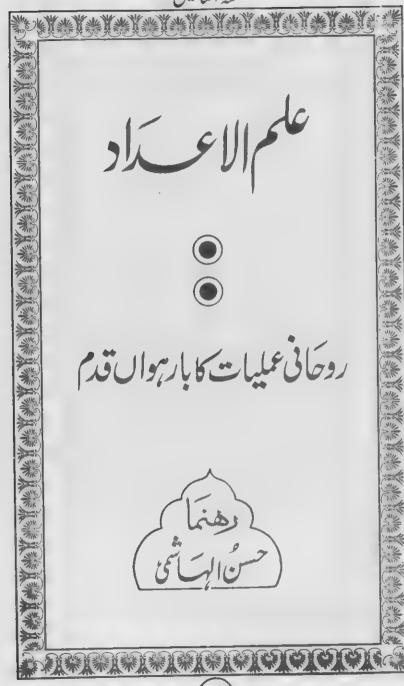
روحانی عملیات میں حروف کے اعداد نکالنے کی صلاحیت بہت اہمیت رکھتی ہے۔عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ابجد قمری اور ابجد شمسی کے اعداد کو ازبر کرلے تاکہ آیاتِ قرآنی، اسماء الٰہی اور طالب ومطلوب کے اعداد نکالنے میں اسے کوئی دشواری نہ ہو۔

ابجدِ قمری اور ابجد شمسی کے اعداد علم الحروف کے باب میں دیئے گئے ہیں۔اعداد نکالنے کے چند اصول یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ان اصولوں کو ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔کیوں کہ ان ہی پر صحیح اعداد نکالنے کا دارومدار ہے۔اور کسی بھی عمل کے اگر اعداد صحیح برآمد نہیں ہوں گے تو عمل نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکے گا۔اس لئے ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ حروف کے صحیح اعداد نکالنے کے فن سے پوری طرح واقف ہو۔

اکابرین کی رائے یہ ہے کہ جو عامل علمِ اعداد پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ کسی بھی خفیہ علم کا اہل نہیں ہوسکتا۔بایں وجہ ہم نے یہ باب قائم کیا ہے اور یہاں ہم چند ضروری قواعد اور اصول بیان کررہے ہیں۔امّید ہے کہ اس رہنمائی سے عاملین بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔اور اپنے عمل کی تیاری کے لئے ان اصولوں اور ان قاعدوں کو پیشِ نظر رکھیں گے۔

(۱) بنیادی بات یہ ہے کہ جو حرف لکھنے میں آتا ہے خواہ وہ پڑھنے میں نہ آتا ہو اس کے اعداد لئے جائیں گے۔مثلاً عبدالرحمٰن میں الف لام بولنے میں نہیں آتا لیکن لکھنے میں آتا ہے۔اس لئے ۳۱ عدد شمار ہوں گے۔

(۲) ہمزہ کا استعمال مختلف انداز میں ہوتا ہے۔ اور اس کے اعداد اس کے استعمال کے مطابق لئے جائیں گے۔ مثلاً ثناء اللہ، عطاء اللہ، ذکاء اللہ میں ہمزہ الف کے قائم مقام ہے۔ یہاں ہمزہ کا ایک عدد شمار ہوگا۔ اس کا تلفّظ دراصل یہ ہے۔ ثناءُ اللہ۔ عطاءُ اللہ۔ ذکاءُ اللہ۔

(۳) جبرائیل میں ہمزہ الف کے قائم مقام ہے۔ یہاں بھی ایک عدد شمار ہوگا۔ اس کا تلفظ دراصل اس طرح ہے۔ جِبْ را اِیْل۔ دیکھئے یہاں ہمزہ الف کی جگہ ہے۔

(۴) جو ہمزہ آخیر میں آتا ہے وہ بالعموم ساکن ہوتا ہے اس لئے اس کا عدد شمار نہیں کیا جاتا۔ جیسے مہرالنّساء، فخرالنّساء، شمس النّساء۔

(۵) رؤف میں ہمزہ پیش کے قائم مقام ہے۔ اس لئے عدد نہیں لیا جائیگا

(۶) رئیس میں۔ ہمزہ یَ کے قائم مقام ہے۔ اس لئے اس کے عدد ۱۰ شمار کئے جائیں گے۔ اس کا صحیح تلفظ یہ ہے۔ رَ یِ یْ سْ۔ گویا کہ رئیس کے کل اعداد ۲۸۰ ہوں گے۔

(۷) اٰمَنُوْا، اِتَّقُوْا میں آخیر کا الف پڑھنے میں نہیں آتا۔ لیکن چوں کہ لکھنے میں آتا ہے تو اس کے اعداد شمار ہوں گے۔

(۸) زیر، زبر، پیش اور تشدید کا کوئی عدد نہیں ہوتا۔ اسی طرح نون تنوین یعنی دو زبر دو پیش کے اعداد نہیں لئے جائیں گے۔

(۹) اسحٰق، رحمٰن، سمٰوٰت وغیرہ میں آواز الف کی نکلتی ہے لیکن لکھنے میں الف موجود نہیں ہے۔ اس لئے اس کا عدد شمار نہیں ہوگا۔

(۱۰) الف مقصورہ کے دس عدد مانے جائیں گے۔ مثلاً موسیٰ، عیسیٰ، مصطفیٰ، مرتضیٰ وغیرہ۔ یہاں دیکھیں کہ الف کی آواز نکل رہی ہے۔ لیکن الف

لکھنے میں نہیں آرہا ہے۔ اس لئے اس کا عدد شمار نہیں ہوگا۔ البتّہ ان ناموں میں یَ لکھنے میں آرہا ہے اس لئے اس کے دس عدد شمار ہوں گے گویا کہ موسیٰ کا مطلب ہے۔ م و س ی۔ کل اعداد ہوں گے ۱۱۶۔

(۱۱) تائے تانیث کے اعداد صرف ۵ شمار ہوتے ہیں۔ دراصل یہ ہائے مدوّر ہے۔ زکوٰۃ، صلوٰۃ وغیرہ میں تائے تانیث ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے عدد ۵ شمار کئے جاتے ہیں۔

(۱۲) دو اسموں کے درمیان جو وَ عاطفہ ہوتا ہے اس کے عدد بھی ۶ شامل کئے جائیں گے۔ مثلاً جان و دل، قلب و جگر، دل و دماغ، طالب و مطلوب کے درمیان میں جو واؤ ہے اس کے اعداد عمل میں شامل ہوں گے۔ البتہ ابن بنت وغیرہ کے اعداد عمل میں شامل نہیں ہوتے۔

(۱۳) طالب و مطلوب کے نام کے ساتھ ساتھ ان کی ماؤں کے نام بھی شامل کرنے چاہئیں۔ ماں کے نام کے بجائے "حوّا" لکھ دینے سے بات نہیں بنے گی۔

(۱۴) کسی بھی شخص کے نام کے اعداد نکالتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ جو نام اصلی ہوتا ہے اور جو پکارا جاتا ہے اُن دونوں ہی کے اعداد نکالنے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لقب، خطاب یا تخلّص وغیرہ کے اعداد بھی شامل کرنے چاہئیں۔ مثلاً ایک شخص کا نام محمد عثمان ہے۔ لیکن اس کو محبّت میں "میاں" کہتے ہیں تو اس شخص کے اعداد محمد عثمان کے بھی لئے جائیں گے۔ اور میاں کے بھی۔ اسی طرح اگر کسی کا نام اسد اللہ ہو اور تخلّص غالب تو نام کے اعداد بھی لیں گے اور تخلّص کے بھی۔ البتّہ مرزا کے اعداد نہیں لیں گے۔ کیوں کہ مرزا، بیگ، خان، صدّیقی، عثمانی، فاروقی،

انصاری، قریشی وغیرہ ذات اور نسب کی پہچان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اُن کے اعداد شمار نہیں ہوتے۔

عاملین کو چاہیئے کہ وہ اس بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے راقم الحروف کی مرتب کردہ علم الاعداد کا مطالعہ کریں۔ تا کہ طالب و مطلوب کے مزاجوں کا اندازہ کرنے میں آسانی رہے۔ اور یہ بھی اندازہ رہے کہ کونسے اعداد آپس میں دوست ہیں اور کون سے آپس میں دشمن۔ اعداد کی دوستی اور دشمنی کا اندازہ رہے گا تو محبّت و نفرت کے عمل تیار کرنے میں آسانی رہے گی۔

یہ بھی ذہن نشین رکھیں کہ چ ج کے قائم مقام ہے۔ جو عدد ج کے ہیں وہی چ کے ہیں۔ ٹ۔ ت کے قائم مقام ہے۔ جو اعداد ت کے ہیں وہی ٹ کے ہیں۔ ڈ۔ د کے قائم مقام ہے۔ جو اعداد د کے ہیں وہی ڈ کے ہیں۔ ڑ۔ ر کے قائم مقام ہے۔ جو اعداد ر کے ہیں وہی ڑ کے ہیں۔ ہ اور ھ ایک حرف ہیں۔ دونوں کے اعداد ۵ ہیں۔ گ۔ ک کے قائم مقام ہے۔ ک کے جو اعداد ہیں وہی گ کے بھی ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ بھ، جھ، چھ، ڈھ، وغیرہ جیسے حروف میں ہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ بھ کا عدد وہی ہوگا جو ب کا ہے۔ جھ اور چھ کا عدد وہ ہوگا جو ج اور چ کا ہے۔

آخری مرحلہ

متفرقات

مختلف ضروری باتیں
مختلف ضروری اشارے

رہنمائے خدمت

حسن الہاشمی

اس آخری باب میں مختلف ضروری باتوں کی جانکاری فراہم کی گئی ہے۔ یہ سب باتیں رُوحانی عملیات میں بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اگر کسی بھی طالبِ علم کو "عامل کامل" بننے کی آرزو ہے تو اس کے لئے اس کتاب کی تمام جزویات کو اپنے ذہن میں سمیٹنا ہوگا۔ کیوں کہ ان باتوں کو سمجھے بغیر اور سمجھنے کے بعد ان پر عمل کئے بغیر فنِ روحانی عملیات میں قدرت حاصل نہیں ہو سکتی۔

اجازت

روحانی عملیات میں کسی معتبر عامل سے عمل کی اجازت حاصل کرنا بھی ایک ضروری مسئلہ ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اگر کوئی بھی عامل اجازت کے بغیر عمل کرے گا تو یہ ناجائز ہوگا یا وہ گناہ گار ہوگا۔ یا اس کا عمل اجازت کے بغیر ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ باصلاحیت لوگ بغیر اجازت کے بھی عمل میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ اور انکو گوہرِ مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ بات علمی اور فنی طور پر مسلّم ہے کہ اجازت حاصل کرنے سے عامل کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اطمینان اور اعتماد کے ساتھ عمل کی شروعات کرتا ہے اور اجازت سے عمل کے اندر ایک طرح کی برکت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ کیوں کہ اجازت طلب کرنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ عامل اپنی طبیعت کے اندر انکساری رکھتا ہے اور وہ خود کو سب سے بڑا اور سب سے زیادہ عظیم سمجھنے کے خبط میں مبتلا نہیں ہے۔ اجازت حاصل کرنے سے نفس کا وہ بُت بھی ٹوٹ جاتا ہے جس کا پندار اکثر نیک لوگوں کو بھی غرور، تکبر کی دلدل میں دھنسا دیتا ہے۔ اس لئے ہمارے اکابرین کا یہ شیوہ رہا ہے کہ انہوں نے کوئی بھی اہم اور وقیع کام کرنے سے پہلے اپنے بڑوں سے اجازت طلب کی ہے۔

اس اجازت کے معاملے میں بہتر تو یہ ہے کہ عامل جس سے روحانی تربیت حاصل کررہا ہو اسی سے اجازت حاصل کرے یا عامل جس عامل کی کتاب یا جس عامل کے تجربہ سے اکتسابِ فیض کررہا ہو اسی سے اجازت حاصل

کرے۔ لیکن اگر اس سے اجازت حاصل کرنا ممکن نہ ہو، مثلاً اس کا پتہ معلوم نہ ہو یا مثلاً وہ عامل مرحوم ہو چکا ہو تو پھر کسی بھی معتبر عامل سے عمل اٹھانیوالے کو اجازت حاصل کر لینی چاہیئے۔ جو لوگ بغیر اجازت کے عمل پر بیٹھتے ہیں۔ وہ بالعموم ناکام ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ اس دنیا میں نسبتیں بطور خاص اثر انداز ہوتی ہیں اور اجازتِ عمل حاصل کرنے والا کسی نہ کسی نسبت سے جڑ جاتا ہے دیگر یہ کہ جب وہ اس طرح اجازت طلب کرتا ہے تو نفس کے غرور سے اسکو نجات ملتی ہے اور غرور اور گھمنڈ سے خود کو بچاتا ہے اس کیلئے اللہ تعالےٰ کی مدد سایہ فگن ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ عامل کسی بھی عمل کے لئے بالعموم اور کسی اہم اور با مؤکل عمل کے لئے بالخصوص کسی معتبر عامل سے اجازت طلب کر لے پھر اس کی اجازت سے عمل پر بیٹھے۔ اجازت حاصل کرنے کیلئے یہ بھی ضروری ہیکہ عامل عملیات کے بنیادی قواعد سے واقف ہو اور وہ ابتدائی ریاضتوں سے گزر چکا ہو اگر وہ قواعد و شرائط سے واقف نہ ہو یا اگر اس نے ابتدائی ریاضتوں کا سفر طے نہ کیا ہو تو پھر کسی سے اجازت حاصل کر کے بھی وہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی عامل قواعد و شرائط کو ملحوظ رکھ کر ابتدائی ریاضتوں اور بنیادی چلّوں سے خود کو گزار چکا ہو۔ لیکن کسی اہم عمل کیلئے کسی معتبر عامل سے رابطہ قائم کرنے میں اسکو دشواری ہو اور عمل کا اہم وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو وقتی طور پر وہ یہ کر سکتا ہے کہ کسی تنہائی میں بیٹھ کر احرام زیبِ تن کر کے دو نفلیں پڑھنے کے بعد قبلہ رو بیٹھے اور گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین ۳ مرتبہ پڑھے اور ایک مرتبہ ختم خواجگان پڑھے پھر اسکا ثواب تمام اہلِ بیت تمام اصحاب رسولؐ، تمام مشائخ چشت اور تمام اولیاءؒ کو پہنچائے۔ پھر اگلے دن بچّوں کو شیرینی تقسیم کرے اور پھر عمل کی شروعات کرے انشاء اللہ اس طرح رجعتِ عمل سے محفوظ رہے گا پھر اللہ کے فضل سے کامیابی ملے گی۔ لیکن یہ وقتی طریقہ ہے۔ ہر عمل میں صرف اسی پر قناعت کرنا درست نہیں ہے۔

دورانِ چلہ پرہیز

پرہیز جمالی گوشت، مچھلی، سرکہ، پیاز، لہسن سے پرہیز کریں۔ بیوی کے ساتھ مباشرت نہ کریں۔ دہی اور مٹھائی بھی نہ کھائیں۔ میوہ، سرسوں اور تِل کا تیل استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر ان چیزوں کی پاکی میں ذرّہ برابر شبہ نہ ہو۔ ہر وقت باوضو رہیں۔ ہر وقت پاک لباس میں رہیں۔ جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور لایعنی باتوں سے زبان کو پوری طرح روکیں۔ آنکھوں کی حفاظت کریں۔ کسی ایسی چیز کی طرف دانستہ نظریں نہ اٹھائیں جن کا دیکھنا شرعاً ممنوع ہو۔

پرہیز جلالی مذکورہ بالا تمام چیزیں بھی پرہیز جلالی میں شامل ہیں ان کے علاوہ مولی، ہینگ، عنبر، چھوارہ، دیگر تمام خشک اور تر میوہ جات سے پرہیز کریں۔ حقّہ، بیڑی، سگریٹ سے دور رہیں۔ تمباکو خوری سے پرہیز کریں۔ کسی بھی تیل کا استعمال نہ کریں۔ صرف تِلوں کا تیل استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ کسی صاحبِ ایمان اور صاحبِ تقویٰ یا پنج وقتہ نمازی تیلی کے ہاتھوں نکلا ہوا ہو۔ روزانہ غسل کریں۔ دورانِ چلّہ بغیر سِیا ہوا کپڑا پہنیں۔ حجامت نہ بنوائیں۔ ناخن نہ کٹوائیں۔ کوشش اس بات کی کریں کہ روٹی خود پکائیں۔ اور چولہا جلاتے وقت صرف نیم یا کیکر کی لکڑی استعمال کریں۔ مٹی کے تیل سے جلنے والے کسی چولہے کا استعمال نہ کریں۔ گیس سے جلنے والے چولہوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کھانا پکانے کی مشقت میں کسی دوسرے کی مدد نہ لیں۔ اگر مدد لینی پڑ جائے تو متقی اور پرہیزگار کی مدد لیں۔ کسی عورت کی مدد نہ لیں۔ اگر عورت چلّہ کر رہی ہو تو وہ کسی متقی عورت کی مدد لے۔ وہ کسی مَرد کی مدد نہ لے۔ چلّہ کشی سے پہلے

متعلقہ تمام چیزیں خود لکھ کر جمع کر لے تاکہ دورانِ چلّہ پریشانی نہ ہو اور کسی دوسرے کی مدد لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔

حصار کے اندر پاک مٹی کی ایک کچی اینٹ رکھیں۔ وضو کے ٹوٹ جانے پر اس سے تیمم کر لیں۔ دورانِ عمل حصار سے وضو کیلئے باہر نہ نکلیں۔ جس ستارے کی حکومت میں عمل کریں اس کی بخورات کی دھونی لیں۔

ترکِ حیوانات پرہیز جمالی اور پرہیز جلالی کی تمام چیزیں ترکِ حیوانات میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ شہد کا استعمال نہ کریں۔ اگربتی کا استعمال نہ کریں۔ کسی بھی طرح کا پھل نہ کھائیں۔ کسی بھی طرح کی ہری سبزی استعمال نہ کریں۔ عطر اور خوشبو کا استعمال نہ کریں۔ بخورات مستثنیٰ ہیں۔ چمڑے کی کوئی چیز استعمال نہ کریں۔ گھڑی کا فیتہ، خفین، چمڑے کا جوتا، کھجور کی چٹائی وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔ دریا یا ندی کا پانی مٹی کے برتن میں استعمال میں لائیں۔ کھانے کی کوئی بھی چیز صرف مٹی کی ہانڈی میں پکائیں۔ روٹی صرف جو یا چنے کی استعمال کریں۔ روٹی کے لئے لوہے کے توے کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ریشمی اور اونی کپڑا نہ پہنیں۔ بالوں دار ٹوپی کا استعمال نہ کریں۔ حصار کیلئے چاقو ایسا لیں جو لوہے کے کا ہو۔ لکڑی کا استعمال نہ کریں۔ دورانِ عمل جوں، مکھی، مچھر، کھٹمل وغیرہ کسی بھی جانور کو نہ ماریں۔ اپنا کوئی بال نہ توڑیں۔ دورانِ چلّہ ہاتھی اور گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ کوئی بھی ایسی چیز نہ کھائیں جس پر مکھی کے بیٹھنے کا امکان ہو۔ تلوں کا تیل اس طرح نکلوائیں، تمام تلوں کو پانی سے بھرے برتن میں ڈال دیں جو تل پانی کے اوپر تیر جائیں انہیں نکال کر پھینک دیں جو نیچے بیٹھ جائیں انہیں نکال کر کسی تیلی سے تیل نکلوا کر استعمال کریں۔ اپنے جسم کے کسی حصّے کو کھجا کر یا کسی اور طرح کا خون نہ نکالیں۔ دورانِ عمل لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیں۔ کسی معتکف کی طرح زندگی گزاریں۔ ہری بھری شاخ، پھول، ہرے بھرے پتے اور کسی بھی پھل کو اپنے ہاتھ سے نہ توڑیں۔ مکھن، دودھ، چائے سے پرہیز کریں۔ بغیر دودھ کی چائے پی سکتے ہیں۔

قادرِ مطلق نے اس دنیا کے نظام کو خوش اسلوبی کیساتھ چلانے کیلئے مختلف فرشتوں کو مختلف امور پر متعین کیا ہے۔ کوئی فرشتہ بارش پر مقرر ہے۔ کوئی فرشتہ رزق رسانی پر اسی طرح مردانِ غیب اعمالِ روحانی پر حکمراں ہیں۔ یہ فرشتے زمین کے گرد چکّر لگاتے ہیں۔ ان کی تاریخیں مقرر ہیں کہ کس تاریخ میں ان کو کس سمت میں رہنا ہے۔ عامل کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ تحقیق کرے کہ رجال الغیب کس تاریخ میں کس طرف ہیں۔ اس کے بعد عامل کیلئے ضروری ہیکہ وہ رجال الغیب کی طرف رُخ کر کے اپنا عمل نہ کرے۔ ورنہ یہ اس کے حق میں نحس ہوگا۔ رجال الغیب جس طرف ہوں۔ اُن کی طرف رُخ کر کے مندرجہ ذیل عزیمت پڑھیں۔ پھر ان کی طرف اپنی پُشت کر کے عمل شروع کریں۔ اگر چلّہ کرنا ہے تو تاریخ وار رجال الغیب کا اندازہ کر کے اپنا رُخ بدلتے رہیں۔

عزیمت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَیُّهَا الْاَرْوَاحُ الْمُقَدَّسَةُ اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اُنْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَةٍ اَجِیْبُوْنِیْ بِدَعْوَةٍ یَا نُقَبَاءُ یَا نُجَبَاءُ یَا رُقَبَاءُ یَا بُدَلَاءُ یَا اَوْتَادَ الْاَرْضِ اَوْتَادُ اَرْبَعَةٌ یَا اِمَامَانِ یَا قُطْبُ یَا فَرْدُ یَا اُمَنَاءُ اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَةٍ وَانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَةٍ وَارْحَمُوْنِیْ وَحَصِّلُوْا مُرَادِیْ وَمَقْصُوْدِیْ وَقُوْمُوْا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ عِنْدَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

رجال الغیب کا نقشہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں

رجالُ الغیب کی سمت اس نقشے سے معلوم کریں

مشرق
شمال مشرق
جنوب مشرق
۲۹-۲۲-۱۴-۸
۲۸-۲۱-۶
۲۴-۱۶-۹-۱
شمال ۳۰-۲۲-۱۵-۸
۲۶-۱۸-۱۱-۳ جنوب
۲۰-۱۳-۵
۲۷-۱۹-۱۲-۴
۲۵-۱۷-۱۰-۲
شمال مغرب
جنوب مغرب
مغرب

مذکورہ بالا ہرماہ کی قمری تاریخوں میں رجال الغیب ان سمتوں میں موجود رہتے ہیں۔ تاریخوں کی وضاحت کردی گئی ہے۔ اب خود ہی اندازہ کرلیں۔ کہ رجال الغیب کس تاریخ میں کس طرف ہیں۔

اگر رجال الغیب کے معاملے میں کبھی کوئی غلطی ہوجائے اور مردانِ حق کیطرف سے کوئی سختی ظاہر ہو یا عمل میں رجعت کی سی کیفیت محسوس ہو تو یہ غور کریں کہ کن تاریخوں میں غلطی ہوئی ہے۔

اگر تاریخیں یہ ہوں۔ ۱، ۹، ۱۶، ۲۴۔ تو صدقہ ۹ قسم کے اناج سو سو گرام لیکر کسی سفید مرغ یا مور کو کھلادیں اور یہ نقش ایک مہینے تک اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

ف ۱۱ ۹۹ ۱۱۱ ۵۵۵۵۵ و

اگر تاریخیں یہ ہوں۔ ۲، ۱۰، ۱۷، ۲۵ تو صدقہ آدھی کلو چنے بھگو کر کسی بھی گھوڑے کو کھلادیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش ایک ماہ تک اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

سا ب ی ۱۱ ۱۱ م ۵۵۵ ہ

اگر تاریخیں یہ ہوں۔ ۳، ۱۱، ۱۸، ۲۶ تو صدقہ گیہوں، اور چاول سو سو گرام کسی کالے مرغے کو کھلادیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش ایک ماہ تک اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

سا ہ ی ج ۱۱۱ ح

اگر تاریخیں ۴، ۱۲، ۱۹، ۲۷ ہوں تو ایک پاؤ گوشت میں زرد رنگ ملا کر کسی بلّی کو کھلادیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش ایک ماہ تک اپنے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

سا ههههه دددد ۵۵۵۵۵ ہ

اگر تاریخیں یہ ہوں۔ ۵، ۱۳، ۲۰ ہوں تو صدقہ ایک پاؤ چنے کی دال کسی گدھے کو کھلائیں اور مندرجہ ذیل نقش ایک ماہ تک اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۵۵۵۵۵ن ۱۱ ک ک ح ر

اگر تاریخیں یہ ہوں۔ ۶، ۲۱، ۲۸۔ تو صدقہ کوئی سی بھی ایک پاؤ دال کسی اونٹ کو یا کسی گھوڑے کو کھلادیں ۔اور مندرجہ ذیل نقش ایک ماہ تک اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

وووووو ت ی ق ۱۱ ہ

اگر تاریخیں یہ ہوں۔ ۷، ۱۴، ۲۲، ۲۹ تو صدقہ گنّا، ہاتھی کو کھلادیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش ایک ماہ تک اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

ع ر ۱۱ ح ح ۱۱۱ ل ق ۱۱

اگر تاریخیں یہ ہوں۔ ۸، ۱۵، ۲۳، ۳۰۔ تو صدقہ تھوڑی سی سبز گھاس گائے کو کھلادیں اور مندرجہ ذیل نقش ایک ماہ تک اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

ع ح ح ۱۱ ح ۱ م ی م ق ۱۱ و

قرآنی سورتوں کے عمل

سورۂ فاتحہ کسی بھی طرح کی بیماری پر سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ پڑھکر پانی پر دم کر کے سات روز تک نہار منہ اور سوتے وقت پانی پلائیں انشاء اللہ بیماری سے نجات ملے گی۔

سورۂ بقرہ گھر میں اگر جنات کے اثرات ہوں تو روزانہ صبح آٹھ بجے سے ۱۲ بجے تک سورۂ بقرہ کی تلاوت بآواز بلند کریں۔ لگاتار ۴۰ دن تک۔ اور روزانہ تلاوت کے بعد پانی پر چھڑک کر پانی کو گھر کے سب گوشوں میں چھڑکیں ۔انشاء اللہ جنّات کے اثرات سے نجات ملے گی۔

سورۂ ابراھیم اگر کسی شخص کو بزور جادو نامرد بنا دیا ہو تو اس سورۃ کو ۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ تیرہ ۱۳ دن تک پلائیں اور اس دوران صحبت سے پرہیز کرائیں۔ انشاء اللہ مردانگی بحال ہو جائے گی۔

سورۂ طٰہٰ اگر کسی لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اکیس روز تک اس سورۃ کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ پیغام نکاح موصول ہوگا۔

سورۂ نمل اگر کسی شخص کی کوئی حاجت پوری نہ ہوتی ہو تو سات روز تک اس سورۃ کی تلاوت نمازِ فجر کے بعد کرے۔ کسی اور کیلئے بھی تلاوت کریں گے تو انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

سورۂ احزاب جن لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو وہ اس سورۃ کی تلاوت ہر جمعہ کو عصر کے بعد کریں۔ اگر عامل خود اس سورۃ کی تلاوت کر کے لڑکیوں کے لئے دعا کریں گے تب بھی انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

سورۂ یٰسین گھر کی نحوستیں ختم کرنے کیلئے گھر سے ہر طرح کے اثرات دور

کرنے کے لئے اور گھر کی حفاظت وبقا کے لئے اس سورۃ کی تلاوت ہر پیر کو تین مرتبہ کریں۔ اور تلاوت سے فارغ ہو کر تین مرتبہ تالیاں بجائیں۔

سورۂ محمد دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ہر جمعہ کو نمازِ فجر کے بعد اس سورۃ کی تلاوت کریں۔

سورۂ تحریم اس سورۃ کی ۲۱ مرتبہ تلاوت کرنے کے بعد اگر دشمن سے ملاقات کریں گے تو وہ مہربان ہو گا۔

سورۂ ملک اگر کوئی شخص اس سورۃ کی تلاوت ۴۱ مرتبہ کر کے دعا کرے گا تو اس کی ہر خواہش پوری ہو گی۔ اس سورۃ کو سونے سے پہلے اگر ایک مرتبہ تلاوت کا معمول بنائیں تو رزق میں برکت ہو اور قبر کے اندھیرے سے نجات ملے۔

سورۂ جن اگر اس سورۃ کو سات روز تک سات مرتبہ تلاوت اس مکان میں کریں جہاں جنّات رہتے ہوں تو انشاء اللہ جنّات وہاں سے چلے جائیں گے۔

سورۂ مزمل اگر اس سورۃ کی بکثرت تلاوت کی جائے تو رزق کے دروازے کھل جائیں۔ حصولِ تونگری کے لئے بزرگوں سے یہ طریقہ منقول ہے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد گیارہ مرتبہ "یا مغنیُ" پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ سورۂ مزمّل پڑھیں۔ پھر گیارہ سو مرتبہ یا مغنیُ پڑھیں۔ آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو گیارہ روز تک کریں انشاء اللہ مال ودولت کے لئے تقدیر کے دروازے کھل جائیں گے۔

اگر کوئی شخص فرار ہو کر لاپتہ ہو جائے تو اس سورۃ کو مختلف لوگ ایک ہی نشست میں دو ہزار مرتبہ پڑھیں اور مفرور

کی واپسی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ مفرور واپس آجائے گا یا اس کا پتہ چل جائے گا۔

سورۂ الم نشرح چالیس مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کرے۔ خرید وفروخت کے سامان پر پڑھ دینے سے تجارت میں برکت ہوتی ہے اور اگر اسی سورۃ کو تین سو مرتبہ بارش کے پانی پر دم کر کے پتھری والے مریض کو پلائیں تو پتھری گردے سے باہر آجاتی ہے۔ اسی سورۃ کو روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے نہار منہ پلانے سے کند ذہنی سے نجات ملتی ہے۔

سورۂ بینہ اگر کسی کو یرقان کا مرض ہو جائے تو اس سورۃ کو چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔ اس پانی کو ۷ روز تک صبح شام پلائیں۔

سورۂ کوثر دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے سورۂ کوثر روزانہ سو مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

اگر دشمنوں پر اور دوستوں پر اپنا غلبہ مطلوب ہو تو اس سورۃ کو نوچندی جمعرات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد ہمیشہ گیارہ مرتبہ نماز مغرب کے بعد پڑھتے رہیں۔

سورۂ اخلاص تمام حاجات کے لئے سورۂ اخلاص عروج ماہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ حاجات وخواہشات پوری ہوں گی۔

ان دونوں سورتوں کو ۴۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے آسیب زدہ اور سحر زدہ لوگوں کو صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ اثراتِ آسیب وسحر سے نجات ملے گی۔

قرآنی سورتوں سے استفادہ کے لئے

مقاصد	سورۃ	اعداد	مقاصد	سورۃ	اعداد
برائے شفاء	سورۃ فاتحہ	۹۴۶۱	برائے روشن ضمیری	سورۃ جمعہ	۶۱۵۲۲
برائے دفع آسیب وسحر	سورۃ بقرہ	۹۴۷۶۰۹	برائے دفع نظرِ بد	سورۃ قلم	۹۳۷۰۸
برائے قید سے رہائی	سورۃ انفال	۴۱۲۳۷۵	گمشدہ کو بلانے کیلئے	سورۃ طارق	۱۷۷۶۵
برائے محبت زوجین	سورۃ یوسف	۵۰۳۹۸۰	عزت وتوقیر کے لئے	سورۃ بلد	۲۴۲۸۳
برائے پیغام رشتہ	سورۃ طٰہٰ	۳۹۹۲۸۳	برائے خیر وبرکت	سورۃ الم نشرح	۱۲۴۱۶
برائے ذوقِ نماز	سورۃ مؤمنون	۳۵۱۷۱۴	دفع برص ویرقان	سورۃ بیّنہ	۳۱۲۲۳
قد بڑھانے کیلئے	سورۃ سجدہ	۱۱۳۳۳۲	برائے ادائیگی قرض	سورۃ عادیات	۱۳۳۵۴
برائے تسخیر خلائق	سورۃ صٓ	۲۲۹۳۳۷	برائے حفاظتِ مکان	سورۃ ماعون	۹۲۹۳
ہر کام کے لئے	سورۃ یٰسین	۲۲۱۴۱۰	برائے پاکیزگی قلب	سورۃ کافرون	۲۸۳۲
برائے دفع رجعت ودفع جنات	سورۃ صٰفٰت	۲۶۴۷۵۴	برائے نصرتِ عام	سورۃ نصر	۶۱۲۴
برائے اضافہ رزق	سورۃ شوریٰ	۲۰۱۳۳۹	عام فسادات کیلئے	سورۃ اخلاص	۱۰۰۲
برائے ترقی وکامیابی	سورۃ حشر	۱۳۳۴۶۱	برائے دفع جنات	سورۃ معوذتین	۱۳۹۷۱
برائے سہولتِ شادی	سورۃ ممتحنہ	۱۰۱۳۵۰	غلبہ حاسدین کیلئے	سورۃ کوثر	۲۷۵۴
برائے اطاعت اولاد	سورۃ صف	۵۹۰۶۰	ہر فائدہ کیلئے	مکمل قرآن	۲۴۳۱۵۸۴۹

مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی، اسماءِ الٰہی اور قرآنی سورتوں سے اپنے مقاصد میں مدد حاصل کیجئے

مقاصد	آیاتِ قرآنی	اعداد
برائے کامیابی	إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا۔ (آیت ۱ سورۂ فتح)	۱۲۳۳
برائے کامیابی	رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔ (سورۂ اعراف، آیت ۸۹)	۳۱۰۹
فتح وکامرانی	نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ۔ (سورۂ صف، آیت ۱۳)	۱۳۰۲
امدادِ ربّی	نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔ (سورۂ حج، آخری آیت)	۸۲۴
دفعِ مشکلات	فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (سورۂ توبہ آیت ۱۲۹)	۳۸۸۲
دفعِ مشکلات	حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (سورۂ آلِ عمران آیت ۱۷۳)	۴۵۰
رزق	وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۲۱۲)	۲۰۷۴
رزق	إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔ (سورۂ ذاریات۔ آیت ۵۸)	۲۲۴۱
رزق	وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (سورۂ طلاق آیت ۳)	۱۴۴۷

مقاصد	آیاتِ قرآنی	اعداد
رزق	اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ وَھُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ۔ (سورۂ شوریٰ آیت ۱۹)	۱۲۸۷
حصولِ روزگار	وَلَقَدۡ مَکَّنّٰکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَجَعَلۡنَا لَکُمۡ فِیۡھَا مَعَایِشَ۔ (سورۂ اعراف آیت ۱۰)	۲۱۹۹
حصولِ دولت	یُغۡنِیَھِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ۔ (سورۂ نور آیت ۳۳)	۲۱۸۶
برائے محبّت	قَدۡ شَغَفَھَا حُبًّا۔ (سورۂ یوسف آیت ۳۰)	۱۵۰۱
برائے محبت	یُحِبُّوۡنَھُمۡ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۶۵)	۱۴۹۳
برائے محبت	وَاَلۡقَیۡتُ عَلَیۡکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیۡ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰی عَیۡنِیۡ۔ (سورۂ طٰہٰ۔ آیت ۳۹)	۲۱۲۳
برائے محبت	وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ۔ (سورۂ عادیات آیت ۸)	۱۲۹۱
برائے تسخیرِ خلق	لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ۔ (سورۂ توبہ آیت ۱۲۸)	۲۸۹۸
برائے صلح	فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ (سورۂ حجرات، آیت ۱۰)	۸۸۱
برائے شفاء	وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۸۲)	۱۵۶۳

مقاصد	آیاتِ قرآنی	اعداد
برائے دفع سحر	سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ (سورۂ یٰسین آیت ۵۸)	۸۱۷
برائے عداوت	وَاَلۡقَیۡنَا بَیۡنَھُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ (سورۂ مائدہ۔ آیت ۶۴)	۳۳۳۶
برائے زبان بندی	صُمٌّۢ بُکۡمٌ عُمۡیٌ فَھُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ (سورۂ بقرہ آیت ۱۸)	۸۰۷
برائے دفع ناراضگی والدین و اولاد	عَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّجۡعَلَ بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَ الَّذِیۡنَ عَادَیۡتُمۡ مِّنۡھُمۡ مَّوَدَّۃً وَاللّٰہُ قَدِیۡرٌ وَّاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔ (سورۂ ممتحنہ۔ آیت ۷)	۴۰۸۳
عشق دور کرنیکے لئے	قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰھِیۡمَ۔ (سورۂ انبیاء۔ آیت ۶۹)	۱۲۴۲
کسی کو عہدے سے گرانے کے لئے	وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ (سورۂ انفال، آیت ۱۷)	۲۴۷۰
برائے حصولِ اولاد	رَبِّ ھَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۳۸)	۲۵۳۱
برائے کند ذہنی	وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا۔ (سورۂ نساء۔ آیت ۱۱۳)	۳۴۹۱
برائے بربادیٔ دشمن	اَلۡقَارِعَۃُ مَا الۡقَارِعَۃُ وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا الۡقَارِعَۃُ یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ وَتَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِھۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ۔ (سورۂ القارعہ، پارہ عم، آیت ۱ تا ۵)	۵۹۸۷

مقاصد	آیاتِ قرآنی	اعداد
برائے استخارہ	لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ (سورۂ نجم آیت ۵۸)	۷۵۸
دفع محتاجی و بے بسی	رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ	۲۱۶۲
برائے حفاظتِ جان و مال	فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (سورۂ یوسف۔ آیت ۶۴)	۲۴۷۸
برائے حصولِ علم	رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)	۴۱۴
برائے ترقی درجات	تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ۔ (سورۂ آلِ عمران آیت ۲۶)	۱۷۲۸
برائے برکاتِ دُکان	قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۷۳)	۲۰۳۶
برائے اخراجِ دشمن	لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ (سورۂ نوح، آیت ۲۶)	۳۱۷۰
برائے استقامتِ خلق	فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ۔ (سورۂ ہود، آیت ۱۱۲)	۲۰۰۲
دشمن پر غلبہ پانے کیلئے	وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ۔ (سورۂ یوسف آیت ۲۱)	۱۴۶۱
بربادی اور بے کسی کو دفع کرنے کے لئے	اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ (سورۂ نمل۔ آیت ۶۲)	۱۹۷۸
برائے جیت الیکشن	وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۲۶)	۱۲۷۴
برائے نظر بد	وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ۔ (سورۂ صافات آیت ۱۸۱)	۶۶۲

اسماء الٰہی

مقصد	اسماء الٰہی	اعداد
برائے رزق	یَا رَزَّاقُ	۳۰۸
برائے فتح و نصرت	یَا فَتَّاحُ	۴۸۹
برائے حفاظت از حاسدان	یَا رَقِیْبُ	۳۱۲
برائے روزگار	یَا مُغْنِیُ	۱۱۰۰
برائے اولاد	یَا صَبُوْرُ	۲۹۸
برائے نفع	یَا نَافِعُ	۲۰۱
برائے رشتہ	یَا مُعْطِیُ	۱۲۹
برائے عافیت و سلامتی	یَا سَلَامُ	۱۳۱
برائے کامیابی امتحان	یَا حَسِیْبُ	۸۰
برائے حفاظت از ذلّت و رسوائی	یَا مَجِیْدُ	۵۷
برائے استخارہ	یَا خَبِیْرُ	۸۱۲
برائے تنزّلی عہدہ	یَا مُذِلُّ	۷۷۰
برائے نظرِ بد	یَا حَفِیْظُ	۹۹۸
دشمنوں سے انتقام کے لئے	یَا مُنْتَقِمُ	۶۳۰
برائے محبت	یَا وَدُوْدُ	۲۰
برائے محبّت	یَا لَطِیْفُ	۱۲۹
برائے تسخیر	یَا مُهَیْمِنُ	۱۴۵
برائے قبولیت دعا	یَا سَمِیْعُ	۱۸۰

رُوحانی عملیات کے موضوع پر

مولانا حسنؔ الہاشمی کی ایک اہم تصنیف ہے۔ یہ رُوحانی عملیات کی ایک ایک ایسا انسائیکلوپیڈیا ہے جو آپکو روحانی عملیات کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کردے گی۔

یہ کتاب روحانی عملیات کے تمام موضوعات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

یہ ایک بے مثال رُوحانی دستاویز ہے۔ اور یہ دستاویز روحانی عملیات کے مجرّب اور معتبر طریقوں پر مشتمل ہے۔ یہ "مکمل اور جامع ترین" کتاب صرف عالمِ ابدان میں نہیں بلکہ عالمِ ارواح میں بھی مقبول اور معتبر ہے۔

کیونکر

یہ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ (انشاء اللہ بہت جلد منظرِ عام پر آئے گی۔

قیمت جلد اوّل ——— دو سو پچاس روپے۔

اعلان کنندہ

مکتبہ رُوحانی دُنیا، محلہ ابوُالمعالی، دیوبند ۲۴۷۵۵۴